نغمۂ ہزار

۱۳۳۰ھ

عرف

دیوان وفا

فصیح اللسان سرآمد شعراے جہان جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا۔
لکھنوی فرنگی محلی کا پہلا دیوان جسکا ہر لفظ قلوب ناظرین پر چلتے ہوے جادو
یا سحر بزم کا اثر ڈالتا ہے اور خواطر سامعین کو متجاذب صورتین دکھا کر حسن
تصویر بناتا ہو

پہلی مرتبہ

ہمشیرزادۂ مصنف جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی
مالک مطبع انصاری لکھنؤ نے عاشق مزاجون کی دلی تمنا پوری ہونے کے لیے
اپنی فرمایش سے اگست ۱۹۱۲ء عیسوی مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین

نہایت خوشخط

جناب مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی فرنگی محلی مالک مطبع کے اہتمام سے
یوسفی پریس لکھنؤ مین چھپوایا

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

الحمد للہ کہ دیں دیوان فرخی توامان کلام سرآمد شعرای جہان ناظم یکتا فاضل بیہمتا
جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی مسمی باسم تاریخی

۱۳۰۸ھ

نغمۂ ہزار

دیوان دوم — عرف — بار اول

دیوان وفا

حسب الحکم جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی مالک مطبع یوسفی
لکھنؤ ہمشیرزادہ حضرت مصنف باہتمام جناب منشی محمد یوسف صاحب مالک مطبع

در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ طبع شد

دیوان نغمۂ ہزار

۱۳۰۸ھ

غزل نمبر (۱)	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	تعداد اشعار ۱۵

اٹھا دے اپنے دلسے آدمی پردہ جو غفلت کا
نظر ہر ایک شے مین اوسکو آوے نور وحدت کا

خدارا اے صنم جلوہ دکھا دے اپنی صورت کا
اٹھا سکتا نہین اتنو مین صدمہ درد فرقت کا

ازل سے طرفہ پردا تھا مری آنکھو نپہ غفلت کا
کسی دن بھی کیا مینے نہ کوئی کام طاعت کا

تیونکے عشق سے پیدا خدا کا عشق ہوتا ہی
مجازا ی دل جو سمجھا ہی وہ زینہ ہی حقیقت کا

سراپا گو ہون مجرم پر مرے دلکو بھروسا ہی
محمد کی شفاعت کا خدایا تیری رحمت کا

نہ کیون ہون تارک لذات دنیا فاقہ مستی مین
مزہ نان جوین دیتی ہی مجکو نان نعمت کا

بسر کی عمر ساری کی خدا اپنی گناہو نمین
بھلا کس منھ سے مین خواہان ہون مجھے باغ جنت کا

تری فرقت مین نالی میرے سنکر لوگ کہتے ہین
گمان ہوتا ہی تیرے شور پر شور قیامت کا

نہین جلوے مین اہل دوجہان کی اوسکو کیا پروا
مزہ حاصل ہوا ہی جسکے دلکو تیری الفت کا

اوٹھا دے پردہ غفلت عبادت کر ذرا غافل
سفیدی آگئی بالون مین آیا وقت رحلت کا

یہ دنیا چند روزہ ہی نہین رہنا ہی محشر تک
جسے سب قبر کہتے ہین وہی گھر ہی سکونت کا

اسیر نفس سرکش ہون چھڑا دے قید سے اسکی
عطا کر شوق مجکو ای خدا اپنی محبت کا

دیا اسلام بندیکو محمد کا کیا پیرو
ادا ہو کس زبان سے شکر اس تیری عنایت کا

پس مردن ہوگئے ہم خاک لیکن ہے یہی کھٹکا
حساب اک اور باقی ہی کب آئی گا دن قیامت کا

۲ — وفا ہر چند مجرم ہون پہ ہی التجا حق سے
لبوں سے نام حق نکلے جب آئی وقت رحلت کا — ۱۰

یا محمد ہے یہ رتبا آپ کا
خود ہوا اللہ شیدا آپ کا

صورت آئینہ دل شفاف ہی
کیون نظر آئے نہ جلوا آپ کا

شل ہوسے ہو گیا بیہوش مین
ہوگیا جسدم نظارا آپ کا

خلد سے بڑھکر سمجھتا ہون اسے
کسطرح چھوڑون مین کوچا آپکا

واہین آنکھین آگیا ہونٹون پہ دم
دیکھتا ہون اب بھی رستا آپکا

کیا ہمین حاجت طواف کعبہ کی
خانۂ دل مین ہے جلوا آپکا

عمر میری سب گناہون مین کٹی
ہے مگر دلکو بھروسا آپکا

تھا وجود آدم وحوا کہان
جب ہوا تھا نور پیدا آپکا

چشم وحدت بین سے ای محبوب حق
روز کرتا ہون نظارا آپکا

۳ — یارسول اللہ وفا مجرم تو ہے
پر ہے محشر مین بھروسا آپ کا — ۱۰

دیر وکنشت وکعبہ مین جسجا گذر ہوا
خم تیری بندگی کے لیے اپنا سر ہوا

آمادہ قتل پہ جو وہ بیداد گر ہوا
یہ شوق قتل تھا کہ مجھے بار سر ہوا

نازک دماغ گلشن عالم مین ہی وہ بت
چٹکی کوئی کلی تو اسے درد سر ہوا

پیتے گنہ کیے ہین جو واعظ تمام عمر
لاتقنطو پہ میرا بھروسا مگر ہوا

جل تھل تمام بھر گئے فرقت مین یار کی
جب اشکبار مین صفت ابر تر ہوا

بھر آیا دل تو ابر کی صورت بہلکے اشک
میرا گذر جو تربت احباب پر ہوا

ہر دم شراب پیتے رہی میکدے مین ہم
واعظ کی وعظ کا تو نہ کچھ بھی اثر ہوا

دیر و حرم کنشت و کلیسا مین سنگدل	مین تو خراب تیرے لیے دربدر ہوا
جب تک جیا جہان مین ہزار دن گنہ کیے	مجھسے نہ کار نیک کوئی عمر بھر ہوا

۴ — موت آئی ہجر مین تو بجز بیکسی وفا
کوئی نہ اشکبار مری لاش پر ہوا — ۱۲

فصل گل کے آتے ہی سودا مجھے افزون ہوا	پہاڑ کر کپڑے روانہ جانب ہامون ہوا
جذبۂ الفت نے آخر کو دکھایا یہ اثر	لیلیٰ پر وہ نشین کا ساربان مجنون ہوا
اپنے جامے مین نہین پھولا سماتا مثل گل	فکر سے پیدا اگر تازہ کوئی مضمون ہوا
میکشی کیواسطے جب آیا وہ رشک بہار	میکدہ مین پھر تو دور بادۂ گلگون ہوا
عشق میری آب و گل مین ہے کہ وہ عاشق تن بتن	جسنے پیکو دیکھا دیوانہ بنا مفتون ہوا
جوش وحشت لیگیا جب مجکو دشت نجد مین	میرا سودا دیکھکر کیا کیا خجل مجنون ہوا
کیا عجب گر ڈوب جائیگی یہ زمین و آسمان	ہجر مین جاری مرے اشکونکا گر جیحون ہوا
یاد مین اوس گوہر دندانکے رویا جسگھڑی	جو گرا آنکھونسے آنسو وہ در مکنون ہوا
لوگ سمجھے بحر عالم مین اوٹھا طوفان نوح	موجزن فرقت مین جسدم اشک کا جیحون ہوا
سامنے ہر روز سولی کے کھڑے رہتے ہین ہم	جب سے اپنے دلکو عشق قامت موزون ہوا
عشق مین معشوق کے ایسا تو عاشق محو ہو	فصد لی لیلےٰ نے اور مجنون کے جاری خون ہوا

۵ — عشق کے فن مین مین وہ اوستاد کامل تھا وفا
دشت مین شاگرد میرا آتے ہی مجنون ہوا — ۱۵

اے بت ترا خیال جو اسمین مکین ہوا	دلکا مکان غیرت عرش برین ہوا
جان بیقرار ہو گئی اور دل حزین ہوا	کیسا عذاب عشق بتان حسین ہوا
حیرت کمال ہو گئی مقابل کو دیکھکر	آئینہ روبرو جو تمہارے کہین ہوا
دنبالۂ غبار قیس نہ پہونچا غبار تک	اسدرجہ تیز ناقۂ محل نشین ہوا

پردہ دوئی کا دیدۂ دل سے جو اٹھ گیا
دیدار تیرا پھر تو مجھے ہر کہین ہوا

دل آتش فراق مین اپنا جلا گیا
ہمکو کبھی نہ وصل بت مہ جبین ہوا

روز ازل جو فقر مقدر مین لکھ گیا
ہمکو پسند لقمۂ نان جوین ہوا

غیرونکے ساتھ تمنے جو کی چاندنی سیر
مجھکو کمال داغ بت مہ جبین ہوا

بے خود ہوا مین جو حضرت موسی کیطرح کہ
کسکا خیال خانۂ دل مین مکین ہوا

پریونکے طرح ایک بھی ناز و ادا نہین
زاہد عبث تو شیفتۂ حور عین ہوا

زنگ دوئی کو کسب ریاضت سے کھو دیا
شفاف آئینے سے سوا دل کہین ہوا

سنکر نکیر قبر مین آئے پئے سوال
مرکر بھی ہمکو چین نہ زیر زمین ہوا

دیر و حرم گشت د کلیسا و خانقاہ
مین تو خراب تیرے لیے ہر کہین ہوا

بالین پہ میری آئی عیادت کے واسطے
دیدار اونکا مجھکو دم واپسین ہوا

۶ بعد فنا خدا کی عنایت سے اے وفا
مجھپہ فشار قبر نہ زیر زمین ہوا ۱۳

طور پر دیدار کسکا تمنے دیکھا کیا ہوا
اپنی بیہوشی کا کہیے حال ہوش آئے کیا ہوا

تو تو شیدا اوسپہ تھی پھر کیون طبیعت پھر گئی
قید مین یوسف کو بھیجا اے زلیخا کیا ہوا

نیم بسمل چھوڑکر قاتل سدھارا اپنے گھر
رقص بسمل کا نکیون دیکھا تماشا کیا ہوا

مار ڈالا ہجر مین اوس ماہ کے ای آسمان
بر نہ لایا ایک شب میری تمنا کیا ہوا

گر پڑے بیہوش ہوکر کسلیے تم ای کلیم
طور پر دیکھا تھا تمنے کسکا جلوا کیا ہوا

کسکے مرجانیکا تمکو اسقدر ہے پیچ و تاب
تم جو زلفون مین نہین کرتے ہو شانا کیا ہوا

وصل کے شب کیون بگڑ کر اپنی کروٹ سو گئے تم
گر گیا بیتاب ہوکر مین ذی بوسا کیا ہوا

غرق گرداب بلا کرنا ہوا منظور کیون
چشم گریان نے مری طوفان اوٹھایا کیا ہوا

خط کے بدلے اوسکے پرزے کیا تمنے اوڑائے
یا الٰہی نامہ بر ابتک نہ آیا کیا ہوا

شعلہ زن کیا آتش فرقت ہے کسی مرنیکے بعد | جل گیا بالکل مری تربت کا سبزا کیا ہوا

کچھ نہ کچھ صدمہ عزیزان وطن پر ہی ضرور | آج غربت مین جو میرا دل بھر آیا کیا ہوا

عرش پر پایا مین خدا سے لیکن رسول اللہ گئے | چرخ چارم پر اگر پہونچے مسیحا کیا ہوا

ان بتونکے ہجر کے صدمے اوٹھا کر مر گئے
اے وفا اس عشق کا انجام دیکھا کیا ہوا

ہوا

یہ راز سوز محبت کبھی عیان نہوا | تمام خانۂ دل جل گیا دھوان نہوا

کبھی نہ خانۂ دل مین مرے وہ بت آیا | لیکن حیف ہی زینت دہ مکان نہوا

ہوا مین سوز تپ غم سے جلکے خاکستر | پر اسطرح سے کہ پیدا ذرا دھوان نہوا

نہ تبکدے مین نظر آیا تو نہ کعبے مین | خراب تیرے لیے مین کہان کہان نہوا

دوئی کا ہٹنے تو دل سے اوٹھا دیا پردہ | ہزار پردو مین پردہ صنم نہان نہوا

حباب وار ہے بحر جہانکے نشو و نما | نہو بلا سے اگر قبر کا نشان نہوا

کبھی نہ آنکھ مری جھپکی تیغ قاتل سے | ہزار بار سے کم میرا امتحان نہوا

صفائے قلب سے دیکھا کیا مین جلوہ حسن | حجاب مانع نظارۂ بتان نہوا

ملایا خاک مین جسکو فروغ پر دیکھا | ستم شعار کوئی تجھسا آسمان نہوا

یہ کسکے بار الم نے اسے خمیدہ کیا | جھکا کچھ ایسا کہ سیدھا پھر آسمان نہوا

بغل مین یار پریوش ہو دور ساغر ہو | ہمین نصیب کسی روز یہ سمان نہوا

بہار مین بھلا ضعف سے جنون کا رونا | کہ اپنا پیرہن تن بھی دہجیان نہوا

اگر کہا تو کہا دسکو نقطۂ موہوم | تیرے دہن پہ دہن کا بھی گمان نہوا

ہوس یہ تھی ہمہ تن صرف شکر حق ہوا | مرے بدن کا ہر اک رونگٹا زبان نہوا

۸

ہوا ہی سرمۂ چشم بتان پس مردن
وفا غبار بھی اپنا تو رائگان نہوا

۱۴

مہربان مجھپہ ذرا وہ بت ترسا نہوا
کچھ اثر نالۂ و فریاد مین پیدا نہوا

کب مری پیش نظر وہ قد بالا نہوا
حشر کس روز مرے سامنے برپا نہوا

مین رہا تیری تجسس مین سدا خانہ خراب
کچھ خیال حرم و دیر و کلیسا نہوا

طور پہ ہمکو صنم ایک زمانہ گذرا
تیرا دیدار مگر صورت موسےٰ نہوا

ہم ہون گلشن ہو وہ مہرو ہو گھٹا چھائی ہو
یہ سمان ہاے کسی روز مہیا نہوا

روز پھرتے ہو بھٹکتے ہوے اک مدت سے
الغرض تمسے بھی طے عشق کا رستا نہوا

وہ حسین تو ہی کہ صناع ازل سی اتبک
دوسرا تجھسا جہان مین کوئی پیدا نہوا

مرگیا تھا شب غم مین مجھی زندہ کرتے
تمسے اتنا بھی تو اے رشک مسیحا نہوا

یاد مین روے منور کے جو موت آئی مجھی
تو ذرا بھی مری تربت مین اندھیرا نہوا

ہجر مین موت مجھے آئیگی یا ہوگا وصال
مجھپہ ظاہر مری تقدیر کا لکھا نہوا

صاف دل جو تری کوچہ مین ملے مٹی مین
تا قیامت کفن اونکا کبھی میلا نہوا

جز غم و درد و الم حسرت و یاس حرمان
کوئی مونس شب فرقت مین ہمارا نہوا

۹	ای وفا پھیرے ہوئی منھ وہ گئے مقتل سے رقص بسمل کا پسند اونکو تماشا نہوا	۲۳

دھوم سے فصل بہار آئی چمن مین دیکھنا
دخت رز پہ کیا ہی جوبن انجمن مین دیکھنا

اللہ اللہ کسقدر بہایا جمال شمع بزم
جلکے پروانے گرے لاکھون لگن مین دیکھنا

مرگ پروانہ کا غم عالم پہ ظاہر ہو گیا
تا سحر جو شمع روئی انجمن مین دیکھنا

سانپ بنکر عشق پیچان پھر مجھے ڈسنے لگا
پھنس گیا دل جب کہ زلف پر شکن مین دیکھنا

پرسش اعمال کا جب آگیا دلکو خیال
تھرتھری پیدا ہوئی سارے بدن مین دیکھنا

پھوٹ کر کیا بہہ گیا ہی آج دلکا آبلہ
بھر رہی ہے جو کمی دلکی جلن مین دیکھنا

مرگئے پہ دولت منعم نہ کام آئی ذرا
دفن لاشا ہو گیا دو گز کفن مین دیکھنا

ڈر ہے دیکھین پائین کیا اپنے گناہون کی سزا
اسلیے ہم منھ چھپائے ہین کفن مین دیکھنا

یار نے کاندھا دیا اگر جنازے کو مرے
پھر سمائے کسطرح لاشا کفن مین دیکھنا

وہ بہار آتی ہے رند و جاتی ہے فصل خزان
پھر جمال دخت رز تم انجمن مین دیکھنا

رنگ سے شفاف ہوجائے جو دل کا آئینہ
جلوۂ دلدار پھر ہر انجمن مین دیکھنا

فصل گل ہے کھل رہے ہین پھول صدہا رنگ کے
کیا ترانہ سنج ہے بلبل چمن مین دیکھنا

اوس سہی قد کو جو دیکھا خود بخود شرما گئے
سرو اور شمشاد تنتے تھے چمن مین دیکھنا

آسمان پر چھائی ہے گھنگھور کیا کالی گھٹا
رقص کرتا ہے جو ہر طاؤس بن مین دیکھنا

سانس لیتی ہے مجھے دشوار ہجر یار مین
اتنی بھی طاقت نہین ہے سیر بدن مین دیکھنا

شکر کرنا چاہیے ہر حال مین اللہ کا
ہے زبان کی شکل ہر رویان بدن مین دیکھنا

زرد ایسا کر دیا ہے اک پری کے ہجر نے
خون کا دھبہ نہین باقی بدن مین دیکھنا

سیر غربت کیجیو اے دل تو گھر کو چھوڑ کر
جب نہ کچھ الفت کی بو اہل وطن مین دیکھنا

فصل گل آنے تو دو یارو جنون کے ہاتھ سے
تار رہجائے جو میرے پیرہن مین دیکھنا

زور پہ وحشت جنون ہوگا جو آئیگی بہار
چاک لاکھون پھر تو میرے پیرہن مین دیکھنا

میکشی اگر کریگا زاہد شب زندہ دار
ایک دور ساقی توبہ شکن مین دیکھنا

روح پر ملک عدم کا کوچ ایسا شاق ہے
چبھتی پھرتی ہے یہ ہر اک عضو تن مین دیکھنا

۱۰	اے وفا استاد کا تیرے یہ ادنے فیض ہے دھوم تیری ہے جو اقلیم سخن مین دیکھنا	۱۳۱

جانا پھر اے کلیم سر طور دیکھنا
ہان ہو جمال یار جو منظور دیکھنا

مشتاق تھے کلیم تمہارے جمال کے
کیسے گرے ہین غش سے سر طور دیکھنا

کرتا ہون ضبط آہ تو کہتے ہین غیر سے
قابو مین آگیا دل مجبور دیکھنا

آئینہ دل کا زنگ دوئی سے کیا صاف
کسکا جمال تھا تجھے منظور دیکھنا

کہنچکر وہ دار پر بھی انا الحق سے کہ گیا
ثابت قدم تھا عشق مین منصور دیکھنا

زاہد کو اجتناب تھا کل تک شراب سے
ہے آج وہ کمال ہی مخمور دیکھنا

روز الست مینے پیا تھا جو ایک جام
ابتک ہون اوسکے نشہ سے مخمور دیکھنا

خالق کرے گا میرے گناہون سے درگذر
یہ اوسکے رحم سے نہین کچھ دور دیکھنا

اوسوقت آیا ہے مری بالین پہ وہ صنم
جب آنکھ ہو گئی مری بے نور دیکھنا

کیا عندلیب زار گرفتار ہو گئی
صیاد باغ مین ہے جو مسرور دیکھنا

کاوش مجھے جو ناوک مژگانکی ہے صنم
دلکو نشان خانۂ زنبور دیکھنا

پروانے گرد پھرتے ہین بیتاب بیقرار
فانوس مین جو شمع ہے مستور دیکھنا

۱۵	ہر اک حسین گاتا ہے میری غزل وفا ایسا مرا کلام ہے مشہور دیکھنا	۱۱

حسن عالم سوز کا اونے کرشما دیکھنا
ہوگیا ہے جلکے کوہ طور سرما دیکھنا

تب بھی نظر وحشت ہوا ہے قہر جسکا دیکھنا
اوس پریرو پہ ہمارا دل ہی شیدا دیکھنا

مجکو آو چھے ہاتھ قاتل نے لگائے اسلیے
تھا اوسے منظور بسمل کا تڑپنا دیکھنا

نزع کا عالم ہے جان آنکھون مین ہی اٹکی ہوئی
نبض بیمار محبت کی مسیحا دیکھنا

ایک لیلے وش کی صورت پر فدا ہون شیفتہ
قیس کیسا ہوا ہے مجکو سودا دیکھنا

بیٹریان مجنونکی صورت پانون مین پہنینگے ہم
لیلی زلف چلیپا کا ہے سودا دیکھنا

موسم گل کی خبر لائی ہے کیا باد بہار
بلبلین گاتی ہین گلشن مین ترانا دیکھنا

ہجر کی شب حسرت و اندوہ و غم کا ہے ہجوم
ایک میری جان پہ صدمے ہین کیا کیا دیکھنا

جیب و دامن پہ ترے پرزے کردی مجنو کی شکل
فصل گل مین کیا ترقی پہ ہے سودا دیکھنا

سامنا تجسے مقابل کا نہو جائے کہین
آئینے مین منہہ نہ اپنا ای خود آرا دیکھنا

غیر حالت دیکھکر مجسے مریض عشق کے
میری بالین پر ہے روتا وہ مسیحا دیکھنا

ہو رہا ہی منزلت مین دل جو کعبے سے سوا　　اسمین پوشیدہ ہی کوئی جلوہ فرما دیکھنا
دوست جسکو جانتے تھے وہ بھی دشمن ہو گیا　　کسقدر ہمسے مخالف ہے زمانا دیکھنا

١٢　گھر چھٹا احباب چھوٹے ہم وفا غربت مین ہین
کیا خبر تقدیر مین باقی ہی کیا کیا دیکھنا　٢:

میری آنکھونمین سمایا وہ حسین ہے دیکھنا　　جسکا ثانی دین و دنیا مین نہین ہی دیکھنا
کعبہ و بتخانہ و دیر و کلیسا و کنشت　　سب ہین خالی کوئی بھی اُنمین نہین ہی دیکھنا
سب عزیز احباب جتنے جی مرا بھرتے تھی دم　　بعد مردن کوئی بھی ساتھی نہین ہے دیکھنا
ضبط فریاد و فغان فرقتکی شب مین کر سکون　　مجھسے یہ ممکن کسی صورت نہین ہے دیکھنا
یا محمد نار دوزخ سے بچالے جو مجھے　　دوسرا تیری سوا کوئی نہین ہے دیکھنا
جسکا دیوانہ ہون مین وہ ہی بڑا نازک مزاج　　میری بیڑی بھی صدا دیتی نہین ہی دیکھنا
میکدی جاتا ہون کرنے میکشی بے اختیار　　فصل گل مین دل ہی قابو مین نہین ہی دیکھنا
کافر و دیندار تیری جستجو مین ہین خراب　　یاد تیری کسکو ہر لحظہ نہین ہے دیکھنا
چونکہ اسمین ہے مزار مصطفےٰ اصل علیٰ　　عرش اعظم سے سوا اُنکی زمین ہے دیکھنا
یارسول اللہ مدد مجھ رو سیہ کی کیجیے　　بھیجتی مجھکو پس مردن زمین ہے دیکھنا
چھوٹ جائے دیدۂ حق بین سے گر زنگ دوئی　　جلوہ فرما وہ صنم پھر ہر کہین ہے دیکھنا
اے کلیم اللہ جسے دیکھا تھا تمنے طور پہ　　وہ تو میرے خانۂ دل مین مکین ہے دیکھنا
دل جو میرا آئینے کیطرح سے شفاف ہی　　کوئی تو اسمین بلاشبہہ مکین ہے دیکھنا
عاشقونکے قید کرنیکا ہی اسکا مدعا　　رخ پہ بل کھاتی وہ زلف عنبرین ہی دیکھنا
قتلگہ مین بہر قتل عاشقان خستہ تن　　کھینچے خنجر اونکی چشم سرگین ہے دیکھنا
جتنے اپنے ہجر مین صدمے دیے بے انتہا　　لب پہ اوسکا نام وقت واپسین ہی دیکھنا
قتل جبسے سفاک نے مجکو کیا ہی بیگناہ　　پہچی اوس قاتل کی چشم شرمگین ہی دیکھنا

سارباں ناقۂ مجنون نے بنایا آپ کو
ایسا عشق لیلیِ محمل نشین ہی دیکھنا

اوسکی ذات پاک سے امید عفو جرم ہی
جسکے سجدے مین جھکی میری جبین ہی دیکھنا

ہر سخنور سنکے کہتا ہے مری اشعار کو
یہ بلا شبہ صبا کا خوشہ چین ہے دیکھنا

۱۳

بخشوا لین گے وفا کو حشر مین اللہ سے
یہ رسول اللہ سے مجکو یقین ہے دیکھنا

۱۵

عشق بتان دہر نے دیوانہ کر دیا
دو نون جہان سے مجھے بیگانہ کر دیا

دل نے غضب کیا مجھے دیوانہ کر دیا
شمعِ جمالِ یار کا پروانہ کر دیا

اولجھن شب فراق رہی تا سحر مجھے
غیر دن نے اونکی زلف مین جب شانہ کر دیا

اوس برق وش نے آنکھ ملا کر ستم کیا
لبریز میری عمر کا پیمانہ کر دیا

ساقی کو مجھسے رند نے لاکھون دعائین دین
لبریز مے سے جب مرا پیمانہ کر دیا

مجھ بادہ کش کا شیشۂ دل چور ہو گیا
ٹکڑے محتسب نے جو پیمانہ کر دیا

کیا آج کوئی رند قدح نوش مر گیا
ساقی نے بند جو درِ میخانہ کر دیا

وہ رند بادہ کش ہون کہ جب سے شراب پی
ساقی عروج پر ترا میخانہ کر دیا

جام و خم و سبو کو قیامت کی دی شکست
ویران تیری چشم نے میخانہ کر دیا

کیا ایک سال آئی ہی زور و نپہ فصل گل
ساقی نے وقف عام جو میخانہ کر دیا

دل کی جو مجھسے لینے لگی زلف پر شکن
شانہ بنا کے دل کا وہین شانہ کر دیا

دشت جنون مین جیتا ہون تنکے لباس قیس
سودائے زلف نے مجھے دیوانہ کر دیا

رونق فزا جو وصل کی شب مین ہوا وہ ماہ
پر نور آتے ہی مرا کاشانہ کر دیا

بنت العنب کی آنکھ تھی جادو بھری ہوئی
زاہد کو اک نگاہ مین دیوانہ کر دیا

۱۴

دل مین بتان دیر کو کیون دی جگہ وفا
کعبہ تھا جسکا نام اوسے بتخانہ کر دیا

۱۱

پہلے وصال یار سے دل شاد کر دیا
رنج فراق چرخ نے پھر غم سے بھر دیا

وہ سخت جان تھا مین کہ نہ نکلی بدن سے روح
آری رگون نے خنجر قاتل کو کر دیا

احباب سے یہ قبر مین کہتا ہون وقت دفن
شانہ ہلا کے کیون مجھے بیدار کر دیا

صبح شب وصال نہ آتی سمجھے نظر
پیوند خاک تو نے نہ اسے چرخ کر دیا

پہولے ہوے نہ گل ہین نہ بلبل ہے نغمہ سنج
آکر خزان نے باغ کو تاراج کر دیا

کسنے یہ اپنے بام سے جلوہ دکھاکے آج
سوئے کی طرح سے مجھے بیہوش کر دیا

صدمے اوٹھائے ہجر کے اُف تک کبھی نہ کی
پتھر سے سخت ہمکو خدا نے جگر دیا

جھیلے مریطرح سے جو صدمے فراق کے
اللہ نے رقیب کو کب یہ جگر دیا

پچھلے سے وصل یار مین تو بولنے لگا
صدمہ کمال ہی سے مجھے مرغ سحر دیا

بیٹے کہا کر چھوڑ کے تنہا کہان چلے
لاشہ مرا جو قبر مین یارون نے دھر دیا

ہر شے مین تو ہی تو نظر آتا جو اے خدا
کیون اسقدر نہ آنکھ مین نور نظر دیا

آباد میکدہ ترا پیر مغان رہے
مجھ رند بادہ نوش کے ساغر کو بھر دیا

جمشید وقت بنگیا مین رند بادہ نوش
ساقی نے مے سے جب مری ساغر کو بھر دیا

سوکھے درخت گل نظر آئے خزان مین جب
بلبل نے اب اشک سے تھالونکو بھر دیا

اوس بت کی بارگاہ مین رو کر دعا جو کی
دامان دلکو گوہر مقصد سے بھر دیا

۱۵

پیری کی شب جو ہونے لگی ختم ای وفا
دانتون نے مجکو گر کے پیام سفر دیا

۱۵

مجکو بیخود کسنے یہ جلوہ دکھا کر کر دیا
صورت آئینہ جو حیران ہشتشدر کر دیا

طالب دیدار جب صدہا نظر آنے لگے
حشر پر دیدار کو اوسنے مقرر کر دیا

سخت جانی کا مری قاتل بھی قائل ہو گیا
کشتہ مجھ بسمل نے جسدم اوسکا خنجر کر دیا

خوف سے تہرا رہے ہین حاملان عرش تک
میری نالون نے بپا دنیا مین محشر کر دیا

اپنی صورت دیکھ کر ہر اک حسین مغرور ہے
آئینہ ایجاد کیون تو نے سکندر کر دیا

لا مکان تک لیگیا مجکو مرا پیک خیال
جب عطا پیر مغان نے کوئی ساغر کر دیا

بے وضو چھونا نتھا تجکو مرا جام شراب
محتسب تو نے نجس کیون میرا ساغر کر دیا

کوئی عاشق لاکھ تڑپے یہ خبر ہوتی نہین
ان بتونکا دل خدا نے سخت پتھر کر دیا

سو بجھا کچھ بھی نہین آئی لبو پر جان ہے
حسرت دیدار نے آنکھونکو پتھر کر دیا

کوچۂ الفت مین کامل مجکو پاکر عشق نے
خضر کو پیرو مرا اور مجکو رہبر کر دیا

نعرہ زن فصل خزان مین ہی جو ہر اک شاخ پر
ہجر گل نے یہ دل بلبل کو مضطر کر دیا

مال دنیا میری نظرون مین سماتا ہی نہین
میرے خالق نے مجھے ایسا تونگر کر دیا

موج زن بحر کرم تیرا ہوا جب ای کریم
بینوا محتاج کو دم مین تونگر کر دیا

شوق حورونکا تجھے اور مین پریزادون پہ غش
مجکو تجکو عشق نے زاہد برابر کر دیا

۱۶

ماتمی پوشاک میرے غم مین اک عالم کی ہے
میرے مرنے نے وفا کہرام گھر گھر کر دیا

۱۷

رفعت گیسو نے دو تونکو پریشان کر دیا
مجکو مجنون کر دیا دلکو بیابان کر دیا

رنگ رخ نے عشق جانانکو نمایان کر دیا
آشکارا اک جہان پر راز پنہان کر دیا

باغ مین گلگشت کرنے جب گیا وہ گلعذار
گل کو حیران کر دیا بلبل کو نالان کر دیا

شاخ گل پر ایک بھی بلبل نہین ہی نغمہ سنج
ظلم نے صیاد کے گلزار ویران کر دیا

مین وہ میکش تھا مری میت پہ ساقی نے کہا
تیرے مرنے نے میرا میخانہ ویران کر دیا

شکر ہی فرقت کی شب جو یاد میری آ گئی
اے اجل تو نے مجھے ممنون احسان کر دیا

کر سکا وصلت کی شب مین بھی نہ عرض مدعا
ایسا دل نے محو حسن روے جانان کر دیا

مین وہ دیوانہ تھا میرا ذوق سودا جب سنا
قیس نے میرے لیے خالی بیابان کر دیا

کشتگان ناز کی بے انتہا قبرین بنین
اپنا کوچہ آپ نے گنج شہیدان کر دیا

پھر رہے ہین بیڑیان پہنے ہوے چارون طرف — آپ کے عشاق نے آباد زندان کر دیا

یہ کہا دل نے نشان رفتگان کو دیکھ کر — ایخدا آباد کیون شہر خموشان کر دیا

سر بکف کب سے کھڑا تھا اشتیاق قتل مین — تو نے ایقاتل مری مشکل کو آسان کر دیا

بڑھ گئی ہی دست وحشت کی درازی اسقدر — پرزے پرزے موسم گل مین گریبان کر دیا

مین وہ سودائی تھا جب زنده دن پر آئی فصل گل — پرزے پرزے دست وحشت نے گریبان کر دیا

ہی جنازہ بعد مردن صورت تخت روان — اک پری کے ہجر نے مجکو سلیمان کر دیا

۱۴	اے وفا یہ خاصیت رکھتا ہی نام بوتراب یا علی جسنے کہا مشکل کو آسان کر دیا	۱۷

بندہ بتون کا ہمکو بنایا یہ کیا کیا — اپنا دیا نہ عشق خدایا یہ کیا کیا

غیرون کو تمنے پاس بٹھایا یہ کیا کیا — پہلو سے اپنے ہمکو اوٹھایا یہ کیا کیا

دل خانۂ خدا تھا رہا اوسمین بت کا دہیان — کعبے کو ہمنے دیر بنایا یہ کیا کیا

مرنیکا میرے واقعہ سنتے ہی خوش ہوے — آنسو نہ تمنے کوئی بہایا یہ کیا کیا

مشتاق دید طور پہ موسی صفت تھے ہم — تمنے کنکھیون سے بہی نہ دیکھا یہ کیا کیا

کیون اے فلک یہ لعش بھی بعد مرگ ہی — میرا نشان قبر مٹایا یہ کیا کیا

آوارہ ہجر یار مین پھرتا ہون کو بکو — اے خضر راستہ نہ بتایا یہ کیا کیا

اے شوخ ہاتھ پانون مین ملنا نہ تھی حنا — بیکار میرا خون بہایا یہ کیا کیا

زلفون کا عشق جان کو جنجال ہو گیا — دام بلا مین دل کو پھنسایا یہ کیا کیا

افعی زلف یار سے ناحق کیا ہے عشق — دشمن کو ہمنے دوست بنایا یہ کیا کیا

عاشق وہ اپنا ہوگیا ہی طرح سے خود — آئینہ تمنے اوسکو دکھایا یہ کیا کیا

منکر نکیر سے یہ کہون گا لحد مین — مین سو رہا تھا تمنے جگایا یہ کیا کیا

موسی کیطرح طالب دیدار مین ہی تھا — جلوہ مجھے نہ تو نے دکھایا یہ کیا کیا

۱۸ | صدمے ہزاروں ہجر میں جھیلے مگر وفا
پھر بیوفا سے دلکو لگایا یہ کیسا کیا | ۱۶

دیکھوں وہ کہاں کے عشق رخ و زلف یار کیا
لائے بلا میں گردش لیل و نہار کیا

خواہاں نہ سلطنت کا نہ میں تخت وتاج کا
بیزار کریگی گردش لیل و نہار کیا

وہ جھوٹے جھوٹے کرتا ہے وعدے وصال کے
اوس بیوفا کے قول کا ہوا اعتبار کیا

زلفوں کا بار وہ ہے کہ بل کھاتی ہے کمر
اونسے اوٹھایا جائیگا پھولوں کا ہار کیا

لب پر ہے جان تن سے نکلتی نہیں ہے روح
کیا جانیں ہے مشیت پروردگار کیا

وہ آنکھ ہی نہیں ہے نظر آئے کس طرح
دیکھوں تجھے میں قدرت پروردگار کیا

سارا شباب کھویا بتوں کے فراق میں
پیری میں اب ہو طاعت پروردگار کیا

مجرم وہ ہوں کہ نامۂ اعمال ہے سیاہ
میرے گنہ کا ہوگا کسی سے شمار کیا

سرگشتگی کو میری ذرا بھی نہ پائے گا
کرتا ہے گردشیں فلک کجمدار کیا

جو پاس بیٹھنے کا روادار تک نہو
ایسے سے پھر کہوں میں بھلا حال زار کیا

وصلت کی شب میں راہ دکھائینگے تا سحر
تھا آپ کے مرے یہی قول و قرار کیا

گلدستہ اسکو چاہو کہو باغ خلد کا
لایا ہے رنگ دیکھو دل داغدار کیا

کب ہے اندھیری قبر میں حاجت چراغ کی
کچھ کم ہے روشنی میں دل داغدار کیا

جاری ہے میرے دیدۂ مشتاق سے لہو
فرقت میں رنگ لایا دل داغدار کیسا

وہ دم وہ آئے جبکہ زبان بند ہو چکی
اونسے کہوں میں حال دل بیقرار کیا

۱۹ | دنیا میں ایکدم کا بھروسا نہیں وفا
ہے اعتبار زندگی مستعار کیا | ۱۹

انکو غیروں میں جو اے رشک قمر دیکھ لیا
مضطرب صورت سیماب جگر دیکھ لیا

جب گلی میں تری غیروں کا گذر دیکھ لیا
جان دی ہنسنے یہ اے رشک قمر دیکھ لیا

خود چلے آئے جگر تھامے جو تم میرے پاس
میری نا و تکا مری جان اثر دیکھ لیا

باغ مین چاک گریبان کیا ہر غنچہ نے
نالۂ بلبل شیدا کا اثر دیکھ لیا

مضطرب ہو کے نہ آسکے وہ تو مینے یہ کہا
نالۂ نیم شبی تیرا اثر دیکھ لیا

کیا کڑی ہی عدم آباد کی منزل ہے سہی
کوئی ساتھی نہوا وقت سفر دیکھ لیا

وہ جو تھا یار تری معرکہ میدان کا عاشق
آج دنیا سے ہوا اوسکا سفر دیکھ لیا

روح نے جسم سے رو رو کے کہا نزع کو وقت
اے مسافر تجھے پیش آیا سفر دیکھ لیا

پوچھا احباب نے تربت مین بلا کر شانہ
تجکو رہنا ہی یہان تو نے یہ گھر دیکھ لیا

حسرت و درد و الم نے شب تنہائی مین
آپکے عاشق ناشاد کا گھر دیکھ لیا

رو کے کہنے لگا مین خاک کرون اسکا علاج
چارہ گر نے جو مرا زخم جگر دیکھ لیا

صبح تک صورت سیماب نتہا اسکو قرار
مضطرب ایسا شب ہجر جگر دیکھ لیا

اپنے مطلب کا زمانے مین سبھونکو پایا
خود غرض ہمنے ہر اک فرد بشر دیکھ لیا

ہو گیا نوح کا طوفان بپا ہجر کی شب
جوش گریہ ترا ای دیدۂ تر دیکھ لیا

کیون لڑائین بت سفاک سے تو نے آنکھین
جان کا مفت ہوا تیری ضرر دیکھ لیا

کرتی ہی باغمین خوش ہو کے ترانہ سنجی
گل کو بلبل نے جہان ایک نظر دیکھ لیا

کیا عجب ہے جو نہ دعوے رہے یکتائی کا
آئینہ تمنے اگر ایک نظر دیکھ لیا

بیخودی صورت موسے ہوئی او میرزا ہی
جان جان جسنے تجھے ایک نظر دیکھ لیا

۲۰	مرگ پروانہ کا غم کہل گیا عالم پہ وفا شمع کو روتے جو تا وقت سحر دیکھ لیا	۱۷

شب فراق جو مین نالہ و فغان کرتا
تو سنکے سارا جہان شور الامان کرتا

جہان مین کسلیے مین الفت بتان کرتا
دور روزہ عمر کو کیون اپنی رائگان کرتا

مین آپ اپنے کو کرتا زمین کا پیوند
جو یاد صحبت یاران رفتگان کرتا

گذشت دیر و حرم مین ندیکھا جلوہ ترا
تجھے تلاش مری جان پھر کہان کرتا

ضرور آنکھو نمین اونکے بھی اشک بھر آتے
جو اونسے صدمۂ فرقت کو مین بیان کرتا

جو ہوتا وحشتِ جنون مین کبھی گذر میرا
ضرور دامنِ صحرا بھی دہجیان کرتا

جھپکتی خنجر خونخوار سے نہ آنکھ مری
ہزار مرتبہ قاتل جو امتحان کرتا

وہ سخت جان تھا کہ آری اوسے بنا دیتا
گلے پہ میری جو خنجر کوئی روان کرتا

بتونکے ہجر مین جلتا جو برہمن کا دل
تو شور صورت ناقوس ہر زبان کرتا

کبھی نہ ناقۂ لیلےٰ کو تیز لیجاتا
خیالِ قیسِ حزین کچھ جو ساربان کرتا

اوجاڑ دیکھکے گلشن کو خوب روتا مین
گذر خزان مین اگر سوے بوستان کرتا

جو پھول توڑتا شاخون سے موسم گل مین
ستم یہ بلبلِ محزون پہ باغبان کرتا

بتانِ دیر سے کرتا اگر محبت مین
تمام عمر کے اعمال رائگان کرتا

ہمارے قتل کو قاتل نہ کھینچتا خنجر
دکھاکے ابروے خمدار نیم جان کرتا

پھنساکے دام مین صیاد مجھے بلبل کو
اوجاڑ باغ مین پھر میرا آشیان کرتا

بہار آتی ہی یہ پیر مغان دریا دل
ضرور خمسۂ رز نذرِ میکشان کرتا

۱۱	تمام عمر گنوائی گناہ کرنے مین خدا سے خاک وفا خواہش جنان کرتا	۲۱

ہجر کی شب دل جو مصروفِ فغان ہوجائیگا
جلکے خاکستر اوسیدم آسمان ہوجائیگا

لب پہ مسی ملکے تم جاؤ گے جب گلگشت کو
رنگ سوسن اوڑکے گلشن مین دھوان سا ہوجائیگا

صاف ہوجائیگا دل کسبِ ریاضت سے اگر
جلوۂ جانانہ ہر شے مین عیان ہوجائیگا

تم سرک جاؤ گے پہلو سے جو وقتِ واپسین
تیرہ و تاریک نظرون مین جہان ہوجائیگا

تیغِ قاتل سے سرک جائیگا ہم دیدینگے جان
صاف ظاہر وقت امتحان ہوجائیگا

مین وہ دریا نوش میکش ہون کہ مرتے ہی مرے
بند میخانہ ترا پیرِ مغان ہوجائیگا

موت کے آتے ہی چھٹ جائینگے احباب عزیز / دور مجھ سے ہائے میرا کاروان ہو جائیگا

بادہ نوشو آئیگی زور وقت جب فصل بہار / محتسب بھی پیرو پیر مغان ہو جائیگا

یاد آئینگے جو مرتے دم مجھے اپنے گناہ / اک سمندر آنکھ سے میری روان ہو جائیگا

صورت منصور اوٹھ جائے دوئی کا گر حجاب / پھر تو حق حق ہی ترے ورد زبان ہو جائیگا

۲۲	پانون سوتے مین دبا سکتا نہین اوسکے وفا خوف ہے مجکو وہ کافر بدگمان ہو جائیگا	۱۶

اے صنم تو بام پر جب جلوہ گر ہو جائیگا / چرخ پر بے نور غیرت سے قمر ہو جائیگا

آئینہ سان دل ترا شفاف اگر ہو جائیگا / جلوہ جانان ترے پیش نظر ہو جائیگا

خود وہ دوڑے آئینگے بیتاب ہو کر میرے پاس / میرے نالون مین جو پیدا کچھ اثر ہو جائیگا

آپ غیرون سے کرینگے بزم مین جب ہنس کے بات / ٹکڑے ٹکڑے اے صنم میرا جگر ہو جائیگا

اشتیاق قتل لیجائیگا مقتل مین مجھے / قاتل آمادہ جو میرے قتل پر ہو جائیگا

سارے عالم کو یقین ہوگا صدائے رعد کا / جب مرا نالہ ہجر کی شب نوحہ گر ہو جائیگا

اپنی رحمت حشر مین دکھلائیگا جب وہ رحیم / خلد پھر تو ہم گنہگارون کا گھر ہو جائیگا

بار عصیان لیکے جب جانا پڑیگا حشر مین / بید کی صورت سے لرزان ہر بشر ہو جائیگا

جب نہ ہوگی دید تیری مر گئے پر اے خدا / خلد بھی پھر تو مجھے شکل سقر ہو جائیگا

اسقدر رونا ترا فرقت کی شب اچھا نہین / نوح کا طوفان عیان پھر چشم تر ہو جائیگا

شب بسر کر اس مسافر خانۂ دنیا مین تو / صبح ہوتے تیرا اے غافل سفر ہو جائیگا

ذبح کر ڈالونگا بولا وصل کی شب تو اگر / خون تیرا مفت اے مرغ سحر ہو جائیگا

قتل گلچین پھول توڑیگا جو تو اے باغبان / عندلیب زار کا ٹکڑے جگر ہو جائیگا

باغ مین ہر گل کریگا دامن اپنا چاک چاک / نالۂ بلبل مین پیدا جب اثر ہو جائیگا

بی ثباتی دیکھکر اپنی یہ کہتا ہی حباب | بحر عالم سے کوئی دم مین سفر ہو جائیگا

۲۳ | ہجر کی شب ہو رہا ہے شام سے دل بیقرار
کوچ دنیا سے وفا کا تا سحر ہو جائیگا | ۱۵

جو کوئی ظلم تم ایجاد کرنا | مجھی کو یاد کرکے یاد کرنا
نہ ہم بھر رہائی پھر کہین گے | نہ تو آزاد اسے صیاد کرنا
یہ مجسے عشق کا طفلی مین تھا قول | جوانی کو نہ تم برباد کرنا
گریبان چاک کیونکر ہو کہ ہی ضعف | ذرا دست جنون امداد کرنا
قفس سے مجکو الفت ہو گئی ہے | رہا ہرگز نہ اسے صیاد کرنا
ببرا اے بلبل نہ اب ضبط فغان کر | کہانتک خاطر صیاد کرنا
نہ آنا قبر پہ ہمراہ اغیار | کبھی مجھپر نہ یہ بیداد کرنا
ستمگر اپنے جانباز و نپہ ہردم | تجھے لازم نہین بیداد کرنا
لگا نا تیغ ابرو میرے دل پہ | بڑا احسان اسے جلاد کرنا
وہ سیکھے مین سکھانے سے عدو کے | ہمین بیفائدہ برباد کرنا
کبھی تو اے فلک وصل بتان سے | دل ناشاد کو بھی شاد کرنا
صلائے عام اب کل بھی ہو ساقی | یونہین میخانو نکو آباد کرنا
نجاؤن دیر سے کعبے کیجانب | تبوا تیرے مری امداد کرنا
بڑھاپا ضعف فرقت مین کسیکی | ہمین مشکل ہوا فریاد کرنا

۲۴ | وفا سے حشر کو اسے بت ہی دشوار
تری اللہ سے فریاد کرنا | ۲۰

نالہ و آہ کا جب مین متحمل نکلا | کوئی قاتل کیطرف لیکے مجھے دل نکلا

صاف جب گرد کدورت سے مرا دل نکلا
پھر یہ آئینہ تری دید کے قابل نکلا

تشنۂ جام شہادت جو یہ بسمل نکلا
آب شمشیر پلا دینکو وہ قاتل نکلا

تیغ براں لیے جب گھر سے وہ قاتل نکلا
سر ہتیلی پہ لیے عاشق بیدل نکلا

قتل کے بعد مری خاک بھی کردی برباد
اتنا ارمان ترا اے مرے قاتل نکلا

سمجھا عالم میں تو آیا شفق سے باہر
جب لہو پیکے مرا خنجر قاتل نکلا

لے گیا کوچۂ سفاکِ پری رو میں مجھے
میرا دشمن مرے پہلو میں مرا دل نکلا

تنگ رہے کوچۂ جاناں میں ملی جاے مزار
بعد مردن ترا ارمان تو اے دل نکلا

ساربان لاکھ ھکا تا تھا نہیں چلتا تھا
نجد کے دشت سے جب ناقۂ محمل نکلا

اسقدر تھی ترے دیدار کی حسرت دل کو
تن سے دم میرا شب ہجر بہ مشکل نکلا

سخت جانی کی مری ہو گئی کیا اوسکو خبر
میاں سے خنجر قاتل جو بہ مشکل نکلا

آپ کے گیسو و رخ کی ہوئی الفت جسکو
اک شب و روز میں وہ گھر کے قابل نکلا

رخ انور کی تجلی نے کیا اوسکو خجل
آئینہ کب ترے نظارے کے قابل نکلا

رونقِ بام ہوئے تم جو نکھر کر سرِ شام
تا سحر پھر نہ فلک پر مہِ کامل نکلا

ہمنے صیاد کا گھر جلتے نہ دیکھا ابتک
لے اثر نالۂ جانسوزِ عنا دل نکلا

دیکھ کر کنج لحد ہو گئی دنیا اندھیر
ہوش گم کردہ ہر اک رہروِ منزل نکلا

غم پروانۂ جانسوز کھلا عالم پر
شمع کی لو سے دھواں جب سرِ محفل نکلا

رکھدیا سر پہ مرے روز ازل خالق نے
جب کوئی بارِ محبت کا نہ حامل نکلا

دار پر کھینچدیا شرع کے پابندوں نے
دعوے حضرت منصور جو باطل نکلا

۲۵	دخت رز میری گلے لپٹی ہی جاتی تھی وفا پانون میخانے سے اسوقت بہ مشکل نکلا ؛	۱۲

آپ صناع ازل جب ترا شہید اٹھرا
سب حسینوں سے جدا پھر ترا نقشا ٹھہرا

جبکہ اللہ ترا والہ و شیدا ٹھرا
سب نبیون مین ترا مرتبہ اعلا ٹھرا

نہین معلوم پڑہی کون دعا اوس بت کو
ہاتھ سینے پہ جو رکہتے ہی کلیجا ٹھرا

کردیا نوح کا طوفان بپا رو رو کر
میری آنکہون کے مقابل مین نہ دریا ٹھرا

تو جو نادیدہ بنا حور جنان کا عاشق
واعظا تجکو یہ سودا نہین تو کیا ٹھرا

یار و احباب نے کاندہا ندیا بعد فنا
یہ گرانبار گنہ سے مرا لاشا ٹھرا

جلوۂ رشکِ چمن جب نہ کسی جا دیکہا
پہر تو گلشن بہی نظر مین مری صحرا ٹھرا

دونون خالی جو نظر آئے ترے جلوے کو
نہ تو کعبہ ہی نظر مین نہ کلیسا ٹھرا

غیر حالت جو نظر آئی دم نزع مری
پہر نہ دم بہر مری بالین پہ مسیحا ٹھرا

دیکہتے خوب حسینان جہان کو لیکن
چار دن بہی نہ جوانی کا زمانا ٹھرا

یار و احباب سے کیونکر نہو نفرت دلکو
جب سفر ملک عدم کا تن تنہا ٹھرا

١٣	اوسنے جب بخشدیا اپنی کریمی سے سبہے اہل محشر کو وفا ایک تماشا ٹھرا	٢٦

بن سنور کر او نہین گہر سے جو نکلتے دیکہا
دل بے صبر کو پہلو مین مچلتے دیکہا

اک روش پہ کبہی گردونکو دہ چلتے دیکہا
ہر گہڑی اسکو نیا رنگ بدلتے دیکہا

مر گئے پہ نہ مٹی سوزشِ داغ فرقت
قبرِ عاشق سے دہوان روز نکلتے دیکہا

جسم مین خون ہوا شرم سے پانی پانی
مہندی اوس شوخ کو جب ہاتھ مین ملتے دیکہا

رال واعظ کی ٹپکنے لگی فصل گل مین
دور ساغر کا جو میخوارون مین چلتے دیکہا

کم سنی کا یہ سبب تہا کہ وہ گہبرا کے گری
دم جو بیمار محبت کا نکلتے دیکہا

میری بالین سے او تجہے روتے ہوے جب نہ دیکہا
وائے قسمت کہ مرا دم نہ نکلتے دیکہا

مرتے دم خوب ہی نظارہ کیا قاتل کا
حوصلہ دل کا وہ قتل نکلتے دیکہا

گلشن دہر مین یہ عام ہوا ہے سودا
چاک دامن کیے ہر گل کو نکلتے دیکہا

بے حجابانہ جو لپٹا یا گلے سے اونکو
وصل کی شب او نہین سو رنگ بدلتے دیکھا

حسن کے جوش نے تن کو یہ صفائی بخشی
دوش پر اونکے دوپٹہ نہ سنبھلتے دیکھا

میرا اشر نام شعلے مین ہے کہ گرتے گرتے
جسنے یہ نام لیا اوسکو سنبھلتے دیکھا

۲۷

اے وفا ہجر کی شب موت جو آئی میری
جسم سے روح کو مشکل سے نکلتے دیکھا

۱۶

ظلم صیاد سے گلزار ہے ویران کیسا
نالی کرتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان کیسا

نہ نشان دیر مین ہے اور نہ پتہ کعبے مین
ڈہونڈتے ہین تجھے یہہ گبر و مسلمان کیسا

بلبلین بولتی ہین باد صبا چلتی ہے
موسم گل مین ہے سرسبز گلستان کیسا

دونون گھر اوسکے ہین کعبہ ہو کہ بتخانہ ہو
پھر ہم لڑتے ہین یہ گبر و مسلمان کیسا

نجد کے دشت مین تو ناقہ لیلے لایا
ساربان تونے کیا قیس پر احسان کیسا

اپنی رفتار سے پامال کرو تم اسکو
ناز سے چلتا ہے طاؤس گلستان کیسا

ہجر مین اوس بت کافر کے مین چلاتا ہون
دل ہے ناقوس کی صورت مرا نالان کیسا

گھیرے رہتے ہین حسینان زمانہ اوسکو
غول مین رہتا ہے پریونکے سلیمان کیسا

آبلے پھوٹ گئے پاؤن نہین اوٹھتا ہے
اے جنون ہو ترا پر خار بیابان کیسا

باغبان باغ مین کیا آمد فصل گل ہے
چہچہاتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان کیسا

آتے ہی موسم گل کے ہوئی وحشت مجکو
لیچلا جوش جنون سوے بیابان کیسا

مجھسا دیوانہ ہوا آکے مقید جسمین
آج آباد ہوا خانۂ زندان کیسا

اک نظر دیکھ لون اوسکو جو دم آئے دم نزع
ہاے یہ دل مین بھرا ہی مرا ارمان کیسا

غرق دریاے ندامت ہی نگہ نیچی ہے
قتل کرکے مجھے قاتل ہے پشیمان کیسا

تار باقی نہ رہا موسم گل مین کوئی
دست وحشت نے کیا چاک گریبان کیسا

عدو پری کی ہے ترا مہمان مبارک ہو وفا

منصور نے کہا جو انا الحق ہوا نہ ضبط
سب راز فاش ہو گیا پنہان کہان رہا

رندونکو پیٹھ پیچھے برا کہہ رہا ہے تو
واعظ مجھے بتا تو مسلمان کہان رہا

رفتار یار دیکھکے نادم ہوا کمال
کبک دری چمن مین خرامان کہان رہا

اوسنے ضیاے چہرۂ جانان جو دیکھ لی
تابندہ چرخ پر مہِ تابان کہان رہا

اللہ رے زور دست جنونکا بہار مین
سالم ہر ایک تارِ گریبان کہان رہا

فصل بہار مین تھا یہ میرے جنونکا زور
دامن کہان رہا ہے گریبان کہان رہا

نکلی جو روح جسم سے بیگانہ ہو گئی
تھا جو کہ اتحاد تن و جان کہان رہا

سنتے ہی عیب اوسنے ہنر اوسکا دیکھ لے
ایسی صفت کا کوئی سخندان کہان رہا

موسی کو طور پر جو تجلی نظر پڑی
وارفتگی مین ہوش کا سامان کہان رہا

نظارہ روز کرتا تھا روے نگار کا
پوشیدہ میری آنکھ سے قرآن کہان رہا

سمجھے ہین گھر خدا کا یہ بتخانہ وہ حرم
پہر اتفاق گبر و مسلمان کہان رہا

کانٹونمین پھنسکے ہو گیا صدچاک مثل گل
سالم بہار مین مرا دامان کہان رہا

شمع سحر کیطرح سے بے نور ہو گیا
پیری مین داغ عشق نمایان کہان رہا

۹	ہو نکتہ سنجیونسے تری شاد اے وفا ایسا جہان مین کوئی سخندان کہان رہا	۳۰

تیری طاعت کا خدایا نہ مجھے ہوش رہا
عمر بہر اک بت کافر سے ہم آغوش رہا

ہجر مین جس بت کافر کے مری جان گئی
مجکو بہولا ہوا وہ وعدہ فراموش رہا

میکدے جاتا تہا کعبے کیطرف جا نکلا
نشہ مے مین مجھے ہائے نہ کچھ ہوش رہا

دیکھا جب حسن خداداد ترا یوسف نے
ایسے بیہوش ہوے پہر کہ نہ کچھ ہوش رہا

مین وہ مینوش تھا جب مر گیا ساقی نے کہا
میکدے مین نکوئی رند قدح نوش رہا

صورت غنچہ رہا میرا گریبان صدچاک
موسم گل مین جنونکا نہ مجھے ہوش رہا

شام سے تا بہ سحر چین نہ آیا دم بھر
دم نکلتا تھا دم نزع بھی رک رک کے مرا

تیری فرقت مین جو خالی مرا آغوش رہا
دھیان تیرا جو بت وعدہ فراموش رہا

۴۱	اوسکی رحمت کا ادا شکر ہو کیا مجھسے وفا مین خطاوار رہا اور وہ خطاپوش رہا	17

دل مین خیال یار سدا میہمان رہا — پر نور اس مکین سے ہمارا مکان رہا
لب پر شب فراق مین شور و فغان رہا — نالان ہمارے ہاتھ سے سارا جہان رہا
کب راز عشق دلمین ہمارے نہان رہا — چہرے کے رنگ زرد سے سب پر عیان رہا
گرد اسکی پا سکا نکوئی شہسوار بھی — کس درجہ تیز توسن عمر روان رہا
صد شکر داغ عشق سے آباد اب ہوا — برسون اوجاڑ خانۂ دل سا مکان رہا
واعظ کی وعظ و پند نہ کچھ کارگر ہوئی — جو بادہ کش تھا پیرو پیر مغان رہا
احباب سارے چھوٹے مین سوئے عدم چلا — کوسون ہی دور مجھسے مرا کاروان رہا
مرنیکے بعد ایسا فلک نے مٹا دیا — دو روز بھی لحد کا نہ باقی نشان رہا
حصہ سگ حبیب کا ہو اے ہما نہ کہا — باقی جو ایک آدہ مرا استخوان رہا
جب تک جیے جہان مین ہم مست مے مدام — ہمکو پسند مشرب پیر مغان رہا
پختہ بنے لحد بھی نہ بعد فنا مری — مجکو نہین پسند جو دو دن نشان رہا
دم بھرتے تھے رقیب بہت عاشقی کا یار — ثابت قدم نہ کوئی دم امتحان رہا
ملتے جو مجکو حضرت موسے تو پوچھتا — کہتے تو کوہ طور پہ کیسا سمان رہا
اوس بت کے کوچہ مین ملے اب قبر کی جگہ — اللہ بھی مین طالب باغ جنان رہا
نقش قدم کیطرح مٹا ہو نہین خاکسار — مجھسے کشیدہ کسلیے پھر آسمان رہا
ایسا جلایا فرقت جانان نے بعد مرگ — جاے چراغ میری لحد پر دھوان رہا

جب اوٹھ گیا حجاب دوئی دلسے اے وفا

۱۵	پردہ کسطرح کا نہ پھر درمیان رہا	۳۲

ہجر کی شب کیا کہین پہلو سے کیا جاتا رہا
دل ہمارا ناز کا پالا ہوا جاتا رہا

کیا کہین کیا ہاتھ آیا اور کیا جاتا رہا
دل بتون پر آگیا عشق خدا جاتا رہا

اوٹھ گیا دنیا سے کوئی عاشق جانباز کیا
یار تیری دل سے جو شوق حنا جاتا رہا

ہوگئی [illegible] جب بیبو کا ہاتھ پانون
یار کو نفرت ہوئی شوق حنا جاتا رہا

ایک بت کے ہجر مین صدمے اوٹھائے اسقدر
دل کسیکو پھر مین دون یہ حوصلا جاتا رہا

سخت پتھر سے زیادہ دل بتونکا دیکھ کر
نالہ و فریاد کا اب حوصلا جاتا رہا

دیدبازی مین حسینونکی جوانی کی بسر
آئی پیری ہاے وہ بھی مشغلا جاتا رہا

تجھسے بیعت کی جو فصل گل مین اے پیر مغان
میرے دل سے حشر کا بھی دغدغا جاتا رہا

دختر رز نے حسن پر اپنی تجھے مائل کیا
تیرا اے زاہد جو زہد و اتقا جاتا رہا

پھر روش پر غور کرتے ہین جو ہر برگ خزان
موسم گل بلبلو گلشن سے کیا جاتا رہا

ہوگئی رخصت جوانی آئی پیری ہاے ہاے
دیکھنے کا مہ جبینونکے مزا جاتا رہا

سو چکد شکوے ہزارون ہم گئے تھے پیش یار
چار آنکھین ہوتے ہی سارا گلا جاتا رہا

کون میرے قتل کی دیگا گواہی حشر مین
دامن قاتل سے دھبہ خون کا جاتا رہا

دیکھ تولی اونکی صورت آج تجھے دور سے
اپنے قابو سے جو دل جاتا رہا جاتا رہا

۱۵	جان دیتے تھے جوانی مین حسینون پر وفا اب بڑھاپا آگیا وہ ولولہ جاتا رہا	۳۳

چھپ چھپکے ہر بہانے سے گھر اونکے جاؤنگا
دیکھین نہ دیکھین وہ مین انہین دیکھ آؤنگا

فریاد و آہ ہجر مین گر لب پہ لاؤن گا
افلاک کو دھوئین کیطرح سے اوڑاؤنگا

سو سو طرحکے ظلم بتونکے اوٹھاؤن گا
مین تکیہ لیے اوٹھکے نہ کعبے کو جاؤنگا

مین اونکا حسن اونکو کسی دن دکھاؤنگا
آئینہ رکھکے سامنے زلفین بناؤنگا

ساقی ترے بغیر جو میخانے جاؤن گا
صدمے اوٹھا کی فرقت جانانکے ابکی بار
شانہ ہلاکے قبر مین کہنے لگا وہ شوخ
کہیلین وہ رنگ غیر سے نور و زمین ذرا
وصلت کی شب مین ذکر نہ جائیگا کبہی
آنکہون نے ہمسری نکری ابر تر ذرا
جبتک جیا جہان مین تبو نپر فدا رہا
جب چاہو نگا مین دیکہو نگا صورت حضور کے
راہ مین وہ مجکو کوچۂ الفت سے یاد ہین
پروانہ جلکے دیتا ہے محفل مین یہ صدا

ٹہوکر لگاکے جام و سبو کو لنڈہاؤن گا
زندہ رہا تو دل نہ کسی سے لگاؤن گا
لو جاگو ورنہ مین تمہین پہر جگاؤن گا
آنکہون سے اپنی خون کا دریا بہاؤن گا
مین کسطرح فراق کے صدمے اوٹھاؤنگا
جی چھوٹ جائین گے جو مین طوفان اوٹھاؤنگا
اللہ کو مین حشر مین کیا منہہ دکہاؤنگا
شفاف مثل آئینہ دلکو بناؤنگا
آئین خضر تو اونکو بھی رستہ بتاؤنگا
اپنے طرح سے شمع کو بھی مین جلاؤن گا

۳۴

اُمت مین ہون حبیب خدا کی مین ای وفا
مرنیکے بعد حساب مین کیونکر نجاؤن گا

۱۶

مرے محبوب کو جب دہیان آرائش کا آئیگا
کسی بت سے دل اپنا اے وفا گر تو لگائیگا
ہمارا نالۂ جانسوز جبدم لب تک آئیگا
پس مردن اگر دل جذب الفت کو دکہائیگا
مجھے مرنیکا اپنے غم نہین ہے غم ہی تو یہ ہی
شب وصل صنم مین ذبح کر ڈالونگا مین مجکو
مسیحا جان دینگے رشک سے چرخ چہارم پر
عبث مغرور ہی تو اپنے مال و زر پہ ای منعم
تصدق نقد جان اوسپر کرونگا یہ خوشی ہوگی

سکندر حسرت آئینہ خود لیکر دکہائے گا
خدا کو روز محشر کسطرح پہر منہہ دکہائیگا
جلاکر آسمان کو خاک کا تودہ بنائیگا
مرے مرقد پر آکر وہ ستمگر خاک اوڑائیگا
کہ ظالم روز کے تیرے ستم پہر کون اوٹھائیگا
اگر پچھلے سے ای مرغ سحر تو غل مچائیگا
سنا کر تم باؤلی تو اگر مجکو جلائیگا
نہ کچھ دنیا سے بعد مرگ تیرے ساتھ جائیگا
خبر وصل صنم کے نامہ بر جبدم سنائیگا

۳۶	تیغ پر تیغ لگائی کہ سنبھلنے نہ دیا	۱۰

آئینہ دیکھکے کہتا ہے یہ دلبر میرا
ماہ کنعان ہی نہین حسن مین ہمسر میرا

دل قاتل سے پس قتل بھی نکلا نہ غبار
لاشہ تشہیر کیا کرکے جدا سر میرا

یار پھر جاتا ہی اگر مرے دروازے سے
مجھسے برگشتہ ہے کسدرجہ مقدر میرا

راہ گم کردہ وہ خود پھرتا ہی اکثر جسے
کوئی الفت مین خضر خاک ہو رہبر میرا

نہین معلوم کہ قاصد پہ مرے کیا گذری
آج قابو مین نہین ہے دل مضطر میرا

سیکڑے پہ مرا قبضہ ہی وہ میکش ہون
شیشہ میرا ہے سبو میرا ہے ساغر میرا

کیون لگا ہنسنے دیا اے مرے قاتل تجھہ
ایک ہی وار مین کرنا تھا جدا سر میرا

آیئے آئینہ دکھلایئے صورت اپنی
دم شب ہجر مین آیا ہے لبون پر میرا

قتل ہوتے ہوئے جی بھرکے او نہین دیکھ لیا
حوصلہ آج تو نکلا تہ خنجر میرا

۳۷	اے وفا تھی جو تمنا مجھے پابوسی کی پائے قاتل پہ گرا ہوکے جدا سر میرا	۱۷

دیکھا قاتل نے جو مقتل مین تڑپنا میرا
دل پکارا کہ ذرا دیکھ تماشا میرا

تا دم نزع اوٹھایا کیا مین جسکے نازنہ
دو قدم لیکے چلا وہ نہ جنازا میرا

وصل کی شب ہی نہ ترساؤ گلے سے لپٹو
آج قابو مین نہین ہے دل شیدا میرا

کیون نہ اولجھن ہو رہائی نہین ممکن تاحشر
دام کاکل مین پھنسا ہے دل شیدا میرا

آج پھر لیکے چلا کوچۂ قاتل مین مجھے
ہو گیا جان کا دشمن دل شیدا میرا

کہیے جاتا ہون کبھی اور کبھی تجاتے مین
دین و دنیا مین نہین ہائے ٹھکانا میرا

لاکھ احباب نے چاہا نہ اوٹھا دانسے قدم
لے چلے کوچۂ جانان سے جو لاشا میرا

او پچھے ہاتھونسے لگائیگا جو خنجر قاتل
مرغ بسمل کیطرح تڑپیگا لاشا میرا

فاتحہ پڑھنے جو غیرونکو وہ لیکر آئے
دیر تک قبر مین تڑپا کیا لاشا میرا

خاک کردونگا تجھے آہ شرربارسے مین / دیکھ اچھا نہین اے چرخ ستانا میرا

غیر حالت مری کیا اوسکو نظر آئی ہے / کف افسوس جو ملتا ہے مسیحا میرا

رکھکے سینے پہ مرے ہاتھ پڑھو تم جو دعا / ہاتھ مہر کا ابھی ہو جائے کلیجا میرا

رشک اغیار و تپ ہجر کے صدمے جھیلے / سخت پتھر سے زیادہ ہے کلیجا میرا

روح کو اے ملک الموت ابھی قبض نکر / دیکھنے آیا ہے وہ رشک مسیحا میرا

شمع جلوائی رقیبونسے مری تربت پر / تھا جو منظور پس مرگ جلانا میرا

بعد مرنیکے ہوئی ہے مجھے معراج نصیب / لیے جاتے ہین وہ کاندھے پہ جنازا میرا

۳۸

عاشقانہ مرے مضمون وفا ہوتے ہین / شاعری مین ہو کسطرح سے شہرا میرا

۱۴

وہ اثر باقی نہین نالونمین اے دل کیا ہوا / کھینچ لاے یار کو وہ جذب کامل کیا ہوا

کوے الفت مین قدم رکھا تو حاصل کیا ہوا / میرا کہنا جو نہ مانا حضرت دل کیا ہوا

آئنے کو دیکھ کر محو تماشا ہو گئے / کیا نظر آیا تمھین اپنا مقابل کیا ہوا

بیٹھ نہو اغیار کے گھر میہمان ہے آج یار / کیون تڑپ ہی دلکو شکل مرغ بسمل کیا ہوا

اے فلک مرنے پہ بھی بیداد تونے مجھپہ کی / میری تربت کو مٹا کر تجھکو حاصل کیا ہوا

جان دی بلبل نے پھلکے پر دالونکی صورت ہجر مین / شمع رویونپر فدا ہونے سے حاصل کیا ہوا

زخم اے ہوتے ہین ہر روز ٹانکے ٹوٹ کر / اس تری بخیہ سے اے جراح حاصل کیا ہوا

لوٹ لی فوج خزان نے کیا بہار بوستان / نعرہ زن ہین چار جانب جو عنادل کیا ہوا

بے نقاب آیا ہی میرا شعلہ رو کیا بزم مین / چھپ گئی فانوس مین کیون شمع محفل کیا ہوا

ہاتھ رکھکر سینہ پر کیا پڑھ رہے ہین وہ دعا / مضطرب اسدم جو پہلو مین نہین دل کیا ہوا

چھپ رہی فانوس کے پردے مین جاکر شمع بزم / اونکے آتے ہی کہون مین رنگ محفل کیا ہوا

گذری احباب وطن پہ کیا الٰہی خیر ہو / بیٹھے بٹھلائے جو بھر آیا مرا دل کیا ہوا

جسم خاکی مین یہ مدت تک رہی سے میہمان
روح گر تن سے نکلتی ہی یہ مشکل کیا ہوا

۸ سم

اسے وفا چپین کرر کہا ہے کسکی ہجر نے
آج قابو مین نہین جو آپکا دل کیا ہوا

۱۷

جو دل گرد کدورت سے مصفا ہو نہین سکتا
تو اوس پردہ نشین کا اسمین جلوا ہو نہین سکتا

مریض ہجر کا ذرا ادا ہو نہین سکتا
مریجان پھر مسیحائی کا دعوا ہو نہین سکتا

شہید ناز تربت مین پڑے آرام کرتے ہین
قیامت تک کفن بھی اونکا میلا ہو نہین سکتا

سسکتا ہی پڑا دم لب پہ ہی بیمار الفت کا
مسیحا بھی اگر آئین تو اچھا ہو نہین سکتا

مسیحا نے کہا دیکھا جو مجھ بیمار الفت کو
کہ اس بیمار کا مجھسے مداوا ہو نہین سکتا

مسلمانونکا ہی ایمان تو وہ کفار کا معبد
برابر کعبے کے ہرگز کلیسا ہو نہین سکتا

چمن ہی چاندنی چٹکی ہوی ہو دور ساغر ہو
یہ سامان وصل کی شب مین مہیا ہو نہین سکتا

فلک بیکار کم مین ہی بنی آدم کا دشمن ہی
کسیکی یہ جو بر لائے تمنا ہو نہین سکتا

ہزارون زندے مرتے ہین تو لاکھون مردے جیتے ہین
تری رفتار سے کب حشر برپا ہو نہین سکتا

وہ گلگون پیرہن جب تک نہین ہوتا ہی پہلو مین
تو مینوشو تمہین دور جام صہبا ہو نہین سکتا

مبارک کعبۃ اللہ کی زیارت تجکو ای زاہد
مزا کوچہ دلبر سے اوٹھنا ہو نہین سکتا

لحد مین تیری وحدت کا جو ہو جاؤنگا مین قائل
فرشتو مجھسے زرا بھی پھر تو جھگڑا ہو نہین سکتا

ہر اک کی آنکھ سے پنہان رہی تم بات پردہ مین
جب آئیگی قیامت پھر تو ایسا ہو نہین سکتا

بہار آئی ہی زور و شور سے کہتی ہی اے واعظ
کرو مین ترک مینوشی کو ایسا ہو نہین سکتا

شب غم رو کے طوفان نوح کا کرتی ہین یہ برپا
مری آنکھونکا ہمسر کوئی دریا ہو نہین سکتا

کیا ہی قتل گر مجکو تو دیکھو رقص بسمل کا
مرے سفاک پھر ایسا تماشا ہو نہین سکتا

۹ سم

صبا کی روح کہتی ہی وفا سے مرحبا کہکر
مقابل شاعری مین کوئی تیرا ہو نہین سکتا

۱۵

جو اک لحظہ یہ کوہ صبر میرے دل سے ٹل جاتا
تو پھر نالہ شب غم مین مرے منہ سے نکل جاتا

تمہارا خنجر بران اگر گردن پہ چل جاتا
تو مقتل مین ہمارا حوصلہ دل کا نکل جاتا

جو نشہ کے ترنگی ہی پلا دیتا کوئی ساغر
تو اے پیر مغان پھر لڑکھڑا کر مین سنبھل جاتا

جو سنتا قتل گہ مین آتا ہی خنجر بکف قاتل
مجھے شوق شہادت اسقدر تھا سر کے بل جاتا

شب فرقت مین گر مین نالۂ آتش فشان کرتا
زمین ہی نام کیا خیمہ گردون بھی جل جاتا

پس مردن مری تربت پہ وہ حسرت برستی ہے
جو پھر فاتحہ آتا کف افسوس مل جاتا

اثر نالو نکا میرے سنگدل تجھپر نہین ہوتا
اگر پتھر بھی ہوتا موم کیصورت پگھل جاتا

گرانی اسقدر ہے بار عصیان کی پس مردن
جنازہ میرا جو کوئی اوٹھا لیتا کچل جاتا

جو میرا ساتھ ہو جاتا کبھی صحرا نوردی مین
تو مین مجنون سے آگے سیکڑون منزل نکل جاتا

اگر چلتا مرا بس کاتب قدرت سے یہ کہتا
کسی صورت مری تقدیر کا لکھا بدل جاتا

وہ بلبل تھا کہ جب سنتا بہار آئی ہی گلشن مین
قفس کو توڑ کر صیاد مین فوراً نکل جاتا

ترے عشاق مین رتبہ مجھے معراج کا ملتا
مرا دم تیرے زانو پہ اگر ایجان نکل جاتا

شب وصل صنم مین یہ خدا سے تھی دعا میری
سحر ہونے نہ پاتی اور میرا دم نکل جاتا

دم آخر یہی حسرت تھی تمہاری دید کی ایجان
جو تم دم بھر ادھر آتے تو میرا دم نکل جاتا

جو میرا دسترس ہوتا تمہاری زلف پیچان تک
تو کنگھی اسطرح کرتا کہ سارا خم نکل جاتا

۴۱ — کسی صورت نہ تشنہ رہتا وفا ہی بخشش مین
جو اے بت نام تیرا مرتے دم منہ سے نکل جاتا — ۱۵

فصل بہار آئیگی پروردگار کب
وہ ترک کھیلے گا لب طرمی کا شکار کب

سودے مین زلف جو خبطی ہی اسکا قرار کب
جاتا نہین حلب سے مین سودی تتار کب

رہنے کو مین نے پایا بھلا کوئے یار کب
خلد بریں پہ میرا ہوا اختیار کب

کیا حال کہیے اپنے دل بیقرار کا
سیماب وار اسکو ہوا ہے قرار کب

بجلی کیطرح کیسا تڑپتا ہے ہجر مین
جاتا ہی دوڑ دوڑ کے کوچہ مین یار کے
جاری ہماری آنکھ سے دریا کہان ہوا
بہاتی نہین مجہے تری وعدہ خلافیان
اوس برق وش کی یاد ہی مرنیکے بعد بہی
بعد فنا بہی اونکو ہے عشاق سے گریز
سلطان بحر و بر بہی اگر آئے روبرو
پیری ہوئی شباب کا سب ولولہ مٹا
بیکار ہین یہ کاتب اعمال دوش پر
بیتاب ہوکے دوڑے چلے آتے میرے گہر

بے یار آتا ہی مرے دلکو قرار کب
کہنے مین سے ہمارا دل بیقرار کب
فرقت مین یار کی ہوے ہم اشکبار کب
سچ کہہ تو آئیگا مرے گہر اے نگار کب
آتا ہی چین مجہکو میان مزار کب
آئیگے وہ پہر فاتحہ سوے مزار کب
تعظیم کو اوٹہے گا ترا خاکسار کب
غافل کریگا طاعت پروردگار کب
انسے گنہ کا ہوگا ہمارے شمار کب
ہیچ کیا تہا نالہ اسپے اختیار کب

۴۲	اس چرخ کجمدار کے ہاتہون سے اے وفا ہمکو نصیب ہوگا وصال نگار کب ؛	19

باغ کو صیاد سے خالی جو پائے عندلیب
مہربان اپنے پر اوس گل کو بنائے عندلیب
آج کوئی بہی نہین صیاد و گلچین باغ مین
اپنا دامن چاک کر گل کرے گلزار مین
روز گلچین آکے فصل گل مین چن لیتا ہی پہول
خار ہم پہلوے گل تہا اوس سے وہ آگاہ تہی
باغ مین صیاد ظالم نے پہار رکہا ہی دام
اوس گل تر کی جدائی مین سے بیحد بیقرار
موسم گل آتے ہی باہم یہ الفت ہو گئی

کیون نہ پہر ہر شاخ گل پر چہائے عندلیب
چہپا کر داستان اپنی سنائے عندلیب
داستان اپنی گل تر کو سنائے عندلیب
گر زبان پر داستان ہجر لائے عندلیب
سر پہ نالون سے کیون گلشن اوٹہائے عندلیب
دل لگا نیکی سزا پہر کیون نہ پائے عندلیب
اے صبا کہدے آو ہر گز نہ جائے عندلیب
سیکڑون نالے زبان پر کیون نہ لائے عندلیب
بلبلین گل پہ فدا گل پہ لبہائے عندلیب

فصل گل آئی کھلے ہین پھول ہر اک شاخ مین
آج گلشن مین ترانہ سنج آئے عندلیب

تا زبان کیونکر نہ لائے نالہ ہائے دردناک
جب خزان مین باغ کو ویران پائے عندلیب

جب خزان مین اوس گل تر کو نہ دیکھے جلوہ گر
چرخ نالون سے نہ پھر کیونکر ہلائے عندلیب

موسم گل آگیا جوبن ہوا گلزار پر
شاخ گل پر آشیان اپنا بنائے عندلیب

اوس گل تم سے رہین گے خار ہم پہلو سدا
آتش غم سے کلیجا کیون جلائے عندلیب

لوٹنے فوج خزان آئی ہے اب گلزار مین
آج بستر اپنا گلشن سے اوٹھائے عندلیب

جب بہار آئی تو اوسکی نغمہ سنجی دیکھکر
ہوگیا گلشن مین ہر اک گل فدائے عندلیب

شاخ گل پر بوستان مین ہو رہی ہے نغمہ سنج
یاوری پر آج ہی بخت رسائے عندلیب

پھرتے ہین صیاد و گلچین چار جانب باغ مین
داستان ہجر کیا گل کو سنائے عندلیب

٤٣ — وصل کے مضمون کیا کرتا ہون موزون اے [illegible]
چہچہے کرتا ہون صحبت مین بجائے عندلیب — ١٤

منہ زرد ہوا ہوگیا آزار محبت
چہرے سے عیان ہین مرے آثار محبت

عشاق کے رونے پہ کبھی آپ نہ ہنستے
دل آپ کا ہوتا جو گرفتار محبت

سمجھاتا نہ اسطرح سے ہنس ہنس کے کبھی تو
ناصح تو اگر ہوتا گرفتار محبت

صحبت کا کبھی دہیان بھی آتا نہین مجکو
جس روز سے دل ہے مرا بیمار محبت

اے نرگس شہلا ترے آنکھین جو کھلی ہین
کیا میری طرح تو بھی ہے بیمار محبت

جیتے بھی اگر چرخ چہارم سے اوتر آئین
ممکن نہین اچھا ہو جو بیمار محبت

کہتے ہین مری دوست مری دیکھکے صورت
دشمن کو بھی یارب نہو آزار محبت

کانٹا سا ہوا سوکھ کے اپنا تن لاغر
سچ ہے کہ برا ہوتا ہے آزار محبت

یوسف سے زیادہ ہو ترے حسن کا شہرہ
تا حشر رہے گرمی بازار محبت

منصور کو سولی جو ملی تو یہ کھلا حال
بس دار کے قابل ہین گنہگار محبت

قاتل تو ہر دست چہری پہیر دے ہنر
سر اپنا جہکائے ہین گنہگار محبت

دل کو مرے جب سے تری مژگانکی ہی الفت
کچھ دل مین کہٹکتا ہی مرے خار محبت

آتی ہے نظر جب کبھی اچھی کوئی صورت
سر بیچ کے ہوتا ہون خریدار محبت

۴۴ — رکہنا ہے وفا تمکو ملاقات اگر اوسے
کرنا نہ کبھی بہولکر اظہار محبت — ۱۸

یہ کیون ہے پیر مغانکا عتاب کیا باعث
بہار مین نہین چلتی شراب کیا باعث

تمہین ہے وصل کی شب مین حجاب کیا باعث
اوٹہاتے کیون نہین بیچ سے نقاب کیا باعث

فزون ہی دلکو مرے اضطراب کیا باعث
تمہین ہے سانس بھی لینے کی تاب کیا باعث

خدا کے واسطے میرے گلے لپٹ جاؤ
شب وصال مین اتنا حجاب کیا باعث

سکوت کس لیے منعم سوال سائل پر
زبان سے کیون نہین دیتا جواب کیا باعث

شب وصال مین لیتے ہین تو سے بے گنتی
تم آج کرتے ہو ایجان حساب کیا باعث

گناہگار تو نازان ہین اوسکی رحمت پر
پہر اونکا حشر کیدن ہو حساب کیا باعث

مئے طہور کی تو مدح کرتا ہے واعظ
حرام پہر ہوئی کیونکر شراب کیا باعث

حلال جب مئے اطہر خدا نے کی واعظ
پیین نہ کیسلیے میکش شراب کیا باعث

رقیب ہو گئے سیراب دست ساقی سی
نہ ایک بوند مجھے دی شراب کیا باعث

نگاہ شوق سے دیکھا تھا بزم مین تمکو
دکہائی کیون مجھے چشم عتاب کیا باعث

لیا جو بوسہ تو برہم ہو صورت گیسو
ذرا سی بات پہ یہ پیچ و تاب کیا باعث

ہمیشہ پہرتا ہے زاہد تو گرد میخانہ
شراب پینے سے پہر اجتناب کیا باعث

سفید بال ہوے اور ہوئی خمیدہ پشت
زرا ابھی ٹہہرا نہ اپنا شباب کیا باعث

ہر ایک چیز کی ہوتی ہی قدر بعد زوال
نہ یاد شیب مین آئے شباب کیا باعث

یہ کسکو ڈہونڈہتے پہرتے ہین کافر و دیندار
ہین دونون دیر و حرم مین خراب کیا باعث

رجوع قلب سے پیش خدا جھکائے جو سر — نہو دعائے بشر مستجاب کیا باعث

۴۵ — زبانسے نزع مین جو نام لے خدا کا وفا / فنا کے بعد ہوا وسپر عذاب کیا باعث — ۱۱

فرقت مین حالِ دل مرا نوحہ گر ہے آج — مضطر ہے روح شدتِ دردِ جگر ہے آج

حلقہ نہین زلف یار کے کل تک تھا جان بلب — مشہور ملکی اور طرحسے خبر ہے آج

بالے سفید لائے ہین پیغام موت کا — اپنی حیات صورتِ شمع سحر ہے آج

پہلوسے اوٹھکے جائیگا وقت سحر وہ ماہ — دنیاسے کوئی دم مین ہمارا سفر ہے آج

بھاری ہی ہے رات ہجر کی اے غیرت مسیح — کب مجھ مریض غم کو امید سحر ہے آج

فردائے حشر پرسش اعمال ہے ضرور — فکر مآل چاہیے کیون بے خبر ہے آج

کیونکر شب فراق بسر ہوگی دیکھیے — پہلو مین بیطرح مرے درد جگر ہے آج

پہنچ ہے سوا خدا اسکے کوئی جانتا نہین — کل ہوگا کیا کسیکو بھلا یہ خبر ہے آج

فوج خزان نے باغ کو تاراج کر دیا — بلبل چمن مین دیکھیے کیا نوحہ گر ہے آج

رونق فزا ہین آپ مرے گھر مین اے صنم — سجدے کرون تا بہ کعبہ کدھر ہے آج

۴۶ — اہل دل کے سامنے مین کیون جھکون وفا / مفلس ہون پہ دماغ مرا عرش پر ہے آج — ۱۳

اے نگاہ یار بتلا دے مرا دل کسطرح — ہجر مین تھا مضطر و بیتاب و بسمل کسطرح

روح نے بھی جسم کو گھبرا کے چھوڑا غلط مین — ساتھ میرا کوئی دیتا وقت مشکل کسطرح

صبر جیکا پاکس خوشی سے ہین زیر تیغ ناز — ہوگیا انجام مجھسے کار مشکل کسطرح

قتل گہ مین کردیا چورنگ مجھ عاشق کا تن — بانکپن اپنا نہ کہلاتا وہ قاتل کسطرح

بیچوبے دیکھے تمہارے چین آتا ہی نہین — دل نہ تڑپے میرا شکل مرغ بسمل کسطرح

محو حیرت تھا ترا روے منور دیکھ کر — آئینہ ہوتا ترے رخکے مقابل کسطرح

صاف دل ہوتا تو ہر ذرے مین آتا نظر — دیکھتا چشم حقیقت بین سے غافل کسطرح
سنگیان فرقت کی جہیلے تہا مرا دل ایجنون — مجکو پہناتا کوئی طوق و سلاسل کسطرح
نغمہ سنجی شاخ گلپر کرتی ہین گلزار مین — شادمان ہین موسم گل مین عنادل کسطرح
شب کو وہ ہمراہ غیرونکو مرے گہر آئے تھے — عرض کرتا اونسے پہر مین مطلب دل کسطرح
تھا اسی مین کیا ہجوم یاس واندوہ والم — رہگیا ماتم کدہ بنکر مرا دل کس طرح
ساتھ والے چل بسے مین سبکے پیچھے رہگیا — پہونچونگا منزل پہ مین گم کردہ منزل کسطرح

۴۷	وصل کی شب مختصر اور قصہ فرقت طویل اسے **وفا** پہر مین نکالون حسرت دل کسطرح	۱۱

آئی بہار دہوم سے سارا چمن ہے سرخ — رندان بادہ نوش کی یہ انجمن ہے سرخ
پوشاک جب سے پہنی مرا گلبدن ہی سرخ — رنگ شفق سے گنبد چرخ کہن ہی سرخ
شیشو نمین چھلکیے بہتی ہی کھتے ہین بیچے — رندو گلے لگا عروس چمن ہے سرخ
فصل بہار مین تھا یہ رندونکو شوق مے — اتنی شراب پی کہ ہوا سب بدن ہی سرخ
مجکو شہید کرکے گیا قتل گاہ مین — خنجر لیے جو ہاتھ مین وہ تیغ زن ہی سرخ
فصل بہار مین وہ پلائی شراب ہے — پیر مغانکے فیض سے ہر انجمن ہے سرخ
اگر شراب پیتے ہین رندان بادہ نوش — پیر مغان تمام تری انجمن ہے سرخ
ہم پہلوے رقیب جو بیٹھے وہ بزم مین — غصے سے ہوگیا مرا سب تن بدن ہی سرخ
چورنگ مجہ شہید کو قاتل نے جب کیا — اتنا لہو روان ہوا سارا کفن ہے سرخ
گلگون شراب پیتے ہین رندان بادہ کش — ساقی بہار گل مین تری انجمن ہے سرخ

۴۸	غربت سے پہرکے آیا جو مین اپنے گہر **وفا** بشاش ہوگیے رخ اہل وطن ہے سرخ	۱۳

کرونگا قبر مین جسدم مین ناتوان فریاد — سنے گا کون تمہارے سوا وہان فریاد

ہوا عدو نہیں سنتا یہ آسمان فریاد
یہی ہی سوچ کروں جاکے اب کہان فریاد

کرین ہر ایک کے کسطرح استخوان فریاد
یہ عشق وہ ہے کہ کرتے ہین بے زبان فریاد

تپون کے ہجر کی اشد سے قیامت مین
کرینگے صورت ناقوس استخوان فریاد

درِ صنم پہ پہنچکر جو دل مرا اوڑا
تو مجکو کرنے نہین دیتا پاسبان فریاد

جو اشک آنکہ مین پہر آئے پی گیا اونکو
کبھی نہ لایا مین بہولے سے تازبان فریاد

بتان دہر کو دل مین اگر جگہ ہوتی
نہ جاتی پہر تو کسطرح رایگان فریاد

یہ ہے خیال کہ رسوائی اونکی ہوونہ کہین
مین لاؤن ہجر مین کسطرح تازبان فریاد

ملال اوٹھائین دل حاملان عرش برین
کرون زمین پہ جو مین زیر آسمان فریاد

کنشت و دیر و کلیسا و کعبہ و مسجد
تری تلاش مین کی ہی کہان کہان فریاد

خزان نے لوٹ کے گلزار کر دیا صحرا
ہر اک روش پہ جو کرتے ہین باغبان فریاد

پہنچیگی جان مری کسطرح محبت مین
عدو ہوے ہین مرے ہفت آسمان فریاد

۴۹

غم فراق مین جینے سے تنگ ہون مین وفا
رہے لبون پہ نہ کسطرح سے فغان فریاد

۱۳

میرے بازو پہ جو اوسکو نظر آیا تعویذ
کہا میرے ہی لیے تونے یہ باندھا تعویذ

ہوکے مضطر وہ گلے سے مرے لپٹین آکر
کسی عامل سے نہین ملتا ہے ایسا تعویذ

ہوگئی اونکو رقیبون سے عداوت دم مین
دیا عامل نے مجھے خوب ہی اچھا تعویذ

کہتے ہین وہ کہ محبت تری ہو دلمین مری
تو عبث کرتا ہی میرے لیے گنڈا تعویذ

ہو گیا ابر سیہ مین مجھے تمک بجلی کا
زلف پر پیچ مین جب رانکو چمکا تعویذ

مضطرب ہوکے لپٹ جاتے وہ آکر مجھسے
پہ اثر ہاتھ جو آتا مرے حب کا تعویذ

شومی بخت نے دکھلایا عداوت کا اثر
تینے لکھا جو ترے واسطے حب کا تعویذ

دل جو بہر آیا تو وہ خوب ہی روئے سر قبر
جب نظر آیا اونہین میری لحد کا تعویذ

وہ یم حسن ہو شاید کہ مسخر میرا
ہر روز لکھتا ہون مین جاکر لب دریا تعویذ

افعی زلف ہو قابو مین مرے ای عامل
ایسا تپلا کوئی منتر کوئی لٹکا تعویذ

وصل کی رات بڑی چین سے کاٹی مین نے
وہ پریزاد رہا میرے گلے کا تعویذ

سامری کا تری آنکھو مین بھرا ہی جادو
تجھ پہ چلتا ہی نہین کوئی بھی گنڈا تعویذ

۵۱	جذبۂ دل سے پریزاد دن کو لایا آخر جب وفا سے نہ پایا کوئی حب کا تعویذ	۷

ہی آمادہ ادہر تیر نگاہ یار لڑنے پر
کمربستہ ہون دل بیتاب ہی تو وہ بنانے پر

ارادہ تھا کہ بوسی لون تیری تیغ ابرو کی
قضا دم ہوگیا قاتل تری تیوری چڑھانے پر

تمہارے ہجر مین ایکبار جان دم لب پر آیا ہی
ترس تمکو نہین آتا ہماری جان جانے پر

یہ زخم تیغ الفت ہی نہ اچھا ہوگا محشر تک
نہ آمادہ ہوا ای جراح تو ٹانکے لگانے پر

حلال اوسکو شب وصلت مین کرتا گر چھری ملتی
یہ غصہ تھا مجھے مرغ سحر کے غل مچانے پر

ہماری طرح جلتی ہے سحر تک ہجر کی شب مین
نہ کیونکر آئے رونا شمع کے آنسو بہانے پر

نظر آتی ہی وہان مجکو خدا کی شان اے زاہد
جبین ہر کیون نہ رگڑو مین بتونکے آستانے پر

تری ترچھی نظر سے طائر دل ہوگیا بسمل
مری صیاد تیرا تیر کیا پہونچا نشانے پر

قفس مین آہ و زاری تو عبث کرتی ہے اے بلبل
نہ چھوڑیگا تجھے صیاد ہرگز غل مچانے پر

حسینان جہانکی دعوتین کرتے زمانے مین
ہمارا دسترس ہوتا جو قارونکے خزانے پر

اگر ہوتی ترے دلمین خدا کے عشق کی لذت
نکرتا طعن ای زاہد بتون سے دل لگانے پر

نہونے پائے کچھ شکوے شکایت وصلکی شب مین
موذن نے کمر پہلے سی باندھی غل مچانے پر

ہمارا دل ہی رہبر ہے طریق کوے الفت مین
چلین گے راہ کب ہم خضر کی رستہ بتانے پر

حباب آسا ہے تیری زندگی اس بحر عالم مین
بھروسا کر نہ ای غافل جہانکے کارخانے پر

جہان سب غرق ہو گردون نظر آئی حباب آسا
جو ہم فرقت مین آئین اشک کا دریا بہانے پر

لگا یا ہاتھ کیون اوچھا رہی ہم نیم جان قاتل — وہان زخم ہنستے ہین ترے خنجر لگانے پر

۵۲	وفا اشعار میرے سنکے حاسد کیون نہ جل جائین مقلد مین ہون آتش کا یہ روشن ہے زمانے پر	۱۱

رہتا نہین زمانہ کبھی ایک حال پر — بے جا غرور ہے تمہین حسن و جمال پر
کیون خفتگان خاک کی تن مین نہ جان آئی — یہ سب فدا ہین آپ کی مستانہ چال پر
آئی بہار کھل گیئن کلیان چمن مین سب — بلبل ترانہ سنج ہے ہر اک نہال پر
جنت عطا کی میرے گنہ سب کیے معاف — آیا خدا کو رحم مرے انفعال پر
لاکھون گنہ کیے ہین جو مین نے جہان مین — آنسو بہایا کرتا ہون اپنے مآل پر
نظر و نمین دوسریکا سماتا نہین یہ حسن — آیا ہوا ہی دل مرا اوس خوش جمال پر
وہ ہوجاے میرا نامۂ اعمال سر بسر — رووُن جو سوچکر کبھی اپنے مآل پر
زلف سیاہ یار کا جب سے ہوا ہی عشق — نازل بلا ہوی ہے مرے بال بال پر
زاہد ہمیشہ اوسکے غضب سے ڈرا کرین — رندونکو ناز ہے کرم ذوالجلال پر
شرمندہ ہو جو دیکھلے رفتار یار کو — نازان بہت ہے کبک وہ اپنی چال پر

۵۳	ہر شعر مین وفا کے بھرا ہے محاورہ اپنا تو دم نکلتا ہے اس بول چال پر	۱۶

کیون نہ جھومین زمزمے پیکر در خمار پر — بیخودی نشہ مین غالب ہوتی ہی میخوار پر
پھر سماتا کیا مری نظرون مین یوسف کا جمال — شیفتہ تھا مین تو حسن احمد مختار پر
آئی ہے زردی پہ انکی سال کیا فصل بہار — جو ہجوم بادہ نوشان ہے در خمار پر
فصل گل مین بادہ نوشی کا مزہ ہی زاہدا — کیون نہ پھر بستر لگاوُن مین در خمار پر
نالۂ وگل ہوے مین بلبل ترانہ سنج ہی — فصل گل سے آئی ہی جوبن ہوا گلزار پر
دیکھکر گلہاے رنگا رنگ کے نشو و نما — وجد کا عالم ہے طاری بلبل گلزار پر

عمر بھر سمجھا بتان دیر کو تونے خدا
اے برہمن کیا پڑے پتھر تیری پندار پر

ذبح کے دم چلتی ہے رگ رگ کی گردن پھری
بارہا ایسا قابل نہین ہے کیا تیری تلوار پر

قتل کرتے ہین جب کیا چورنگ قاتل نے مجھے
مرحبا نکلا دہان زخم سے ہر وار پر

کیون نہ ہم میکش کرین پھر فصل گل مین میکشی
جب بھروسا زاہدا ہو رحمت غفار پر

قتل کرتے ہین لگیا شوق شہادت جب نہین
ہمنے گردن اپنی رکھدی خنجر خونخوار پر

نامۂ عصیان سے میرے دھو گئے اعمال بد
بینے دو آنسو بہائے جب مآل کار پر

طور پر موسیٰ صفت اک عمر مجکو ہو گئی
منتظر بیٹھا ہون تیرے وعدۂ دیدار پر

زلف شبگون سے بھلا تو سیہ کیا کٹ سکی
فوق کافر کو کبھی ہوتا نہین دیندار پر

پھر یہی مو سے نکلتی تھی انا الحق کی صدا
حضرت منصور جب کھینچے گئے تھے دار پر

۵۴	اے وفا چپ ہی رہو چپنے کیا حق ہے بیان صورت منصور وہ کھینچا گیا ہے دار پر	۱۵

آگئی جب سے طبیعت اوس سراپا نور پر
شکل موسیٰ رو رہ ہم جاتے ہین کوہ طور پر

اے کلیم ایسے ہوئی بیخود کہ کچھ کہتے نہین
کسکا جلوہ تمنے دیکھا جا کے کوہ طور پر

بولا رندونسے کہ ہے جام مئے کوثر حلال
آئی واعظ کی طبیعت جب مئے انگور پر

دار پر کھچوا دیا گو عالمان شرع نے
تھی انا الحق کی صدا جب بھی لب منصور پر

بادۂ وحدت سے جب پیمانۂ دل بھر گیا
پھر انا الحق تھا زبان حضرت منصور پر

صاف دل ہوتا ہی جنکا شکل آئینہ کلیم
روشنی اونکو نظر آتی ہی ہر دم طور پر

اے کلیم اللہ وہ ہر دم ہمارے دل مین ہی
جو تجلی آپنے دیکھی تھی کوہ طور پر

دم نکلجائے مرے تن سے مدینہ دیکھکر
پہونچون جسدم آستان روضۂ پر نور پر

ہوکے شرمندہ دو بارہ چاہ کنعان مین گرین
آنکھ پڑجائے جو یوسف کی تمہارے نور پر

جان زاہد کیون نہ دیتا برہمن کی طرح سے
ایسا جوبن تھا بتون کے عارض پر نور پر

آپکو عشاق سے زیبا نہین ذرا غرور — دیکھئے آغاز خط ہی عارض پر نور پر

کوئی پوچھے اب کہان ہی اطلس و دیبا کا فرش — خاک اوڑتی ہے مزار قیصر و فغفور پر

ہین ازل سے شیفتہ حسن پریرویان کا ہلت — تو فدا رہ واعظا حسن و جمال حور پر

زخم دل پھرتا نہین رستا ہی جو اٹھون پہر — رکھدے اے جراح تو تیزاب اس ناسور پر

٥٥	اے وفا ہے غیرت لیلے اگر وہ حسن مین عشق مین مجکو بھی فوقیت ہے قیس عور پر	١٠

پھر وسا اک ذرا سا بھی نہین تمہ عبادت پر — مگر ہی ناز مجھ مجرم کو یارب تیری رحمت پر

خزائین کہنے سے واعظ کی توبہ می سی کر بیٹھین — بہار آئی ہے اب تابو نہین اپنا طبیعت پر

وفاداری پہ میری آنکھ سے آنسو نکل آئے — وہ آئے فاتحہ پڑھنے پس مردن جو تربت پر

بتان دیر کو اے برہمن معبود سمجھا ہے — ارے نافہم کیا پتھر پڑے تیری جہالت پر

شعار اپنا تو کرتا خاکساری دار فانی مین — تجھے ہوتی جو آگاہی ذرا اپنی حقیقت پر

کوئی دم کا مجھے مہمان پاکر سخت حیران ہین — مسیحا کو بھی ہے سکتے کا عالم میری حالت پر

وہ لاثانی ہے آئینے مین جب ثانی نظر آیا — بہت غصہ اوہنین آیا سکندر تیری صنعت پر

لحد مین صورت سیماب لاشہ غم سے ہی تڑپا — رقیبونکو وہ ساتھ اپنے جلائے میری تربت پر

پس مردن اثر ظاہر جو ہوتا جذب الفت کا — بجائے سگ لیلی بیٹھتی مجنون کی تربت پر

٥٦	خدا لے اے وفا مرتے ہی سب میرے گنہ بخشے بھروسا زندگی بھر تھا جو مجکو اوسکی رحمت پر	١٤

گلا کاٹا مرا ابرو نے تیغ خونچکان ہو کر — لہو شہ رگ سے بہتا ہے مرے آب روان ہوکر

کبھی نکلے نہ باہر گھر سے تم عذر نزاکت سے — چمن مین شادمان پھرتے ہو تم مرو روان ہو کر

سمائے میری نظرو مین بھلا کوئی حسین کیونکر — رہی ہو مدتون آنکھون مین میری تم نہان ہو کر

لشا نے آبپاشی روز کی ہی میری تربت پر — رہا چرخ برین مرقد پہ میرے سائبان ہو کر

جواب اسکا وہ خود سمجھین گے جو دشنام دیتے ہین
دکھائیگی تماشے میری خاموشی بیان ہو کر

امان دے مجکو اے صیاد کیون تعجیل کرتا ہی
چھپا ہون آکے دامن مین شجر کے بے آشیان ہو کر

گنہ کے بوجھ نے اسدرجہ بھاری کر دیا لاشہ
عزیزون سے بھی اوٹھ سکتا نہین بار گران ہو کر

نہ بھکون گا کبھی وہ سالک راہ حقیقت ہون
کہ مین کعبے کو جاؤنگا سوے کوئی بتان ہو کر

ہوئی اکدن نہ دید اوسکی بدی قسمت سے ظاہر ہے
در جانان پہ مدت تک رہا مین پاسبان ہو کر

اسی منہ پہ جلانے کا کیا کرتے تھی تم دعوی
ہمین زندہ نہین کرتے مسیحا زمان ہو کر

عیادت کیلیئے آیا وہ گل ہمراہ غیرون کے
بہار آئی مرے گلزار مین فصل خزان ہو کر

بوقت نزع کب مین اپنے ہاتھونکو ٹیکتا ہون
ملا اب عمر اپنے کا ملتا ہون ناتوان ہو کر

یہہ رند لاابالی رہگیا محروم اے ساقی
گلابی بزم مین آئی نصیب دشمنان ہو کر

۵۷ — وفا لازم ہی یہہ فکر کفن پہلے سے کر رکھو
اوترجائیگا یہ پیراہن تن دہجیان ہوکر — ۱۳۱

شوخی و ناز و کرشمے مین سبہے بانکا انداز
حسن سکھلاتا ہی اوس شوخ کو کیا کیا انداز

سارے خوبان جہان سے ہی نرالا انداز
کون پا سکتا ہی اے جان تمہارا انداز

وہ بشر تو ہی پریزاد تو کیا ہین ای یار
حور بھی غش ہو اگر دیکھلے تیرا انداز

خاک پر یہ صفت نقش قدم بیٹھا ہے
کوئی دیکھے تو ترے در کے گدا کا انداز

سایہ پیدا نہ کیا پاس سے یکتائی کے
دل سے اللہ کو بھایا ترا ایسا انداز

چلتی ہی گردن عشاق پہ کس تیزی سے
تیری شمشیر مین سبہے تیغ قضا کا انداز

ایسی حیرت ہوئی سودا اوسی بھولا اپنا
تیری دیوانگی کا مجنون نے جو دیکھا انداز

جان عشاق کی لینے کو سیکھے مار سیاہ
ہمنے دیکھا تری گیسو مین بلا کا انداز

دہجیان دامن صحرا کی اوڑائین کیا کیا
موسم گل مین یہ تہا دست جنون کا انداز

بھولے اللہ کو کرنے لگے سجدے تجکو
دیکھے زاہد جو ترا اے بت ترسا انداز

آپ کیون غش ہوے فرمایئے ہم بہی تو ہین	جلوۂ طور مین تہا کونسا موسے انداز
سنکر اناتیرا انہون نے چمن مین سیکہا	بلبلون نے مرے نالونکا اوڑایا انداز
دم نظارہ جہپک جاتی ہے چشم عشاق	برق کا جلوۂ رخسار نے پایا انداز
سنے حاسد بہی تو بیساختہ تعریف کرے	اپنے اشعار مین ہوتا ہے کچھ ایسا انداز
دہن زخم سے بوسے لب خنجر کے لیے	دیکہا قاتل کا دم ذبح جو بہایا انداز

۵۸	دیکہکر ناز و ادا خلد مین حورون کے وفا یاد آیا مجھے اوس رشک پری کا انداز	۱۲

دہوم سے گلشن مین آئی ہے بہار ایکبرس	گردہین پیر مغانکے بادہ خوار ایکبرس
زور پر آئی چمن مین کیا بہار ایکبرس	ہوگئے جیب و گریبان تار تار ایکبرس
باغ مین زور و نپر آئی ہے بہار ایکبرس	زاہد بہی بیٹہے ہے بادہ خوار ایکبرس
ساقیا فصل بہار آئی پلادے ایسا رنگ	زاہدا گر ہے تجہین بہی اختیار ایکبرس
باغ پر چہائی گہٹا ہے پینے مین میکش شراب	ہو نزول رحمت پروردگار ایکبرس
مین تو توبہ توڑنے پر مستعد ہون ساقیا	تیرے آنیکا فقط ہے انتظار ایکبرس
پہاڑ کر کپڑے چلین دیوانے صحرا کیطرف	کیا جنون زا آئی ہے فصل بہار ایکبرس
قید خانہ اپنا مسکن ہو کر صحرا سے جنون	کہلتی ہے دیکہین کہان فصل بہار ایکبرس
رند دریا نوش ہون ساقی ترے میخانے مین	لا پلائے جا شراب خوشگوار ایکبرس
قائم اپنے زہد پر سال گذشتہ تک رہا	بادہ نوشون مین ہو زاہد کا شمار ایکبرس
بہولے اچہے زلف اونکو امرے دست جنون	ہو گریبان اسطرحسے تار تار ایکبرس

۵۹	ساقی گلگون قبا کے ہاتھ سے مے پی وفا رندون نے کہیلا بلا کا شکار ایکبرس	۹

بتون کو دیکہکر ایسا گیا ہوش	یہ کہتا ہون آہی کیا ہوا ہوش

چھوڑی بادہ نوشی مرتے دم تک — قیامت کا نہ کچھ ذرا رہا ہوش
بتان دیر نے آنکھیں ملا کر ÷÷ — خدا شاہد ہے میرا لے لیا ہوش
عیادت کو وہ آگئے میری جس دم — ادھر قدون تعظیم کو اتنا نہ تھا ہوش
خزان مین مے سے توبہ مین نکرتا — بہار گل پہر آئیگی نہ تھا ہوش
تجلی طور پہ دیکھی تھی کس کی — جو موسے آپکا جاتا رہا ہوش
وہ پہلو سے ہٹے تو مرگیا مین — جو پاس مین آئے تو مجکو آگیا ہوش
گئے تھے طور پر تا دیکھین اوسکو — بتاؤ کیون نہ اے موسی رہا ہوش

۶۰	مین وہ میکش **وفا** تھا فصل گل مین ÷÷ سوا اسے میکشی کچھ بہی نہ تھا ہوش ÷÷	۹

فصل گلمین کرتے ہین میخواریون گلشن مین رقص — صاف گویا کر رہی ہی روح انکی تن مین رقص
مین وہ عاشق ہون کہ بعد مرگ جذب عشق سے — روز کرتے ہین پری پیکر مری مدفن مین رقص
لطف مے نوشی کا ہے گھنگھور چھائی ہے گھٹا — کرتے ہین طاؤس اے پیر مغان گلشن مین رقص
تن تڑپتے ہین جدا اور تڑپتے ہین جدا — بلبلون سے رہتا ہے کوئی بت پرفن مین رقص
فصل گل آئی ہے سارے رند میخانے مین ہین — ساقیا بنت العنب کا آج ہو گلشن مین رقص
فاتحہ پڑہنے کو لیلے آئی ہے تربت پہ آج — روح مجنون کی کرے کیونکر نہ پہر مدفن مین رقص
روحین جسمون سے نکالین گے یہ عزرائیل ہی — میرا قاتل دیکھتا ہے بسملون کا رنگین رقص
جسطرف دیکھو طپان ہین کشتگان تیغ ناز — رہتا ہے انہون پہ کوئی بت پرفن مین رقص

۶۱	اے **وفا** میری غزل گائی جو اوس رقاص نے چار سو ہونے لگا پہر محفل دشمن مین رقص ÷	۱۱

لیلی کا گل کا تیرے دہیان لاؤن کیا غرض — شکل مجنون دلکو دیوانہ بناؤن کیا غرض
ذرا اہل ہویت مین آتی ہے نظر شان خدا — اور ٹھکے بتخانہ سے مین کعبہ کو جاؤن کیا غرض

مین نہین کرنیکا ناصح تیری کہنے پر عمل | کوچہ محبوب سے بستر اوٹہاؤن کیا غرض
حسن یوسف بے نمک اور حسن تیرا بانمک | اوسکی صورت سے تری صورت ملاؤن کیا غرض
اپنے کوچے مین جنازہ دیکھکر میرا کہا | دو قدم مین لاش کے ہمراہ جاؤن کیا غرض
جان دیدون ہجر مین ای شعلہ رو کہینچو نہ آہ | شمع سوزان کی طرح آنسو بہاؤن کیا غرض
کوچۂ الفت مین گو اوستاد کامل ہون مگر | اے خضر مین آپ کو رستہ بتاؤن کیا غرض
شعلہ رویان جہان پر جان کیون دون مثل شمع | آتش الفت سے اپنا دل جلاؤن کیا غرض
وصل کی شب مین لگاؤن دلکے ساز جو گلے | داستان فرقت کے کیون اونکو سناؤن کیا غرض
اوسکی رحمت سے زیادہ بڑہکر نہین میری گناہ | زشتی اعمال پر آنسو بہاؤن کیا غرض

٦٢

شمع رخسار پریرویان کا ہون شیدا وفا
بزم مین پروانہ سان دلکو جلاؤن کیا غرض

۱۳

بہیجے بہیجے اوسکو لاکہون بار خط | وہ نہین لکہتا کبہی زنہار خط
بہیجے بہیجا ہجر مین سو بار خط | تونے کب لکہا مجہے ای یار خط
چومتا آنکہون سے رکہتا سر پہ مین | گر کبہی آتا تمہارا یار خط
کیون نہ پہر دفتر شکایت کا کہلے | جب نہ لکہے وہ بت عیار خط
جانتا تمکو کہ تم ہو بیوفا | پہر کبہی لکہتا نہ مین زنہار خط
دیکہ لینا گر مقدر ہے درست | اب نہ بہیج اے طالب دیدار خط
لکہتے لکہتے حال مین آیا ہون تنگ | وہ نہین لکہتا مجہے زنہار خط
نیش زن ہوتے وہ میرے وصل مین | دیکہ لیتے گر مرا اغیار خط
میرا نامہ پڑہکے کر دیتا ہے چاک | اب نہ لکہونگا کبہی زنہار خط
اوس مسیحا سے نہ کچہ ہوگا علاج | اب نہ بہیج اوسکو دل بیمار خط
کہہ اوا کی بیوفائی مین ہو فرد | تمکو لکہتا خاک مین اے یار خط

۶۳	اے وفا مین آرزوے وصل مین بہیجتا ہون یار کو سنتا ہو بار خط	۲۲

مے کی حرمت کو بیان روز کیا کر واعظ
فصل گل آئے تو دے ہاتھ سے ہم رندونکے
کچھ بہی معلوم نہین نار وجنان کا احوال
فیض ساقی کا نمایان ہو بہار آئی تو
مین ہون وہ رند کہ جب حشر کا دن آئیگا
شکر ہے شیفتہ دختر رز وہ بہی ہوا
جان کیون دیتا ہے بے دیکھے سنے تو اوسپر
میکشی مجسے نچھوٹے گی ترے کہنے سے
نشۂ مے مین رہا کرتا ہے بدمست یہ کیا
حسن پر اپنے کیا شیفتہ دخت رز نے
غیبت دختر رز ورد کیا کرتا ہے
رند مانین گے نہ کہنا ترا فصل گلمین
زور پر ابکی بہار آئے الٰہی ایسی
وہ حسین دختر رز ہی جو نظر آئے سبھے
نشہ مین تجکو نظر آئے خدا کا جلوہ
مے جو دی ہاتھ سے ساقی پری پیکر نے
ہجر مین اوسکے مرجان نکل جائے گی
دل مین رندونسے یہ کرتا ہی مدت سی گلہ
حلت دختر رز مین شرا ہی پہر تو کلام

رند میخوار نہین کرینگے باور واعظ
طوق و زنجیر نہین لیجیو زیور واعظ
جھوٹی باتین ہاین یہ ساری سر منبر واعظ
صورت رند کرے بادہ کشی پہر واعظ
جام مے دینگے مجھے ساقی کوثر واعظ
آج میخانے چلا جاتا تھا چھپکر واعظ
حور کیا دختر رز سے بہی ہی بہتر واعظ
حشر مین حور نہو مجکو میسر واعظ
سبکی باتین جو کیا کرتا ہے اکثر واعظ
ابتو پینے لگا چھپکر مے احمر واعظ
حشر مین پائیگا دوزخ تو مقرر واعظ
بادہ نوشی کیے جائین گے برابر واعظ
بیعت پیر مغان سے نہون باہر واعظ
اپنے جامے سی بہی تو ہی ہو باہر واعظ
دست ساقی سے جو پی لے کوئی ساغر واعظ
پے گیا پہر تو بہرا بہرکی ساغر واعظ
دخت رز مجسے نہین چھٹنے کی دم بہر واعظ
مست رہتا ہی مئی ناب سی شب بہر واعظ
رند پہیرین جو چھری تیرے گلے پر واعظ

موسم گل مین تو ہے تیری نصیحت بیکار	مجبر ہون ہی سے کہلی شان رحیمی اوسکی
میکشی چھوٹیگی ہم رندونسے کیونکر واعظ	دوزخی کہتا ہے رندونکو تو کیونکر واعظ

۶۴

رہے تا حشر گدای در میخانہ وفا
تجکو مسجد کا مبارک رہے منب واعظ

۱۴

جوش پر آئے جو میرا دیدۂ تر وقت نزع	دہو ڈالون سارا اپنے عصیان کا مین دفتر وقت نزع
تیرے میخانے مین اے ساقی مین تہا وہ بادہ کش	لائی ہین حوران جنت جام کوثر وقت نزع
خاتمہ بالخیر میرا ہو گیا جنت ملی	منہ سے جب نکلا مری نام پیمبر وقت نزع
کسقدر شوق شہادت مین بڑہی ہے تشنگی	مجکو اے قاتل پلادے آب خنجر وقت نزع
سب عزیز و آشنا روتے تھے کیسا زار زار	میری بالین پر بپا تہا شور محشر وقت نزع
مین وہ میکش تہا کہ زینت تیری میخانیکی تہی	ساقیا للہ دینا کوئی ساغر وقت نزع
ہر جو موسی بہی کہتا ہو نہین ہنگام مرگ	شکل دکہلا دو مجھے بہر پیمبر وقت نزع
جنکے انشان آیا ہو وہ مہ عیادت کیلیے	اختر طالع ہوا ہے میرا یاور وقت نزع
دم نکلنا جسم بسمل سے ابہی دشوار ہے	مار کر قاتل مری اک اور ٹھوکر وقت نزع
آئینہ رویون لے آئینے مین جب دیکہا نہ منہ	اپنی صنعت پر ہوا نادم سکندر وقت نزع
مر رہا ہون آخری دیدار دکہلا دے مجھے	اور ٹھہر جا مری جان پہلو مین دم بہر وقت نزع
تہی مری نازک خیالی اک زمانے کو پسند	میری بالین پر ہی گریان ہر سخنور وقت نزع
میکشی کی عمر بہر اب مرتے دم توبہ کرون	تیرا کہنا واعظا مانون نہین کیونکر وقت نزع

۶۵

پہر کے آئیگا نہ لوٹگا نام محشر تک وفا
اسقدر دنیا سے جاتا ہون مکدر وقت نزع

۱۳

سرورد، سنہ فصل گل ہوئی رونق فزای باغ	برگ خزان رسیدہ یہ کہتے ہین شور غل
بلبل ہے تیری دید کے لائق فضای باغ	آتے خزان کے مٹ گئی نشو و نمای باغ

حسرت ہی دید گل کی بہت عندلیب کو
باد خزان کے ہاتھ سے تاراج دیکھکر
پژمردہ ہر روش پہ خجالت سے پھول ہین
گل کا کہین نشان ہی نہ بلبل ہے نغمہ سنج
فصل خزان روانہ ہے ہی آمد بہار
مرجاے ہجر گل مین جو بلبل تو باغبان
صیاد و باغبان مین ہوا ہی یہ مشورہ
صیاد فصل گل ہی قفس اب تو کھولدے
کنج قفس مین کرتا نہ صیاد اوسے اسیر
فصل خزان مین تھی لب بلبل پہ یہ صدا

دکھلادے اک نظر اوسے گلچین فضای باغ
کہتی ہے عندلیب حزین ہای ہای باغ
وہ رشک گل ہی آج جو رونق فزای باغ
کیسا خزان نے لوٹ لیا ہای ہای باغ
بلبل نہ آہ و نالہ سے سر پر اوٹھای باغ
تو اوسکو دفن کرنا نہ ہرگز سواے باغ
بلبل بہار مین بھی نہ دیکھے فضای باغ
نالان ہی عندلیب نہایت براے باغ
گر عندلیب نذر نہ ہوتی فداے باغ
سرسبز پھر خدا مجھے جلد ہی دکھای باغ

۶۶	جاری نہ آبجو ہی نہ گل ہین نہ بلبلین حسرت ہی کس سے پوچھون وفا ماجرے باغ	۱۹

کچھ توجہ کی نہ حسن ماہ کنعان کی طرف
بیکسی پہ سبکی رویا صورت ابر بہار
اک ہجوم درد و رنج و یاس غم رہتا ہے روز
چھٹ نہ جاتی پانؤن کی مہندی اگر سنگی
فصل گلین جب ترقی کرتی ہی وحشت مری
پانؤن پھر اونکا نہ اوٹھا لاشہ ... ہو گیا
... روشن کا تری نظارہ ہی آنکھون بھر
فصل گلین کو ... جاے اسی باغبان
جوش وحشت پھر ترقی پہ ہی کیا آئی بہار

کیون زلیخا تو نے بھیجا اوسکو زندانکی طرف
جب گذر میرا ہوا گور غریبانکی طرف
کون رونے جاتا ہی گور غریبان کی طرف
فاتحہ پڑھنے کو تم گور غریبان کی طرف
صورت مجنون ... جاتا ... بیابانکی طرف
جب جنازہ میرا آیا کوئی جانان کی طرف
... خاک دیکھون ... کی طرف
بدنگہ سے دیکھ کر ... کی طرف
ایکجون ہو ہاتھ جاتا ہی گریبانکی طرف

آمد فصل جنون مین ٹکڑے دامن کر چکا
دست وحشت اب چلا میرا گریبان کی طرف

وصل کی شب اونکو زلفین کے بنانے مین کٹی
کب توجہ کی مرے حال پریشان کی طرف

یاد آئین مجھکو بل کہائی ہوئی زلفین تری
آنکھ گلشن مین پڑی جب عشق پیچان کی طرف

دید یوسف کا نہ آیا دھیان کیسا عشق تھا
بھولکر نکلی زلیخا تو نہ زندان کی طرف

فصل گلمین سہنائی گر رہے جوش جنون
طوق اور زنجیر پہنے چلیے زندان کی طرف

دل نہ قابو مین رہا رونے لگی خود زار زار
بہیجا یوسف کو زلیخا نے جو زندان کی طرف

موسم گل مین جنون صحرا کو لیجاتا ہے جب
تلوے کھجلتے ہین چل خار مغیلان کی طرف

سخت مشکل ہو تو حل ہو جائے وہ اک آن مین
جب خیال انسان رکہے شاہ مردان کی طرف

روح آتی دور تک کشتون کے استقبال کو
آپ جاتے تو کبھی گنج شہیدان کی طرف

۱۲	مرحبا میںنے کہا شوق شہادت مین وفا رخ کیا جلاد نے جب تیغ بران کی طرف	۶۷

بجلی کیطرح تھا مین تڑپتا شب فراق
آ آ گیا ہے منہ کو کلیجا شب فراق

یاد آئی جب وہ زلف چلیپا شب فراق
وحشت جنون مین لیگیا سودا شب فراق

پتھرا گئی تھین آنکھین لبون پر تھا دم مرا
پیش نظر تھا موت کا نقشا شب فراق

برق طپان کی طرح نہین تھا مجھے قرار
ایسا اوٹھا یا درد تھا صدما شب فراق

آیا نظر نہ آپکا حسن و جمال جب
تڑپا کیا مین شام سے کیا کیا شب فراق

اوجھن کمال تھی کسی کروٹ نہ چین تھا
سامان موت سب تھے مہیا شب فراق

فریاد و آہ و نالہ مین کاٹی تمام رات
مین کیا کہون جو حال تھا اپنا شب فراق

میٹھا نہ مین سوتا جو ساقی وہ ماہرو
کیونکر مین پیتا ساغر صہبا شب فراق

آجائے موت تن سے نکل جائے دم مرا
بس تھی اسی دلکو تمنا شب فراق

ایسا ہو کہ راز محبت ہو آشکار
ایصال لبون تک آہ نہ لاتا شب فراق

پر نور ہو گئی شب تاریک ہجر کی ‌ ‌ ‌ یاد آیا جب وہ چاند سا چہرا شب فراق

۶۸	گذری تمام رات تڑپتے ہی ہمدمون کیا پوچھتے ہو حال وفا کا شب فراق	۱۲

ہمین صورت نہ دکھلائی کبھی بیگانہ وار ابتک ‌ ‌ ‌ تمہین دل دیکے ہم پچھتا رہے ہین اے نگار ابتک

خزان کا دور ہے شاید نہین آئی بہار ابتک ‌ ‌ ‌ جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے صورت ہزار ابتک

صراحی مین چھپی ہے ساقیا باہر نہین آتی ‌ ‌ ‌ نہین ہوتی ہے کیون رندون سے دخت رز دوچار ابتک

برنگ ماہی بے آب سب عاشق تڑپتے ہین ‌ ‌ ‌ نہ شاد ہوکر نہین جو آپ کرتے ہین سنگار ابتک

لگائی قبر پر تاریخ مرنیکی عزیزون نے ‌ ‌ ‌ کئی من کا مری چہاتی پہ ہے سنگ مزار ابتک

بچاؤن ناصحا کسطرح مین اوس بت کی کوچہ مین ‌ ‌ ‌ دل بے صبر پر میرا نہین ہے اختیار ابتک

شروع شام وصلت سے گلے اونکو لگائی ہین ‌ ‌ ‌ اوٹھائے ہین برابر لذت بوس و کنار ابتک

حسین سرمہ سمجھ کر اپنی آنکھون مین لگاتی ہین ‌ ‌ ‌ مرے پر بہی ہوا کب رائگان میرا غبار ابتک

جسے ہو میکشی منظور آئے موسم گل ہے ‌ ‌ ‌ یہی ہے محفل ساقی مین ہر جانب پکار ابتک

لحد مین بہی کسی کروٹ نہین آرام آتا ہے ‌ ‌ ‌ تمہاری میکشی کو دل بہت ہے بیقرار ابتک

خزان مین مے سے توبہ کی بہار آئی تو مے پی لی ‌ ‌ ‌ یہی ہے مدتون سے واعظا میرا شعار ابتک

۶۹	وفا پیری مین لذت اوٹھاتا ہے جوانی کی بغل مین روز رہتا ہے نیا اک گلعذار ابتک	۱۵

فصل گل کب کی گئی لیکن ہے سودا آجتک ‌ ‌ ‌ تنکے چنتا پہرتا ہون صحرا بصحرا آجتک

زور پر ہے کسقدر عشق جنون زا آجتک ‌ ‌ ‌ کم نہین ہوتا کسی صورت سے سودا آجتک

ایک مدت سے کھڑے ہین طور پر موسیٰ صفت ‌ ‌ ‌ آپکا جلوا کبھی ہمنے نہ دیکھا آجتک

حضرت یوسف یہ بولے دیکھکر صورت تری ‌ ‌ ‌ ہمنے دنیا مین حسین تجھسا نہ دیکھا آجتک

ہجر کے صدمے اوٹھاتے ہمکو برسون ہوگئے ‌ ‌ ‌ وصلت جانانکی ہے دل مین تمنا آجتک

بیان عشق کا کچھ جو سماع اندن پاسر شبلعۃ
کسنے پایا تیری صورت حسن زیبا آجتک

ایک بھی نیکی نہین کی سب کیی اعمال بد
مجہسا مجرم خلق سے آیا نہوگا آجتک

مشہر نا ہرت گیا رحمت سے پھر کا کی ارتقا سب
طالب دیدار ستے ہی آنکہ سپیدا آجتک

یا الٰہی شیر سیرت سے ہم بہنے ہوگئے ہین پٹرمان
سوی صحرا جانے کا یہہ ہی ارادا آجتک

وصل اوس سمبر باغ مین ہو اور چلیے جام شراب
بر نہ آئی یہ مری دلکی تمنا آجتک

حسرت دیدار مین ہی رنج و غم کا سامنا
کیا کہین دیکھا جدائی مین ہی کیا کیا آجتک

کوئی الفت مین بہٹکے پہرتے ہو مدت ہوئی
ای خضر تیسے ہوا کب طے یہہ رستا آجتک

اوسکی رحمت پر بہروسا مجہسے مجرم کو رہا
دہیان آیا کچھ گنا ہونکا نہ اصلا آجتک

اوسنے لیا پہا ہی نہین عاشق لب گور آ گئے
تشنہ کو پہیرے ہے مریضونسے مسیحا آجتک

١٥	خاک مین ہم ملگئے مرکر وفا عرصہ ہوا وہ ستمگر فاتحہ کو بہی نہ آیا آجتک	٧

مصروف ہین طواف مین میخوار آجکل
کعبہ بنا ہے خانۂ خمار آجکل

کوچہ ہے اونکا مصر کا بازار آجکل
چارونطرف کہڑے ہین خریدار آجکل

تار نظر بہی کٹرے ہو دیکہی اگر کوئی
ایسی اوچہی ہے یار کی تلوار آجکل

جاتی ہی لیسے غیرت یوسف پر اپنی جان
سارا جہان ہی جسکا خریدار آجکل

ہر ہر قدم پہ ہوتے ہین عشاق پایمال
سیکہی ہے تمنے کس سے یہ رفتار آجکل

بجلی ہی گر پڑی تو مین دیکہون جمال یار
اللہ ری یہ حسرت دیدار آجکل

تیری کمر سے دیتے ہین تشبیہ خاص و عام
لاغر ہوا ہے ایسا تن زار آجکل

حدا دو حشیونکو ہے سودائے زلف یار
زنجیر و طوق دونو ہین درکار آجکل

صیاد و باغبان ترے دشمن ہین عندلیب
رہنا نہ تو چمن مین خبردار آجکل

مین لنترانیونکو نہ مانونگا آپ کی
موسی صفت ہون طالب دیدار آجکل

دیتے ہین وہ سزا مجھے غیرونکے جرم پر
کوئی نہیں ہے مجھسا گنہگار آجکل

پھر اختلاج قلب ہوا پھر ہوا جنون
پھر ہو گیا ہے عشق کا آزار آجکل

بلبل ہے شاخ گل پہ نہ قمری ہی سرو پہ
برباد سب خزان سے ہی گلزار آجکل

طاؤس و کبک دونون ہین وارفتہ چال پر
چلتا ہے ناز کی جو وہ رفتار آجکل

۱۷ | دل کس صنم پہ آیا ہے بتلاؤ تو وفا
پیر درد و تم جو کہتے ہو اشعار آجکل | ۱۲

روبرو آنکھونکے ہی اک ماہ طلعت آجکل
کیون نہو حور جنانسے مجکو نفرت آجکل

ساقی مہوش ہی فصل گل ہی دور جام ہی
مغتنم ہے ہمسے رندونکی بہی صحبت آجکل

جیب زر اگر دن جھکائی دیکھلی تصویر یار
کیا صفائی سے ہوئی ہی دلکی صورت آجکل

شام سے تا صبح چلتا ہی مے گلگونکا جام
سیری ساقی کے ہی مجھپر کیا عنایت آجکل

مجکو یہ ڈر ہی کہ یکتائی کا دعوی ہو نجاے
آئینے مین دیکھتا ہی یار صورت آجکل

چال مستانہ تری طاؤس نے پائی کہان
ہر قدم پہ تیرے برپا ہے قیامت آجکل

شش جہت مین تو ہی تو مجکو نظر آنے لگا
ایسا ساقی نے پلایا جام وحدت آجکل

جنبش ابرو سے قاتل نے کیے عشاق قتل
کسقدر ہی گرم بازار شہادت آجکل

وصل جانانکے مزے ہم لوٹتے ہین آجتک
دیکھیے یاور ہے کبتک اپنی قسمت آجکل

ذرے ذرے مین نمایان جلوۂ دلدار ہی
مجکو آتی ہے نظر کثرت مین وحدت آجکل

چھوٹتی کعبے کی اذان تو بس پہونکا دیر مین
زاہدا کس بت پر آئی ہے طبیعت آجکل

سر کٹ جاتا ہو نہین کوی بت سفاک مین
دیکھیے ہی کسقدر شوق شہادت آجکل

قد قیامت کا بلا کی زلف چتون قہر کی
دید کے لایق ہے اے بت تیری صورت آجکل

فصل گلمین مجھسے چھوٹے میکشی دشوار ہی
ناصحا بیکار ہی تیری نصیحت آجکل

کر عبادت غافل اپنی عمر غفلت مین کھو
ایکدم کی تجکو فرصت ہی غنیمت آجکل

٧٢ | ہر غزل مین عاشقانہ ہوتے ہین مضمون سب
اے وفا کیونکر نہو پہر اپنی شہرت آجکل | ١٦

اپنا سر رکہد ینگے جبدم زیر تیغ ناز ہم
عاشقو نمین آپکے ہو جاینگے ممتاز ہم

محتسب نے پرسش محشر سے دہکایا ہزار
پر نہ آئے میکدے مین میکشی سے باز ہم

قلقل مینا سے میخانے مین اے پیر مغان
واعظ بے پیر کے سن لیتے ہین سب راز ہم

اسقدر تڑپے کہ سارے توڑ ڈالے بال و پر
فصل گل مین رکہتے تہے یہ حسرت پرواز ہم

جل بجہے ہم بزم مین اور اف نہ کی مانند شمع
پہر میان عاشقان ہوتے نہ کیون ممتاز ہم

آمد قاتل کا شہرہ قتل گہ مین جب سنا
نذر کو سر لیکے پہونچے ایسے تہے جانباز ہم

کہتا ہے پیر مغان میخانے مین مجہ رند سے
پاتے ہین تجہ مین بلانوشی کے سب انداز ہم

قید سے اوسدم رہا صیاد نے ہمکو کیا
حیف جب رکہتے نہین ہین طاقت پرواز ہم

ہجر رہتا ہین بیزبان کو بہی نہین دم بہر قرار
درد آگین پاتے ہین ناقوس کی آواز ہم

بادہ نوشی کا جوانی مین مزہ ہی زاہدا
کیا بہار گل مین آتے میکشی سے باز ہم

بادہ نوشو مے پیئے جاؤ خدا غفار ہے
شیشہ و ساغر سے سنتے ہین یہی آواز ہم

بتکدے کو جانتے ہین مظہر شان خدا
پہر بتونکے کیون نہ ای زاہد اوٹہائین ناز ہم

امتحان عشاق کا لینے کو جب آیا وہ ترک
سبکے پہلے پہونچے مقتل مین وہ تہے جانباز ہم

عشق حق دلمین چہپایا کی خموشی اختیار
فاش کرتے صورت منصور کیا یہ راز ہم

ہمکو ضبط آہ کا دیوانے پن مین ہی خیال
کیا نکلنے دین بہلا زنجیر سے آواز ہم

٧٢ | تب بہی ہاتہ آئے نہ مضمون دہان غنچہ لب
اے وفا عنقا صفت بہی گر کرین پرواز ہم | ١٤

صدمۂ دور جدائی مین جو مرجاینگے ہم
عاشقو نمین آپکے اک نام کر جاینگے ہم

بادہ کش وہ ہین جو فصل گلمین مرجاینگے ہم
میکدہ ساقی ترا سنسان کر جاینگے ہم

ای مسیحا پاس سے اوٹھکر نجا وقت اخیر
تو سرک جائیگا بالین سے تو مر جائینگے ہم

وہ صدا سنکر گجر کی کہتے ہین وصلت کی شب
اب کسی صورت نہین ٹھہرینگے گہر جائینگے ہم

دیر مین بت پوج لینگے پہلے تشکل برہمن
زاہدا پہر طواف کعبہ کو جائینگے ہم

تیغ خون آشام کھینچے آئیگا جسدم وہ ترک
ایسے عاشق ہین کہ بے سینہ سپر جائینگے ہم

فاش ہوجائیگا راز عشق کھٹکا ہے یہی
دیکھنے کو اونکے گر شام و سحر جائینگے ہم

واعظا تیری نصیحت سے نچھوڑینگے شراب
میکشی کو میکدہ مین عمر بھر جا بیٹھینگے ہم

حسرت واندوہ وغم کے فوج ہوگی ساتھ ہم
حشر کے میدان مین باکروفر جا بیٹھینگے ہم

نامۂ اعمال دہو جائیگا آب اشک سے
جب خدا کے سامنے با چشم تر جائینگے ہم

صورت موسے تجھے گر دیکھ لینگے طور پر
ایسے بیخود ہونگے ہستی سے گذر جائینگے ہم

عرصہ گاہ حشر بھی تھرائیگا مانند بید
بار عصیان جب لیے بالاے سر جائینگے ہم

٤٧

نعت کے اشعار ہونگے لب پر اپنے اے وفا
اسطرح پیش شہ جن و بشر جائینگے ہم

١١

بہار آئی تو جنبہ بیہدہ و کہ مین مانند زندان ہون
اسیر رنج و غم ہون مبتلاے درد ہجران ہون

خدارا ایصنم اپنی دکہادی چاند سی صورت
لبون پر جان آئی ہی فقط دم بھر کا مہمان ہون

بسر کرنا مسافر کیطرح سے اسمین لازم ہے
یہ دنیا ہی سرا مین ایکدم کا اسمین مہمان ہون

شب فرقت کی صدمے ہای اب جھیلے نہین جاتی
جو موت ایسی مین آجائے تو مین ممنون احسان ہون

مبارک ہو تجھی گلگشت باغ خلد کی زاہد
مجھے کیا کام جنت سے گدائی کوی جانان ہون

پس مردن مجھے تو بخشدینا اپنی رحمت سے
مقرا اپنے گنہ کا ہون خدایا مین پشیمان ہون

یہی سمجھون کہ باغ خلد پر قبضہ ہوا میرا
جو مین مدفون پس مردن بیابان کوی جانان ہون

یہی کہتا ہی مانی دیکھکر اوسیرا تصویر کو
مین کیا تصویر کھینچون صورت آئینہ حیران ہون

جنون نے فصل گل مین بیڑیان بہاری پہنائی ہین
بہلا مین کسطرح آمادۂ سیر بیابان ہون

نہایت تنگ آیا ہون شب ہجر انکی ایذا سے | تری فرقت مین اسے پیاری اجل کا کیون نہ خواہان ہون

۷۵	وفا مین واعظو تمسے کہون ملوان جبکہ گزرانے مین نہ مین دوزخ سے ڈرتا ہون نہ مین جنت کا خواہان ہون	۱۳

ہجر مین اوس گل کے ایسا زار ہون | چشم عالم مین برنگ خار ہون

اک بت کافر پہ دل شیدا ہوا | اسلیے پہنے ہوے زنار ہون

کیا کرون شمشیر ان دیکھکر | مین قتیل ابروے خمدار ہون

خواب مین آیا ہے میرا ماہرو | مین رہین طالع بیدار ہون

اٹھ گیا پہلو سے وہ عیسی نفس | زندگی سے اپنی مین بیزار ہون

مجکو بہی جلوہ دکہادے اے صنم | مثل موسے طالب دیدار ہون

وہ مثال برق اگر ہین خندہ زن | رونے مین مین ابر دریا بار ہون

خم کے خم دم بہر مین پی جاتا ہون مین | ساقیا وہ رند بادہ خوار ہون

عشق حق مین صورت منصور اگر | حق کہون تو مستحق دار ہون

ساقیا آپہونچی ہے فصل بہار | مین قریب خانۂ خمار ہون

وصل جانان کی خبر لا قاصدا | مین تصدق تیری سو سو بار ہون

۷۶	حشر مین پاؤنگا جنت اے وفا مین غلام احمد مختار ہون	۱۲

فصل گل مین ساقیا مست مے انگور ہون | روز و شب ہون زیر تاک وہ مخمور ہون

خلد کی خواہش نہ مین شیدای حور ہون | دل یہ کہتا ہے اوسکے نور سے معمور ہون

مشتعل ہون اشتیاق جلوۂ دیدار مین | گر زمین پر ہون کبہی بالای کوہ طور ہون

صورت سیماب اک لمحہ نہین مجکو قرار | تنگ تیری ہاتہ سے مین ایدل مجبور ہون

مرتبہ حاصل ہوا ہی یہ صفای قلب سے | دیکہتا ہون تیرا جلوہ گو مین تجہسے دور ہون

ترک می نوشی کو تو کہتا ہی مجہہ میخوار سے
واعظا تیری نصیحت سی مین کوسون دور ہون

ای مسیحا شربت دیدار ہی میرا علاج
مین تپ فرقت کی صدمونسے بہت رنجور ہون

ضبط فریاد وفغان فرقت کی شب کیونکر کرون
صورت سیماب دل بیتاب ہی مجبور ہون

کوچۂ دلدار مین کیونکہ نجاؤن ناصحا
دل نہین قابو مین اپنا کیا کرون مجبور ہون

ایک چلو می پہ دیتا ساری دنیا کا خراج
ساقیا مین رند فصل گلمین بےمقدور ہون

کوی جا نا ہین اوڑا کر لیگئی میرا غبار
ای صبا بعد فنا بہی مین ترا مشکور ہون

۱۰۸	عاشقانہ ہوتا ہی ہر شعر اپنا اے وفا شاعر رنگین طبیعت کیون نہ پہر مشہور ہون	۷۷

آہ و نالہ مین شب وعدہ بسر کرتے ہین
انتظار آپ کا ہم تا بسحر کرتے ہین

نالہ و آہ و فغان چار پہر کرتے ہین
ہم شب ہجر کو اسطرح سحر کرتے ہین

نالہ و آہ و فغان کچھ جو اثر کرتے ہین
مجہپہ الطاف و کرم کی وہ نظر کرتے ہین

جرم و عصیان مین بشر عمر بسر کرتے ہین
پرسش حشر کا ذرہ نہین ڈر کرتے ہین

خضر کہتے ہین بہٹک جاتے ہین رستہ ہم بہی
کوی الفت مین جو پہولے سے گذر کرتے ہین

تیغ کہینچے ہوے مقتل مین جو آتا ہی وہ ترک
ایسے جانباز ہین ہم سینہ سپر کرتے ہین

وصل کی شب مین سر شام سے چلاتے ہین
کیا ستم مجہپہ یہ مرغان سحر کرتے ہین

جلتے ہین کہ یہ دنیا ہے سرا سے فانی
ہم مسافر کی طرح اسمین بسر کرتے ہین

اپنے احباب کی محفل ہین یاد آتی ہے
جانب گور غریبان جو گذر کرتے ہین

دل ہے آئینہ صفت خوب ہمارا شفاف
اسمین نظارہ ترا آٹھ پہر کرتے ہین

ابر نیسان سے تنہا سامنا ہوگا اکدن
تجکو آگاہ ہم اے دیدۂ تر کرتے ہین

بے خطا دیکہی کس کس کا لہو بہتا ہے
آج تلوار وہ پہر زیب کمر کرتے ہین

نہین کہتے یہ موذن ہین اذان وصل کی شب
ٹکڑے ٹکڑے مرا دل اور جگر کرتے ہین

کہتے ہین بعد فنا ہوگا جہنم مسکن
اپنے اعمال زبون پہ جو نظر کرتے ہین

وعدہ وصل جو ہوتا ہے کسی عاشق سے
غل سر شام سے مرغان سحر کرتے ہین

سیر دنیا کی مبارک ہو رقیبو تم کو
ہم سوے ملک عدم آج سفر کرتے ہین

شرم سے روتے ہین رہ رہ کی یہی سوچکے ہم
زاد رہ پاس نہین اور سفر کرتے ہین

٧٨	نفس سرکش کو دکھانہ سیر کر دینگے لڑ کر اوس صنم کو جو خدا چاہے تو سر کرتے ہین	١٩

تمہاری زلف کا جب ہم خیال کرتے ہین
اسیر دام بلا بال بال کرتے ہین

کسی پہ رحم کہین خوش جمال کرتے ہین
خمیدہ ابرو وستے یہ حلال کرتے ہین

دعا خدا سے دم انتقال کرتے ہین
گناہ کرینگا ہم انفعال کرتے ہین

دکھا کے شکل جو محو جمال کرتے ہین
لسان آئینہ سکتے کا حال کرتے ہین

خجالت آب ندامت مین غرق کرتی ہے
مآل کار کا جب ہم خیال کرتے ہین

مئی طہور پہ پائینگے حشر مین واعظ
جو نوش جام مئی پر تنگال کرتے ہین

بجانہ رنگ حنا لاکھ لاکھ شکر خدا
ہمارے خون سے وہ ہاتھ لال کرتے ہین

لحد پر اونکے برستی ہے حشر تک حسرت
تمہارے ہجر مین جو انتقال کرتے ہین

ذرا ٹھہرے کہ نالو پہ دم نکلجاے گے
بس ایک آن مین ہم انتقال کرتے ہین

عدم کی راہ نہ دیکھی نہ راہبر ہمراہ
اسیکی فکر دم انتقال کرتے ہین

ہٹادو اونکو سرہانے سے ہین ابہی کم سن
وہ ڈر ہی جائین گے ہم انتقال کرتے ہین

وہ پہیر لیتے ہین منہ کو جواب کیا دیتی
تونگروں سے جو مفلس سوال کرتے ہین

خدا کے بندے ہین امت مین مصطفیٰ کی ہین
فرشتے قبر مین پہر کیون سوال کرتے ہین

لحد مین دیکہا فرشتو نکو جب تو ہم مجرم
زبان سے نعرہ یا ذوالجلال کرتے ہین

رہی نہ تربت عاشق کا تا نشان باقی
لحد کی خاک بہی وہ پائمال کرتے ہین

نمود ہو نہ شب ہجر روز محشر تک — دعا خدا سے یہ روز وصال کرتے ہین
وہ ترچھی نظر دنسے کرتے ہین لاکھون کو دل — نئی طرح سے وہ ہمکو حلال کرتے ہین
شراب پی تو گزک بھی ضرور کھانا ہے — ذرا ٹھہر کہ بطِ مے بھی حلال کرتے ہین

۷۹	وفا کو دیکھکے مقتل مین بولے وہ ہنسکر ذرا ٹھہر کہ تجھے بھی حلال کرتے ہین	۲۲

کوی قاتل مین گذر کرتے ہین — پیشکش تیغ کے سر کرتے ہین
کیا غضب ہای بشر کرتے ہین — عمر غفلت مین بسر کرتے ہین
اپنے نالے جب اثر کرتے ہین — دل مین معشوق کے گھر کرتے ہین
تارے گن گن کے بسر کرتے ہین — یون شب ہجر سحر کرتے ہین
میری فریاد وہ سنکر بولے — ایسے نالے بھی اثر کرتے ہین
قاصدا ابتک نہ پھر لیکے جواب — ہم تو دنیا سے سفر کرتے ہین
زاد رہ پاس نہین خالی ہاتھ — دار فانی سے سفر کرتے ہین
ہجر مین اپنے حسینان جہان — دربدر خاک بسر کرتے ہین
تیغ کھینچے جو وہ آتے ہین نظر — سینہ ہم اپنا سپر کرتے ہین
دام مین لاتے ہی صیاد مجھے — قطع بالکل مرے پر کرتے ہین
قیس کہتا ہے وہ استاد آیا — دشت مین ہم جو گذر کرتے ہین
دیکھکر تیر مژہ ہم عاشق — نذر دل اور جگر کرتے ہین
جب بہار آتی ہے گلشن مین تو ہم — غنچہ سان چاک جگر کرتے ہین
آپکے ہجر مین ہمسے عاشق — نوش جان خون جگر کرتے ہین
بے چھری ہوتے ہین عشاق حلال — آپ جب ترچھی نظر کرتے ہین
قتل عام انکو جو منظور ہے آج — تیز وہ تیغ نظر کرتے ہین

ہم تڑپ جاتے ہین وصلت کی شب / شور جب مرغ سحر کرتے ہین

انتظار آپ کا ہم وصل کی شب / شام سے تا بہ سحر کرتے ہین

نور وحدت سے یہ بھر جاتا ہے / دل مین جلوہ وہ اگر کرتے ہین

کیون سخنور نہ معرف ہون مرے / جوہری قدر گہر کرتے ہین

دیکھین کس روز ہماری نالے / دل جانان مین اثر کرتے ہین

۸۰ | روز و شب کسکی محبت مین وفا
گردشین شمس و قمر کرتے ہین | ۴۰

پس مردن کسیدن ہم جو اونکو یاد آتے ہین / تو مرقد پہ ہماری آکے وہ آنسو بہاتے ہین

حیات جاودانی کا مزہ دلمین وہ پاتے ہین / خضر بھی سبزۂ خط پر تمہارے زہر کہاتی ہین

مآل کار اپنا سوچتے ہین خوف کہاتے ہین / اسی سے نزع کے عالم مین ہم آنسو بہاتے ہین

خوشی سے ہم کفن مین اپنے کپڑے لون سماتے ہین / لحد پر جب وہ آکر فاتحے کو ہاتھ اوٹھاتے ہین

جلاتے تھے مسیحا تم باذن اللہ سے مردی / وہ ٹھوکر مار کر صد سالہ مردونکو جلاتے ہین

خدا نے ای صنم تجکو وہ صورت نور کی دی ہے / مہ کنعان بھی تجکو دیکھکر شرمائے جاتے ہین

وہ عاشق ہین کڑی جھیلے ہوی ہین ہجر جاناکی / عبث افلاک ایذا دیکے ہمکو آزماتے ہین

نکیرین آکے کیا پوچھین لحد مین فکر ہی اسکی / اسی سے ہم سوی ملک عدم خاموش جاتے ہین

خطونکے پرزے لاکھون ہونگے صدہا پر کبوتر کی / پتہ قاصد یہ تجکو کوی دلبر کا بتاتے ہین

مثال حضرت مجنون تھکے ہین ہم بھی دیوانے / بیابان جنون مین سر پہ اپنے خاک اوڑاتے ہین

ہوا حاصل ہمین کوچے مین الفت کی کمال ایسا / جو آئین خضر تو اونکو بھی ہم رستہ بتاتے ہین

نکیون عشاق جائین سر کے بل شوق شہادت مین / سنا ہی آج وہ خنجر بکف مقتل مین آتے ہین

جگر پہ پالکہ دل پہ آتی ہے شبہ کچھ آفت / ہماری آنکھ سے جو اشک دریا بانہ آتے ہین

یہ ساتون آسمان جل بھنکے ہوجاتی ہین خاکستر / غضب غم لب پہ گر ہم نالہ و فریاد لاتے ہین

سمجھتے ہین ادسے ہم رند بڑہکر جام کوثر سے
تہے ہاتھونسے ساقی جب کوئی پیمانہ پاتے ہین

آئین تو دہم داغ محبت دلسے حاصل ہے
کہ ویرانی ہی مین اکثر خزانہ لوگ پاتے ہین

ہمارے نامہ بر کو قتل قاتل نے کیا شاید
لسان برق اپنا دل جو ہم بیتاب پاتے ہین

غم پروانۂ جانسوز ہین سے صاف ظاہر ہے
سحر تک شمع محفل کو جو ہم روتے ہوئے پاتے ہین

پہنسا کر حلقہ ہای زلف مین دلکو وہ کہتے ہین
اسی صورت سے ہم عشاق کو قیدی بناتے ہین

۲۲	غزل اب دوسری بھی اس زمین مین ای وفا پڑھنا تری شیرین زبانی سے سخنور لطف اوٹھاتے ہین	۸۱

بہار گل کے آنیکی خبر جس وقت پاتے ہین
تو ہیے رند سرکے بل سوی میخانہ جاتے ہین

کبھی بتخانے سے اوٹھکر جو ہم کعبے کو جاتے ہین
جرس کیطرح پیچھے پیچھے سب بت غل مچاتے ہین

جسے وہ شکل ہوسے طالب دیدار پاتے ہین
جمال اپنا اوسے دکھلا کے وارفتہ بناتے ہین

ہماری لاش پر احباب ناحق غل مچاتے ہین
کسیکے رونے دہونے سے بہلا ہم پھر کے آتے ہین

سوے پر ہم لحد جب تیرہ و تاریک پاتے ہین
تو ساتون آسمان جل جاتے ہین وہ غل مچاتے ہین

تمہاری زلف جب وہ کبھی شب وصلت مین پاتے ہین
تو ہم اپنے دل صد چاک کا شانہ بناتے ہین

کیسکو دیکھتے ہین اور نہ شکل اپنی دکہاتے ہین
مثال بوی گل ہم عالم فانی سے جاتے ہین

زرا اپنی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے جنپر
وہ مثل نقش پا وہ آپ اپنے کو مٹاتے ہین

پھرا پہ بھٹکے ہوے ہندو مسلمان دیر و کعبہ مین
ہم اپنے دلمین جلوہ اوس بت کا پاتے ہین

جمال یار جنکو دیکہنا منظور ہوتا ہے
وہ آئینہ صفت شفاف اپنا دل بناتے ہین

تڑپتے ہی گذرتی ہے سحر تک ہجر کی شب مین
طریقہ برق کا اپنے دل مضطر مین پاتے ہین

گرانی سے گنا ہونکی قدم اونکا نہین اوٹھتا
پس مردن مرا لاشہ اگر احباب اوٹھاتے ہین

کبھی شاید وصال اونکا میسر ہمکو ہو جاے
اسی امید پر ہم صدمۂ فرقت اوٹھاتے ہین

کمر مین لاکھ بل پڑ جاتے ہین ایسی وہ نازک ہین
شب وصل اونکو جب ہم اپنے پہلو مین بٹھاتے ہین

سمجھ کر حلقہ ہاے کاکل پیچیپان کا دیوانہ — مجھے حداد وہری بیڑیان لاکر پہناتے ہین

وہ میکش ہین کہ توبہ توڑ کر فصل بہاری مین — در پیر مغان پر زاہد البستر لگاتے ہین

پشیمانی گنا ہون پر بہت ہی ایسے مجرم ہین — پس مردن اسی سے ہم کفن مین منھ چھپاتے ہین

گذشت دکعبہ و دیر و کلیسا اور مسجد کو — ترے جلوے سے ہم ایجان جہان معمور پاتے ہین

وہ مجنون تھا کہ مرنے سے ترکستان جنگل ہے — بگولے چار سو دشت جنون مین خاک اوڑاتی ہین

دم آخر جو آنکھین پھیرتی ہین تو یہ اشارہ سے — جہان سے پھر نہ آئین گے وہان ہم آج جاتی ہین

اسکو زندہ کرتی ہر کسیکے جان لیتی ہے — تری تیغ نگہ مین ہم نئے انداز پاتے ہین

۸۲	وفا گبر و مسلمان کیون پڑہین کلمہ نہ پھر اونکا قدم رکھتے ہین وہ جسجا ملک آنکھین بچھاتی ہین	۱۰

بہت غصہ او نہین آتا ہی بل تیوری مین گرتا — مقابل دیکھکر آئینہ مین کیا کیا بگڑتے ہین

لپکتے ہین سوال بوسہ پر جب وہ بگڑتے ہین — خوشامد کرتے ہین کیا کیا ہم اونکی پانون پڑتے ہین

کبھی وہ بھولکر سجدہ نہین کرتے سوے کعبہ — جبین کو جو بتونکے آستانے پر رگڑتے ہین

نہو گا اوس زمین پر حشر تک کچھ خاک بھی پیدا — جہان پر تیرے عاشق ایڑیان اپنی رگڑتی ہین

بتون مین گر نظر آتا نہین اللہ کا جلوہ — برہمن پای بت پر پھر جبین کو کیون رگڑتی ہین

تلمذ ہے صبا سے عاشقانہ ہر کلام اپنا — کسی سے کب مرے اشعار کے مضمون لڑتی ہین

جواب خط کے بدلے دیتے ہین وہ گالیان لکھکر — پیام وصل سنکر میرے قاصد سے بگڑتے ہین

وہ گلرو بہر سیر آتا نہین جب موسم گل مین — دل بلبل مین لاے کیطرح سے داغ پڑتی ہین

خیال یار مین مانند قمری دم جو بھرتا ہون — تو گردن مین مری بہارے کی بہاری طوق پڑتی ہین

۸۳	وفا دیر و حرم کو جاتے ہین جب اوسیکا گھر تو پھر باہم مسلمان اور ہندو کیون جھگڑتے ہین	۱۳

گھر دون سے ملک بیٹھے ہین آگی ہو دہی ہین — ہم ترے عالم مین ہین گھبرائے ہوے ہین

ایسا تپ فرقت سے مرا حال ردی ہے / جیتے بھی مجھے دیکھکے گھبرائے ہوئے ہین

ایسے ہین جو آجاے تو احسان اجل ہو / ہم صدمۂ فرقت سے تنگ آئے ہوئے ہین

وہ حسن دیا ہے تجھے اللہ نے اے بت / یوسف بھی جسے دیکھ کے شرمائے ہوئے ہین

وہ دود دل عاشق سے ہین افلاک سیہ رنگ / بادل یہ دہوان دہار نہین چہائے ہوئے ہین

گلشن مین بہار آئی ہے کس دہوم سے ساقی / مے پینے کو خود باغ مین وہ آئے ہوئے ہین

منھ دیکھتے ہی آئی نظر دوسری صورت / آئینے کو وہ دیکھکے پچھتائے ہوئے ہین

تا حشر نہو آج سحر اے مرے اللہ / وہ پہلے پہل گھر مین مرے آئے ہوئے ہین

جانبازو چلو ہو جو تمھین شوق شہادت / مقتل مین وہ شمشیر بکف آئے ہوئے ہین

بوسے کی طلب پر او نہین غصہ نہین آتا / صد شکر کہ اب راہ پہ وہ آئے ہوئے ہین

اے قابض ارواح ٹھہر جا کوئی دم تم / اک لحظہ او نہین دیکھ لون وہ آئے ہوئے ہین

موسے کیطرح ہمکو دکھا اپنی تجلی / مشتاق ترے طور پہ ہم آئے ہوئے ہین

٩۴	اک آہ مین کر دینگے وفا خلق کو برباد چہیڑے نہ ہمین کوئی کہ دکھ پائے ہوئے ہین	١٢

بوسہ اون ابروونکا پیار سے ہم لیتے ہین / آپ کیون تلیان سے شمشیر دو دم لیتے ہین

نہین معلوم کہ ملتی ہے او نہین کیا راحت / پھر کے آتے نہین جو راہ عدم لیتے ہین

کوہ و صحرا کو جو وحشت مین کبھی جاتا ہون / قیس و فرہاد مرے بڑھکے قدم لیتے ہین

توڑکر پاؤن گلی مین تری جو بیٹھے ہین / جن و انسان و ملک اونکے قدم لیتے ہین

بستر غم پہ تڑپتا ہون برنگ سیماب / ہجر مین جان مری درد و الم لیتے ہین

صورت قیس پھرا کیتے ہین صحرا صحرا / کوچۂ عشق مین عاشق کہین دم لیتے ہین

دیکھیے بنتا ہے کس عاشق مضطر کا لہو / آج پھر ہاتھ مین وہ تیغ دو دم لیتے ہین

جسکو آئی ہے پسند اونکو چمکی فضا / کب بھلا رہنے کو وہ باغ ارم لیتے ہین

بال بلبل اپنا گرفتار بلا ہوتا ہے — دم ترے کوچہ گیسو مین جو ہم لیتے ہین
سیکڑون گالیان دیتے ہین بگڑ کر وہ ہمین — وصل مین بوسہ رخسار جو ہم لیتے ہین
پیش اگر سخت مصیبت ہو وہ ٹل جاتی ہے — دل سے جب نام خدا کا کبھی ہم لیتے ہین

۸۵	عشق کرتے ہین وفا زلف سیہ سے اونکی بیٹھے بٹھلائے بلا سر پہ یہ ہم لیتے ہین	۱۳

درد کا میرے مداوا وہ کرین یا نکرین — مین ہون مشکور دم نزع جو پہ وا نکرین
مے سے لبریز عنایت جو وہ پیمانہ کرین — واعظا نوش اوسے رند کرین یا نکرین
عشق صادق جو زرا اپنا اثر دکھلا دے — بے حجاب آئینہ نظر وہ کبھی پردا نکرین
فصل گل آئی ہی صیاد اگر گلشن مین — ہم وہ بلبل ہین رہائی کی تمنا نکرین
تیرے کوچہ مین جو ملجائے جگہ مرقد کی — باغ فردوس کی عشاق تمنا نکرین
جلوہ گر دل مین ہے تو جنکے کسی صورت وہ — رخ حرم کا نکرین عزم کلیسا نکرین
تیرے کوچہ مین میسر ہے جنہین سجدہ طواف — کعبے کی سمت وہ بہولے سے بہی سجدا نکرین
اوسکا دیدار کسی طرح نہین ممکن ہے — شکل آئینہ جو ہم دل کو مصفا نکرین
یار بالین پہ ہی ٹہرین ملک الموت زرا — روح کے قبض کا کچھ دیرا رادا نکرین
دم کا مہمان ہون دم لب پہ ہی اے جان جہان — آپ گھر جانیکا اسوقت ارادا نکرین
مر گئے دم نام ترا منہ سے نکلجائے اگر — پھر نکیرین لحد مین کوئی جھگڑا نکرین
دیر و کعبہ تو حقیقت مین آپکے گھر ہین — باہمی گبر و مسلمان کوئی جھگڑا نکرین

۸۶	آہ فندلی مین وفا کی جو اثر پیدا ہو پھر کسیطرح رقیبونکو وہ دیکھا نکرین	۱۸

ہجر مین نالہ و فریاد کرون یا نکرون — جان جان شکوہ بیداد کرون یا نکرون
نیم جان پاکے مجھے کہتا ہے قاتل میرا — کشتہ خنجر بیداد کرون یا نکرون

شیفتہ زلف کا پاکر مجھے کہتا ہے جنون
ایسے دیوانے کی امداد کرون یا نکرون

ہر حسین آیا نظر حور جنان سے بڑھکر
الفت عالم ایجاد کرون یا نکرون

موسم گل مین یہ صیاد نے بلبل سے کہا
مین قفس سے تجھے آزاد کرون یا نکرون

رشک لیلے کی محبت نے بنایا مجنون
نجد کا دشت اب آباد کرون یا نکرون

ہاتھ دنیا مین نہ آیا کوئی مضمون کمر
اب مین قصد عدم آباد کرون یا نکرون

مین ہون وہ رند یہ کہتا ہون بہار گل مین
چلکے میخانیکو آباد کرون یا نکرون

آئی شرم اپنے گناہون سے کیونکر مجکو
وعدہ روز ازل یاد کرون یا نکرون

قد خمیدہ ہوا پیری مین کمان کی صورت
مین شباب اپنا بہلا یاد کرون یا نکرون

ہر صنم نے مجھے دنیا مین دیئے رنج و محن
اپنے اللہ کو پھر یاد کرون یا نکرون

موسم گل مین نکالا ہے گلستان سے مجھے
ظلم صیاد بہلا یاد کرون یا نکرون

دشت غربت مین اکیلا مین پڑا پھرتا ہون
اپنے احباب کو مین یاد کرون یا نکرون

تیغ سے بڑھکے ہی ابرو کو مژہ نشتر سے
عشق ترک ستم ایجاد کرون یا نکرون

برہمن دیر سے نکلا تو یہ رو رو کے کہا
شکل ناقوس مین فریاد کرون یا نکرون

چھوڑکر مجکو اکیلا گئے احباب عزیز
تنہا یک مین فریاد کرون یا نکرون

آب و دانہ مجھے لایا ہے قفس مین صیاد
تو گرفتار ہون فریاد کرون یا نکرون

٨٧	دل تو قابو مین نہین ہجر صنم مین میرا پھر وفا نالہ و فریاد کرون یا نکرون	١٥

سوتے مین دکھا دو مجھے دیدار کسیدن
تم آکے مرے خواب مین اے یار کسیدن

عشاق کو دکھلائیے دیدار کسیدن
وعدے کو وفا کیجیے اے یار کسیدن

تو ہی وہ حسین دیکھتی گر تجکو زلیخا
یوسف کی نہ تھی وہ خریدار کسیدن

سوتے کیطرح طور پہ مدت سی کہڑے ہین
جلوہ ہمین دکھلائیے اے یار کسیدن

منصور صفت لب پہ رہا اپنے انا الحق
کہینچے نہ گئے ہم تو بر دار کشیدن

یوسف بہی زلیخا کیطرح او سپہ فدا ہو
یار آئے مر اگر سر بازار کشیدن

دکہلا دے مجہے خواب ہی مین یار کا جلوہ
امداد کرائے طالع بیدار کشیدن

آئینہ سکندر بہی اگر ہاتہ مین لائے
منہ دیکہے نہ وہ آئنہ رخسار کشیدن

کیا کام حرم سے مجہے مین رند ہون زاہد
کرلون گا طواف در خمار کشیدن

میخوارون نے سمجہایا بہت موسم گل مین
زاہد نے نہ کی بیعت خمار کشیدن

پیری ہوی غفلت مین کٹی عمر دورزہ
ہم تو نہوے خواب سے بیدار کشیدن

تو لاکہہ چہپے پردۂ افلاک مین لیکن
دیکہے گا ترا طالب دیدار کشیدن

سب عمر مری حیف کٹی جرم و خطا مین
عقبے کا خیال آیا نہ زنہار کشیدن

آنکہ اپنی جہپک جاتی ہے بجلی کی چمک سے
پہر اوس سے ہون کیا طالب دیدار کشیدن

۸۸	میکش ہین وفا میکدۂ دہر مین وہ ہم ہمسے نہ چہٹا خانۂ خمار کشیدن	۱۰

اب پاس سے وہ شوخ جو ٹلجائے تو جانین
آغوش تصور سے نکلجائے تو جانین

اے جوش جنون جلتے تو ہین نجد کی جانب
دل قیس کی صحبت مین بہل جائے تو جانین

تڑپا کے مرے دلکو وہ بولے دم رخصت
اسوقت ذرا بہی جو سنبہل جائے تو جانین

دعوے ہے بہت تیزی رفتار کا صبا کو
آگر تری کوچہ سے نکل جائے تو جانین

مشاطہ عبث کرتی ہے تو شانے سے سیدہا
بل کاکل پر خم کا نکل جائے تو جانین

واعظ جو پلائے ہے گلگون وہ پریرو
پہر تیری طبیعت نہ بدل جائے تو جانین

مفلس کو خدا کر دے جو دنیا مین تونگر
اسوقت طبیعت نہ بدل جائے تو جانین

اے جذبۂ دل کہینچکے لا اوسکو دم نزع
دیدار کی حسرت بہی نکل جائے تو جانین

منصور صفت ہو فنا عشق خدا مین
پہر منہ سے انا الحق نہ نکلجائے تو جانین

٨٩ — ١١

فریاد کرین ہم جو دقا ہجر کی شب مین
قابو سے دل اونکا نہ نکل جائے تو جانین

یا محمد تجھے سب نور خدا کہتے ہین
ہم تو اس سے بھی تری شان سوا کہتے ہین

پانون مین یار کے ہم ملکے حنا کہتے ہین
رنگ یون ہنے جمایا اسے کیا کہتے ہین

بعد مردن بھی کھلی رہگئین دو نون آنکھین
ہاے اس حسرت دیدار کو کیا کہتے ہین

مرگئے ہم تپ فرقت کے اوٹھا کر صدمے
تم عیادت کو نہ آئے اسے کیا کہتے ہین

کوچہ عشق مین ایسا مجھے حاصل ہی کمال
قیس و فرہاد مجھے راہنما کہتے ہین

کوی الفت مین خضر پھرتے ہین بھٹکے بھٹکے
اونکو کس واسطے سب راہنما کہتے ہین

دل مین ہی یاد بتان اور ہی ظاہر مین نماز
زاہدا دیکھ اسیکو تو ریا کہتے ہین

دیر و کعبہ مین کیا مینے تجھی کو سجدہ
کیون مجھے کافر و دیندار برا کہتے ہین

ہاتھ سے اپنے جو دے پیر مغان ساغر مل
رندا وسے جام مئے ہو غم ربا کہتے ہین

بزم مین نعت کے اشعار جو مین پڑھتا ہون
سنکے سب اہل سخن صل علی کہتے ہین

٩٠ — ٢٠

عاشقانہ نہو کسطرح بھلا میرا کلام
مین ہون شاگرد صبا مجکو دقا کہتے ہین

کسیکے سوز الفت مین جگر دل ایسے جلتے ہین
کہ جب مین سانس لیتا ہون تو سو شعلے نکلتے ہین

زبان پر آہ ہی اور دمبدم کروٹ بدلتے ہین
تمام اعضا تمہاری آتش فرقت مین جلتے ہین

تری دیوانے وحشت مین بھرے صحرا جو چلتے ہین
تو کوہ و دشت سی فرہاد اور مجنون نکلتے ہین

شب فرقت مین جب نالے مری منھ سے نکلتے ہین
زمین کہاتی ہی چکر آسمان ساتون دہلتے ہین

چلے احباب جب ملک عدم کو تو یہ دل بولا
کوئی دم تم اگر ٹھہرو تو ہم بھی ساتھ چلتے ہین

ہزارون مہ سے جی اوٹھتے ہین زندہ جان دیتے ہین
قیامت ہوتی ہی جب نازکی وہ چال چلتے ہین

بگڑتے ہین زیادہ جب گلے اونکو لگاتا ہون
دل محزون کے ارمان وصل مین بھی کب نکلتے ہین

عجب کیا گر کرے غنچے گریبان چاک گلشن مین
دل بلبل سے لیسے پر اثر نالے نکلتے ہین

رہی اہل وطن پر کچھ نکچھ آفت ضرور آئی
جو بیتابانہ آنسو آج آنکھوں سے نکلتے ہین

کبھی عشق اونکے رخ کا ہے کبھی ہے اونکی آنکھوں کا
تری گردش سوائے گردون وطن ہم کب نکلتے ہین

نہین رہتا ہے دل قابو مین مشکل پر رہتے ہین
کبھی اپنے وطن سے ہم اگر باہر نکلتے ہین

غم پروانہ جو آنسو دا اسکی جان لیتا ہے
سحر تک شمع کی آنکھوں سے جو آنسو نکلتے ہین

بتان دیر غل کرتے ہین مانند جرس کیا کیا
حرم کے قصد مین جب تیکدے سے ہم نکلتے ہین

جھکا دیتا ہے شوق قتل مین سر اپنا ہر عاشق
لیے شمشیر عریان آپ جب گھر سے نکلتے ہین

گھڑی بھر ہی نہین یہ چین سے سوتے نہین دیکھو
لحد مین ہم فرشتوں کی انہین باتوں سے جلتے ہین

اثر ہونے لگا کچھ کچھ تو میرے جذب الفت مین
حنا وہ جانکر میرا لہو ہاتھوں مین ملتے ہین

پس مردن اوہ نہین یاد آتی کہ میری وفاداری
کہ مہندی کے بہانے سے کف افسوس ملتے ہین

گنہ مین عمر ضائع کی نکی یاد خدا ہم نے
اسی سے ہم کف افسوس مرتے وقت ملتے ہین

بلائین اونکی لیتا ہون تصدق اونپہ ہوتا ہون
شب وصلت مری جانب جو وہ کروٹ بدلتے ہین

وہ جل جاتا ہے دل غسل و کفن کا دھیان آتا ہے
نہا دہو کر ترے عشاق جب کپڑے بدلتے ہین

۹۱	یہ متوالا بنایا ہمکو عشق چشم میگون نے سنبھالے لاکھ کوئی پر وفا ہم کب سنبھلتے ہین	۱۵

ابھی خاموش کر دے وہ چراغ ماہ کامل ہو
جو میری بزم مین رونق فزا وہ شمع محفل ہو

اگر جذب محبت نالۂ مجنون مین پیدا ہو
پیادہ آئے خود لیلی نہ ناقہ ہو نہ محمل ہو

محبت دل سے رکھتا ہے اگر تو ساتھ لیلی کی
بگولے کیطرح قیس حزین ہمراہ محمل ہو

صدا ہر دم یہ آتی ہے لب گور غریبان سے
خدا کی یاد سے انسان دنیا مین نہ غافل ہو

یقین ہے قتل پہ شمشیر کھینچے نہ مقتل مین
ہماری سخت جانی سے اگر آگاہ قاتل ہو

نہین باقی ہمارے بال و پر مین طاقت جنبش
اوسے آزاد کر صیاد جو اوڑنیکے قابل ہو

عدا عاشق تمہارا ہی زلیخا اوسپہ عاشق تہی
وہ ہر خورسے مین ہی لیکن یہ اوسکو کسطرح کہین

تڑپتا ہون بسان مرغ بسمل ہجر کی شب مین
کری گر عشقبازی کی مذمت پہر تو مین جانون

جو دیکہی عارض روشن ترا غیرت سی جلجاے
غضب کا نور ہی رخمین تمہارے اور کاف اوسمین

تری فرقت کی ایذا مین اوٹھا کر دلسی کہتا ہون
وہ نالان ہون بجاؤن مین اگر ناقوس کوچکی

تمہاری حسن سے کیا یوسف کنعان مقابل ہو
حجاب جسم اپنا درمیان مین جبکہ حائل ہو

الہی موت آجائے تو آسان میری مشکل ہو
کسیکی تیغ ابرو سے دل واعظ جو گہائل ہو

نہان فانوس کے پردہ مین بہی گو شمع محفل ہو
مقابل آپکے رخ کے بہلا کیا ماہ کامل ہو

اجل لیے مین آسکے تو مری آسان مشکل ہو
بتو تمکو دیر مین رہنا خدا چاہے تو مشکل ہی

٩٢	وفا دلکی صفا سے کیون نہ دیکھیں اوسکا جلوہ ہم حجاب چرخ گردون درمیان مین لاکہہ حائل ہو	١٤٢

ترا دیدار مرتے دم جو ای رشک مسیحا ہو
جو تو ہے سائل راہ حقیقت ڈہونڈہنا اوسکو

لگا کر دل حسینونسے پڑے ہین جان کے لالے
جوانی کی ہی آمد وہی قد سے ابہی کم سن

بہار آتی کی آنکہی جشن جمشیدی ہو رہ نہ دونکو
نظر آنے کے جمال یار تمکو زاہد وے تمسک

فدا عشاق ہون ہر ہر قدم پر جان اودلسے
حسین ایسا بنایا ہی خدا نے اے صنم تجہکو

شب فرقت مین آ رشک مسیحا دم لبون تک ہے
وہ آنکہین سامری دیکہو تو بہولے بنی جادو کو
شب فرقتمین موت آئے کہ وصل اوسن بت کا حاصل ہو

نہ ہرگز موت کے آنیکا بہرے دلکو صدما ہو
حرم ہو اسمین یا بیت المقدس یا کلیسا ہو

شروع عشق ہی انجام اسکا دیکہیے کیا ہو
الہی جلد یار آوے مرا نخل تمنا ہو

چمن ہو ابر ہو ساقی ہو دور جام صہبا ہو
تمہارا دل جو آئینے کی صورت سے مصفا ہو

چلو تم ناز کی رفتار تو اک حشر برپا ہو
اگر یوسف بہی تیری شکل دیکہے تجہ پہ شیدا ہو

مری بالین پہ جلد آؤ اگر تمکو جلانا ہو
مقابل چشم جانا نکے کہان آ ہوی صحرا ہو
الہی وہ ابہی ظاہر ہو جو قسمت مین لکہا ہو

نکرنا نالہ و فریاد اے دل ہجر کی شب مین
اگر منظور تجکو راز الفت کا چھپانا ہو
شب وصلت مین روتے کیون نہ تو ہنس ہنس کی
بہلا صبر اوس سے کیا ہو جو کوئی پر سوز کا ترسا ہو

۹۳
بچائے گا خدا نار سقر سے بعد مرنیکے
وفا دل مین تمہارے گر ذرا بھی خوف عقبا ہو
۱۱

سرزد اگر نہ تجھسے عمل کوئی زشت ہو
مرنیکے بعد پہر ترا مسکن بہشت ہو
لازم ہر ایک جا پہ مجھے ہے تلاش یار
بتخانہ اسمین ہو کہ حرم ہو کنشت ہو
حسن و جمال میری صنم کا جو دیکھ لے
زاہد کبھی نہ عاشق حور بہشت ہو
کوی صنم مین آجتک اپنا گذر نہین
کب دیکھین اپنے قبضے مین باغ بہشت ہو
واعظ نہ تجھسے چھوٹیگا پینا شراب کا
دوزخ نصیب اسمین ہو اور یا بہشت ہو
کوی صنم کے وصف سے آگہ ہو رقیب
معلوم دوزخی کو نہ حال بہشت ہو
اوس بت کی دید جبکہ وہان بھی ہو نہ نصیب
دوزخ سے بھی سوا مجھے باغ بہشت ہو
کروبیان عرش کے دم مین اوڑ لے ہوش
نالان جو ہجر مین یہ دل غم سرشت ہو
چین جبین سے کچھ نہین کھلتا مین کیا کرون
مفہوم کسطرح سے خط سرنوشت ہو
لیلی کا عشق قسمت مجنون مین تہا رقم
مٹتا نہین مٹائے سے جو سرنوشت ہو

۹۴
امت مین ہون حبیب خدا کی مین اے وفا
کیونکر نہ بعد مرگ مرا گھر بہشت ہو
۱۷

جدا اکدم جو عارض سے نقاب روی جانان ہو
کوئی بیخود بنے ششدر رہے کوئی کوئی حیران ہو
بجھے محفل مین کبھی رونق فزا وہ شاہ خوبان ہو
تو خجلت سے نہان فانوس مین شمع شبستان ہو
نہایت زور پر دست جنون ہے جوش وحشت مین
نکیونکر پہٹی پرزے فصل گلمین اپنا دامان ہو
فدا اوس پر کرون مین جان اپنی مثل پروانہ
مرے گھر میہمان اکشب جو وہ شمع شبستان ہو
درازی سے شب فرقت کی تنگ آکر یہ کہتا ہون
الٰہی چاک اب صبح قیامت کا گریبان ہو

تب فرقت مری ہرگز نجائیگی نجائیگی
اونٹھانا فاتحہ کو تمہیری قبر پہ آکر
بہار آئی گھٹا میخانے پر چھائی ارے ساقی
اونہی اشکونکا وہ طوفان کہ ڈوبی وہ جہان ہے
نہ ہرگز گھر بنانا غافلو تم بحر عالم مین
ہزارون عاشقونکو بیگنہ تو قتل کرتا ہے
غضب ناز و ادا زلفین بلا کی قہر کی چتون
پڑے سایہ ہمارا جس کسی پہ جوش وحشت مین
تجلی طور کی ہووے تمہین اے حضرت موسیٰ
تصور ہو جو صحرا مین مجھے مژگان جانان کا
مرے کانون تک آئے ہمصفیرو کی صدا ہر دم

معالج چرخ سے آکر اگر عیسیٰ دوران ہو
گذر تیرا جو ہوے قاتل سوئے گور غریبان ہو
تری رندو نہین مے نوشی کا پھر کبھو نکرنہ سامان ہو
اگر فرقت مین آمادہ ہماری چشم گریان ہو
حباب آسا جہان مین تم تو کوئی دم کے مہمان ہو
گلی مین تیری اے قاتل نکیون گنج شہیدان ہو
فدا کیونکر نہ اوس کافر پہ اپنا دین و ایمان ہو
بگولے کی طرح آمادہ کوہ و بیابان ہو
کہلین آنکھین اگر نظارہ رخسار جانان ہو
زیادہ مجکو نشتر سے ہر اک خار مغیلان ہو
قریب بوستان صیاد مجھ بلبل کا زندان ہو

۲۰	طرح فرد: اری گری اللہ جب محشر مین قاتل کی ہمارے خون ناحق کا وفا پھر کون پرسان ہو	۹۵

کسیدن تو خدایا مجکو یہ سامان میسر ہو
ہوا چلتی ہو ٹھنڈی چاند کی شفاف چھٹکی ہو
نہین ملتی کسیکو انتہا اس بحر الفت کی
ہزارون عاشق اک جنبش مین اوسکو قتل ہوتے ہین
وہ بلبل ہون کہ فصل گلمین ہمدم تنکو سنکر
اگر سوتا بھی ہوتا ہون تو ہو جاتا ہے وہ مٹی
سکندر آب حیوان سے پھر آیا واہ ری قسمت
خجالت سے زمین مین سرو اور شمشاد گر جائین

چمن ہوتا ہے جہہ پہلو مین یار حور پیکر ہو
لب جو بادہ نوشی آج تو اے ماہ انور ہو
جو اپنی جان پر کھیلے وہی اسمین شناور ہو
مقابل ابروی سفاک کے کیا خاک خنجر ہو
گریبان چاک گلزار جہان مین ہر گل تر ہو
زمانے مین کسیکا بھی نہ میرا سا مقدر ہو
خضر برگشتہ ہمکو بھلا کس طرح رہبر ہو
رہ ان سیر چمن کو گر مرا رشک منور ہو

شب وصلت مین موت آئی اذان کی سنتی ہی مجکو — پیام مرگ مجکو نعرہ اللہ اکبر ہو

گری غش کھاکے موسی آنکھ تو اپنی نہ جھپکے گی — اگر دیدار تیرا طور پر ہمکو میسر ہو

لگا دے منھ سے مے خونکو خم فصل بہاری مین — گھٹا گھنگھور آئی ساقیا اب وہ ساغر ہو

چمن کی سیر کو وہ میکش خونخوار آتا ہے — لبالب خون بلبل سے عجب کیا گل کا ساغر ہو

لوائے حمد کے سایہ مین تو مجکو جگہ دینا — سوا نیزے پہ جسدن ایخدا خورشید محشر ہو

زمین و آسمان بھی غرق ہون آب خجالت مین — اگر رونے پر آمادہ ہمارا دیدۂ تر ہو

ور دندان جانان کے تصور مین مین روتا ہون — نہ کیون ہر دانہ اشک اپنا رشک سنگ گوہر ہو

کہین گے ساقی کوثر سے ہم مجرم یہ محشر مین — عنایت آج تو ہم عاصیونکو جام کوثر ہو

بھٹکتے پھرتے ہین ہندو مسلمان دیر و کعبہ مین — خدا جانے ترا دیدار کسکو پر میسر ہو

ترا دیدار ہونے پر ہنو گر اے صنم حاصل — جہنم اور جنان نظرون مین اپنی پھر برابر ہو

حسین دیکھین نہ آئینے مین ہووے سر نیچا اپنا — بلکیونکر شرمگین صنعت پہ اپنی پھر سکندر ہو

۹۶	جمال دخت رز پر شیفتہ ہے دل سے اے ناصح وفا سے بادہ نوشی فصل گل مین ترک کیونکر ہو	۱۹

بہار آئے کہین نغمہ سنج بلبل ہو — چمن مین تخت عروسی پہ شاہ گل ہو

چمن ہو ابر ہو ساقی وہ غیرت گل ہو — شراب پینے مین اوسوقت کیا تامل ہو

تمہاری زلف کا سودا نہو جو رشک چمن — تو پیچ و تاب مین پھر مبتلا نہ سنبل ہو

وہ گلبدن پئے گلگشت جب چمن مین جائے — نثار عارض گلگون پر اوسکے بلبل ہو

صبا یہ لائی ہے مژدہ وہ آئی فصل بہار — چمن مین دیدۂ گل تر نصیب بلبل ہو

ترے ستم کی ہے کچھ انتہا بھی اے صیاد — کہ آئے موسم گل اور قفس مین بلبل ہو

بجز میکدے مین نہو پاس ساقی گلفام — تو جام زہر شب ہجر ساغر مل ہو

بہار آئی ہے کس روز شور سے ساقی — شراب خوار دنین اب دور ساغر مل ہو

نہ اپنے کوچے مین گر دفن ہونے دی قاتل — شہید ناز کی مٹی خراب بالکل ہو

کھڑے ہین شوق شہادت مین ہم بکف کب سی — ہمارے قتل مین قاتل نہ اب تامل ہو

پس فنا جو ہو منظور سیر جنت کی — نہ اوسکی یاد سے دم بھر تجھے تغافل ہو

ملے گا رزق وہی جو کہ ہے مقدر کا — نہ کسطرح سے مجھے تقدیر پر توکل ہو

لوٹائین مال کو اپنے خدا کی راہ مین وہ — جو منعمونکو ذرا لذت توکل ہو

جو عاشقانہ مضامین ہون غزل مین رقم — تو شعر پڑھتے ہی کیا واہ واہ کا غل ہو

خدا عروج پہ میرے کلام کو رکھے — عدو ہزار مرا درپئے تنزل ہو

خزان نہ آئے الٰہی سدا بہار رہے — عروج پر رہے گلشن نہ اب تنزل ہو

لبون پہ دم ہی کرون کسطرح نہ مین نالے — کہانتک اب دل بے صبر سے تحمل ہو

مئی طہور وہ پائیگا روز حشر ضرور — جناب پیر مغان سے جسے توسل ہو

۹۷	ہر ایک شعر تمہارا وفا ہے یہ مضمون مشاعرہ مین نکیون مرحبا کا پھر غل ہو	۱۴۲

گھٹا ہو باغ ہو پہلو مین اپنے یار جانی ہو — جو یہ سامان میسر ہو تو لطف زندگانی ہو

مزہ کیا خضر کی صورت جو عمر جاودانی ہو — ہم اس جینے سے باز آئے جو تنہا زندگانی ہو

گھٹا ہے ساقیا سامان وصل یار جانی ہو — لبالب پھر صراحی مین شراب ارغوانی ہو

خزان مین کہتے ہین پیر مغان سے رند مشرب یون — بہار آئی کہین دور شراب ارغوانی ہو

کسی یوسف لقا پر دل جو آئے عہد پیری مین — نئے سر سے زلیخا کی صفت پھر نوجوانی ہو

مجھے شوق شہادت تشنہ لب لایا ہے مقتل مین — پلا دے آب خنجر پیاس اگر قاتل بجھانی ہو

وہ مجرم ہون کہونگا حشر مین الله سے رو کر — جہنم سے مین بچ جاؤن جو تیری مہربانی ہو

محبت ان بتان سنگدل سے دیکھ کر کرنا — شب فرقت کی ایذا گر تجھے اے دل اوٹھانی ہو

تری تصویر ایجان کھینچے کیا تاب کسکا ہی — نظر بھر کر اگر دیکھے تجھے بیہوش مانی ہو

پیے جاتا ہون خم کے خم وہ میخانے مین میکش ہون	پلائے جا مجھے ساقی جہانتک می پلانی ہو
حباب بحر کیصورت نہین دم بہر ثبات اسکو	مری نظرون مین پہر دنیای دون کیونکر نہ فانی ہو
کہڑا ہون طور پر کب سے مجھے دیدار دکہلادو	کلیم اللہ جب آئین تو اونسے لن ترانی ہو

۹۸	وفا بہر خدا چہوڑو محبت ان حسینون کی بتون کے ہجر مین ایسا نہو ضایع جوانی ہو	۱۳

کہتا ہے جہان تمکو کہ تم نور خدا ہو	ڈرتا ہون کہین یہ نہ کہون اس سے سوا ہو
جب زنگ دوئی آئینۂ دل سے جدا ہو	جس سمت نظر جائے وہی جلوہ نما ہو
تو خانۂ دل مین جو مرے جلوہ نما ہو	خورشید قیامت سے سوا اسمین ضیا ہو
اک آہ مین تم دوڑ کے چلے آئو مری پاس	فریاد کرون مین جو شب ہجر تو کیا ہو
دوزخ سے بچا لین گے شہنشاہ دوعالم	اندیشۂ فردای قیامت تجھے کیا ہو
ہو گوشہ نشینی مین بہی بنے وادی الفت	مانند خضر دل جو مرا راہنما ہو
بہکا کیے تم عشق کے کوچے مین ابہی تک	ای خضر تمہین کون کہے راہنما ہو
اوس شوخ کے ہاتھون کی چرا لیگیا سرخی	بدنام زمانے مین نہ کیون دزد حنا ہو
کہیے کا نگر عشق دلا خوب نہین ہے	ایسا نہو یہ تیرے لیے دام بلا ہو
عالم مین مری سحر بیانی کا ہے شہرہ	پہر مجھسے نہ کیون رونق بزم شعرا ہو
یہہی کوئی انصاف ہے انصاف سے دیکھو	ہم تم پہ مرین اور تم اغیار کو چاہو
ساقی ترے میخانے مین ہون رند بلانوش	وہ جام پلادے مجھے جو ہوش ربا ہو

۹۹	سب عمر گناہون مین وفا تونے گنوائی انجام پس مرگ ترا دیکھیے کیا ہو	۱۴

لگانے مجھے صد پا دار قاتل ہو تو ایسا ہو	رہا چپ اف نکی مرتے جو گھائل ہو تو ایسا ہو
جگر کو پکڑے دونو ہاتھون سے وہ خود چلے آئے	کسیکی آہ مین گر جذب کامل ہو تو ایسا ہو

خضر بھٹکے ہین پھرتے وہ بھی تجھسے راستہ چین
طریق عشق مین انسان کامل ہو تو ایسا ہو

جمال یار کو مین دیکھتا ہون ذرے ذرے مین
صفا گردِ کدورت سے اگر دل ہو تو ایسا ہو

بت کافر ترا شکوہ خدا سے کب کیا مینے
اوٹھائے سب سہے جور و جفا دل ہو تو ایسا ہو

ہوا پیری مین بھی بے چین جب دیکھا حسین کوئی
پری رویونکی صورت پر فدا دل ہو تو ایسا ہو

پس مردن وہ آکر خاک اوڑائین مری تربت پر
اثر تجھمین ذرا اے حسرت دل ہو تو ایسا ہو

چلیگی غم مین اوسکے صبح تک آنسو بہائیگی
جو پروانہ فدائے شمع محفل ہو تو ایسا ہو

ملائک سی صورت تب ہی اوسکو نہ سنے مین
تمہاری یاد سے دم بھر نہ غافل ہو تو ایسا ہو

[illegible] کا رنگ ہو جائے تمہاری مست نرگین کا
حنا مین کچھ لہو میرا جو شامل ہو تو ایسا ہو

مہم سخت بھی اک آن مین آسان ہو جائے
زہے قسمت شہید و تیغ جو قاتل ہو تو ایسا ہو

فرشتے عرش سے آکر تری دو لوح قدم چومین
مزہ فقر و فنا کا تجکو حاصل ہو تو ایسا ہو

مری صورت چڑھا جائے تو بھی غم کو خم کر دو غلط
مزہ گر میکشی کا تجکو حاصل ہو تو ایسا ہو

۱۰۰	زمین سخت کو ہم اے وفا گردن بنا ہین اگر شعر و سخن مین کوئی کامل ہو تو ایسا ہو	۲۰

فصل گل مین دلکو وحشت کیون نہو
جانے پر صحرا کے رغبت کیون نہو

وادی وحشت کو چلے مین نے کیا
اے جنون تیری بدولت کیون نہو

پرسش محشر کا ڈر کچھ بھی نہین
غافلو اسدرجہ غفلت کیون نہو

جب نہو پہلو مین وہ گل پیرہن
میکشی سے دلکو نفرت کیون نہو

سیر کو آیا ہے وہ رشک چمن
بلبلون کو گل سے نفرت کیون نہو

ایک دم بھر بھی نہین اسکو ثبات
پھر مجھے دنیا سے نفرت کیون نہو

ہے لبون پر ہجر کی ایذا سے دم
موت آجائے تو راحت کیون نہو

مر کے دنیا کے بکھیڑون سے چھٹے
منزل اول مین راحت کیون نہو

جب ہو شیدا تجہپر ذات کبریا
ختم تجہپر پہر نبوت کیون نہو

یاد کرکے اپنے اعمال زبون
چشم تر ہنگام رحلت کیون نہو

جبکہ مین مجرم خطا کا ہون مقر
مجہپہ نازل اوسکی رحمت کیون نہو

جبکہ ہم توبہ گناہون سے کرین
موجزن دریاے رحمت کیون نہو

ناز کی رفتار سے جب وہ چلین
ہر جگہ برپا قیامت کیون نہو

شان ہے اللہ کی انکا جمال
پہر بتون سے دلکو الفت کیون نہو

طور پر موسے نے دیکہا تہا تجہے
مجکو پہر تیری زیارت کیون نہو

خاکسار ایسا ہون میرے روبرو
تخت شاہی بے حقیقت کیون نہو

لب پہ دم ہے نزع کا ہنگام ہے
دیکہنے کی اونکے حسرت کیون نہو

دشت مین تنہا ہی مجہ وحشی کی لاش
ازدحام یاس وحسرت کیون نہو

شہر خاموشان کی بستی دیکہ کر
آدمی کے دلکو عبرت کیون نہو

۱۰۱	ہے وفا اک شاعر نازک خیال شش جہت مین اوسکی شہرت کیون نہو	۱۱

یہ اثر رکہتی ہے اونا بجد بسم اللہ
دلکے آئینے کو کرتی ہے صفا بسم اللہ

آمد فصل بہاریکا جو عالم دیکہا
وجد مین کہتی ہے پہر موج ہوا بسم اللہ

کیا قاتل نے پس قتل جو رنگ کا قصد
ہو کے خوش کہنے لگے سب شہدا بسم اللہ

کوچۂ الفت مین جو بہکا کوئی مانند خضر
بنگئی اوسکے لیے راہنما بسم اللہ

درد لب جسکے ہوئی اوسکو بنایا کامل
ہر بشر کے لیے ہے پیر ہدا بسم اللہ

ہے تمہی یاد مین دیوانہ تیرا زندان مین
اوسکی بیڑی سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ

مژدۂ وصل سے کرنا مجہے خورسند شتاب
خط مرا لیکے روانہ ہو صبا بسم اللہ

تو اگر بہر حقیقت مین لگائے غوطہ
دیکہکر تجکو کہین شاہ وگدا بسم اللہ

عرش پر جب شب معراج مین پہونچے حضرت — ہر قدم پہ علی آتی تھی صدا بسم اللہ
در جنت پہ مری روح بھی پہونچی ایمرگ — کہا رضوان نے کہ فردوس مین جا بسم اللہ

۱۰۲	جب مین جاتا ہون کسی بزم مین تو خوش ہوکر کہتے ہین اہل سخن مجھے وفا بسم اللہ	۱۶

اونکی طرف جو وصل مین مین نے بڑہائی یا تہہ — شرما کے بولے وہ کہ ترا ٹوٹ جائے ہاتھ
وہ بت گلے سے آ کے ہمارے لپٹ گیا — ہم کبھی مین دعا کو اوٹھانے نہ پائے ہاتھ
کیون شرم سے نہ پنجۂ مرجان سفید ہو — مہندی سے تم نے سرخ جو اپنے بنائے ہاتھ
گیا زندگی مین فکر کفن کی بہلا کرون — ہین پردہ پوشیان پس مردن پرائے ہاتھ
لکہون سوال وصل مین کسطرح نامہ بر — ایسا نہو کہ خط مرا جائے پرائے ہاتھ
بعد فنا کفن مین نہ ہووے سمائے ہم — اوسنے جو فاتحے کو لحد پہ اوٹھائے ہاتھ
حاتم سے بھی جہان مین سوا نام ہو ترا — داد و دہش سے تو جو نہ اپنا اوٹھائے ہاتھ
دیکھے وفا سے پیر مغان جب بہار مین — بیعت کے واسطے وہین نا ہم بڑہائے ہاتھ
پیر مغان یہ کہتا ہے رند دیکھے سامنے — پینا ہو جسکو کم وہی پہلے بڑہائے ہاتھ
وہ بت ظہور قدرت پروردگار ہے — کیون برہمن نہ آنکھون سے اوسکے لگائے ہاتھ
وہ سخت جان تہا مین کہ نہ نکلی بدن سے روح — قاتل نے مجھپہ تیغ کے کیا کیا لگائے ہاتھ
کہتا ہے یار مجھسے شب وصل بار بار — دیکھو ملال ہوگا جو بیجا لگائے ہاتھ
مین سر دہان زخم سے کہتا تہا مرحبا — تیغ دو دم کے یار نے جسدم لگائے ہاتھ
تاثیر عندلیب کے نالون مین ہو اگر — گلچین بہار گل مین نہ گل کو لگائے ہاتھ
اوٹھا مرا جنازہ کسی سے نہ بعد مرگ — جب تک نہ میری یار نے آکر لگائے ہاتھ

۱۰۳	آتش زبان ہون اور مقلد صبا کا ہون مضمون عاشقانہ وفا کیون نہ آسکے ہاتھ	۱۷

حالت جو ہم نے خط مین لکہی اضطراب کی
ہر حرف کی کشش تہی وہ تیر موج آب کی

قاصد کی دلکو بو جو لگی ہے شراب کی
اک بات عمر بہر میں پیچ کی ہے ثواب کی

غافل پڑے تہے قبر مین اسے منکر و نکیر
تم نے جگا کے نیند ہماری خراب کی

اب دلونکی نام سے افسردہ دل ہین ہم
پیری مین کیا پسند ہون باتین شباب کی

زاہد عمامہ فرق مبارک پہ یہ نہین
رکہی ہے سر پہ آپ کے گٹہری عذاب کی

زلف سیاہ یار کا پہر عشق ہو چلا
کم بختی آگئی دل خانہ خراب کی

دل اوسکا پانے سے مثل حباب آہ اوٹہ گیا
جیتے ذرا بہی سیر جہان خراب کی

گرا بخدا نصیب مین دولت تہی مری
پہر دس مین لا کے کیون مری مٹی خراب کی

ہنگام نزع دم جو بجہا کی ہے چار سو
الفت یہ روح کو ہے جہان خراب کی

پیری مین ہے یہ سوچ کہ چونکے نہ خواب سے
غفلت مین ہمنے اپنی جوانی خراب کی

مین تنہا وہ بادہ نوش کہ فاحظ بہار مین
بوتل دبی رہی ہی بغل مین شراب کی

وہ رند بادہ کش ہون کہ تربت پہ غیب سے
پہولونکے بدلے چڑہتی ہی چادر سحاب کی

مجرم وہ ہین خدا سے کہین گے یہ روز حشر
کیا ہم گناہگاروں سے حاجت حساب کی

ہی یاد اوسکی گرمی رخسار بعد مرگ
پاتا ہون داغ دلمین چمک آفتاب کی

دنیا ہے بے ثبات کوئی دم کا ہی قیام
در پردہ ہمپہ بات کہلی یہ حباب کی

جو پوچہنا ہو پوچہ لو اے منکر و نکیر
پہر احتیاج ہو نہ سوال و جواب کی

۱۰۴	آنکہو نمین دے جگہ اسے سرمہ صفت وفا آئے جو ہاتہ خاک در بو تراب کی ؛ ؛	۱۵

شب غم گر کوئی نالہ مرے منہ سے نکلتا ہی
زمین کہاتی ہی چکر گنبد گردون دہلتا ہی

نہوتی ہی جدا گردن نہ میرا دم نکلتا ہے
ارے قاتل ترا خنجر یہ کیون رک رک کے چلتا ہے

جگر اور دل کسیکی آتش فرقت مین جلتا ہی
یہ باعث ہی دہوان ہر لحظہ جو منہ سے نکلتا ہی

بہار آئی ہے جو نوشو ہین مدہ جام چلتا ہے
بتان دیر کا ثانی نہین ہے بیوفائی مین
وہ تربت پر مری آتے ہین جب لیکر رقیبونکو
کہین وہ بیوفا ملجائیگا تو اوس سے پوچھین گے
کہین ایسا نہو سب چین ہوجائین مرے نازک ہین
خجالت سے اوڑے کیونکر نہ رنگ پنجۂ مرجان
نہایت سوز شوق آتش فرقت جگر مین ہے
کسیکے ہجر مین ہوتا ہے جسدم جوش گریہ کا
بڑا کم ظرف ہر راہ راست پر آیا ہے می نوشو
بلا مین اسکی لیتا ہون تصدق اوسپہ ہوتا ہون
بنا کر وہ ہمین جو رنگ مقتل مین یہ کہتے ہین

حسد سے واعظونکا دل لبِسان شمع جلتا ہے
دل ناتوں سے پیہم ہی نالہ نکلتا ہے
تو میری قبر سے بیساختہ نالہ نکلتا ہے
ہماری دلکا ارمان دیکھیے کسدن نکلتا ہے
شب غم اسلیے رک رک کے نالہ نکلتا ہے
سنا ہے اپنے ہاتھو مین حنا وہ شوخ ملتا ہے
کہ ہر ایک استخوان میرا لبسان شمع جلتا ہے
ہماری دیدۂ پر نم سے اک دریا ابلتا ہے
عمامہ اپنا واعظ ایک ساغر سے بدلتا ہے
شب وصلت مری جانب جو وہ کروٹ بدلتا ہے
تجھے ہم دیکھتے ہین کسطرح اپنے سنبھلتا ہے

۱۰۵	وصال یار کی حسرت رہی فرقت مین موت آئی وفا کی لاش پہ عالم کف افسوس ملتا ہے	۱۶

وہ قتل پہ جب باندھکے تیغ دو سر آئے
آئینہ صفت دل مین صفائی اگر آئے
جاتا ہے اودہر جو نہین آتا ہے وہ پہر کر
اوس در کا گدا ہون کہ مری دیکھے صورت
رقاص وہ تو ہے کہ ترا رقص جو دیکھے
کشتہ ترا زندہ ہو قاتل کسی صورت
ہو نوح کا طوفان بپا بحر جہان مین
بپنا ہو اگر دیدۂ دل صورت تر آئے

ہم جان پہ کھیلے ہوے سینہ سپر آئے
پہر صاف مجھے یار کی صورت نظر آئے
کسطرح سے یاران عدم کی خبر آئے
سلطان جہان تخت سے اپنے اوتر آئے
افلاک سے نہ ہوا ہی ملینگے زیر و زبر آئے
گر چرخ چہارم سے مسیحا اوتر آئے
روئے پہ جو فرقت مین مری چشم تر آئے
دیدار سر طور تمہارا نظر آئے

اوٹھ جائے اگر بیچ سے پردہ یہ دوئی کا — جلوہ ترا ہر چیز مین پھر تو نظر آئے
موسے کیطرح طور پہ ہم جاتے ہین ہر دن — دیدار ترا دیکھیے کس دن نظر آئے
مغرور نہون حسن خداداد پہ یہ بت — اسنپے مین اگر کیفیت اپنی نظر آئے
حاصل ہو اگر کسب ریاضت سی صفائی — آئینۂ دلمین تری صورت نظر آئے
سجدے کرے زاہد او سے اللہ سمجھ کر — بتخانے مین گر وہ بت ترسا نظر آئے
یہ زہد یہ تقوی نہ رہے پھر ترا اے شیخ — بتخانے مین جلوہ جو بتونکا نظر آئے
مرقد مین پس مرگ کوئی ساتھ نہ آیا — تنہا ہین سب چھوڑ گئے اپنے پرائے

۱۰۶	پھولے نہ سمایا مین وفا اپنے کفن مین وہ پھول چڑھانے جو مری قبر پر آئے	۱۷

کعبے سے ڈھونڈتے ہوئے ہم دیر تک گئے — یان تک تیری تلاش مین تیری کہ تھک گئی
پہلو سے جب وصال کے شب تم سرک گئی — لاکھون طرح کے یار مری دلمین شک گئی
رندونکے گوش زد جو ہوئی آمد بہار — پھولے خوشی سے پیرہن تن مسک گئے
اوٹھا نکو پا سے نقش قدم کیطرح — سمجھا کے مجکو حضرت ناصح بھی تھک گئے
کعبے مین پہونچے قصد مگر تیلدیکا تھا — جانا کہان تھا آئے کہان ہم بہک گئے
ایسی ہوا بندھی مرے ساقی کی آجکل — واعظ بھی آکے موسم گل مین بہک گئے
ظاہر ہوا یہ بعد فنا جذب عشق کا — ہمراہ میری لاش کے وہ دور تک گئے
یارونکا قافلہ جو چلا جانب عدم — نالان جرس کی طرح سے ہم دور تک گئے
ایجان تمام خانۂ دل پھنک گیا — یہ آتش فراق کے شعلے بھڑک گئے
زندہ نہ پائیگا پھر اے غیرت مسیح — بالین سے میری آپ جو اسدم سرک گئی
اوس ترک نے دکھائی جو تیغ نگاہ ناز — ہم تھلکہ مین صورت بسمل پھڑک گئی
الفت کی راہ طے نہین ہوتی کسیطرح — اس راہ مین جناب خضر تک بھٹک گئی

سنکر صبا سے مژدۂ فصل بہار کو
نالے کیے وہ ہیئے شب ہجر یار مین
اونسے نہو سکا جو تپ ہجر کا علاج
شان غزل ہے امی بت یکتا ترا جمال

خندان چمن مین گل ہوی غنچے چٹک گئے
اغیار کے بہی سنکے کلیجے دہڑک گئے
بالین سے میری آکے مسیحا سرک گئے
یوسف بہی حسن دیکھکے تیرا بہڑک گئے

۱۰۷	رکہتے تھے عاشقانہ طبیعت جو اے وفا میرا کلام سنکے سخنور پہڑک گئے	۱۵

وصل کا دن ہوا فرقت کا محن بہول گئے
سنکے احباب کی اپنا ہوی غربت مین مقیم
فاتحہ پڑہنے نہ آیا سر تربت کو ئی
دفن کے بعد کسیکو بہی نہ مین یاد آیا
کعبہ و دیر مین سجدے سے کیے ہمنے تجکو
نکتہ دا تو نہین جو پہونچا مین سر ہم کبھی
زندہ درگور کیا مرگ عزیزان نے ہمین
ہوش گم کردہ اعزہ تہے مری مرنے سے
گردشین آپ کی آنکھونکی تفرجب آئین
ہجر کی رات مین جسدم مری فریاد سنی
وہ سہی قد جو گیا باغ مین بہر گلگشت
نالہ و آہ مری سنکے شب فرقت مین
بیخودی چھاگئی اسد رجہ تجھے دیکھتے ہی
ہم وہ بلبل ہین قفس مین جو زمانہ گذرا

درد را ندو کو بہی مشفق من بہول گئے
رنج کیا کیلیے پہر سوے وطن بہول گئے
مرتے ہی مجکو تمام اہل وطن بہول گئے
چار ہی روز مین احباب وطن بہول گئے
ہم تجھے کب صنم سیم بدن بہول گئے
سنکے اشعار مرے اپنا سخن بہول گئے
یہی باعث ہے جو ہم فکر سخن بہول گئے
کردیا دفن مگر غسل و کفن بہول گئے
چوکڑی بہرنا بہی صحرا مین ہرن بہول گئے
نغمہ سنجی کو بہی مرغان چمن بہول گئے
سرکشی اپنی سبہی سرو چمن بہول گئے
چہچہانا سبہی مرغان چمن بہول گئے
بلبلین کہتی ہین ہم راہ چمن بہول گئے
رنگ گل کیسا تھا کیسا تہا چمن بہول گئے

	وہ وفا کو جو بلاتے نہین ہر وقت کی دہر	

۱۰۸	ہے بہت بیجا جو کیوں شاہ زمن بھول گئے	۱۳

جہان میں یہ غم سے غافل کوئی بشر بھی ہے
سفید بال بھی ہین اور خم کمر بھی ہے
قرار دلکو نہین مضطرب جگر بھی ہے
تڑپ رہا ہے جگر اور چشم تر بھی ہے
نہ کسطرح سے بین اوس بت پہ ہوں فدا ہا
حرم کو شیخ چلا ہے تو برہمن سوے دیر
تمہارے ہجر کے صدمے سے یہ کیا طاقت
تھونکا ظلم ترقی پہ کیون نہو ہر دم
غم فراق بتان بین جو موت آئی تھی
قفس بین چھوڑتا صیاد کسطرح اوسکو
ہر اک سے جھک کے ملا کر نہ کر غرور ذرا
تڑپ تڑپ کی بسر کی ہے رات فرقت کے

کسیکو پرسش اعمال کا خطر بھی ہے
پیام موت کی غافل تجھے خبر بھی ہے
کسیکی یاد ادھر بھی ہے اور ادھر بھی ہے
ہماری حالت دلکی تمھین خبر بھی ہے
بلا ہے زلف تو جادو بھری نظر بھی ہے
تری تلاش سے غافل کوئی بشر بھی ہے
بھلا ہمارا سا اغیار کا جگر بھی ہے
ہمارے نالہ و فریاد مین اثر بھی ہے
ہجوم حسرت و حرمان مزار پر بھی ہے
کہ آہ و نالۂ بلبل مین کچھ اثر بھی ہے
مآل کار کی منعم تجھے خبر بھی ہے
ہماری حال کی کچھ آپکو خبر بھی ہے

۱۰۹	بتان دیر کی الفت نہ بھولکر کرنا کہ جان جانے کا اسمین و فا خطر بھی ہے	۱۷

شکوۂ جور بتان لب پہ نہ لائے ہوتے
نالہ و آہ کبھین لب پہ نہ لائے ہوتے
اشک آنکھون نے مرے جان نہ بہائے ہوتے
صاف ہو جاتا مرا نامۂ عصیان سارا
شیفتہ گل پہ نہوتی کبھی بلبل ہرگز
غرق دریاے خیالات مین گھر ہو جاتے

ناز و انداز و فا تم نے اوٹھائے ہوتے
عرش و کرسی و فلک ہمنے ہلائے ہوتے
دو قدم لاش کے ہمراہ تو آئے ہوتے
شرم سے تر عین گر اشک بہائے ہوتے
سیر کو آپ سوے باغ جو آئے ہوتے
تم نے ہنستے میں اگر دانت دکھائے ہوتے

عاشق چشم کی تربت پہ کبھی تو آکر
ہجر ساقی مین جو مینا پینے کے جانب جاتے
آمد فصل جنون سنتے جو ہم دیوانے
ایک دو جام مین ساقی مرا کیا ہوتا ہی
دیر کچھ بھی تجھے آنے مین جو ہوتی سگ یار
کس مصیبت سے مری روح نکلتی تن سے
برہمن دیر مین ملتا جو پتہ اوس بت کا
مست کیا قلقل مینا کے صدا ہی ساقی
کشتہ ناز و ادا اوسسے نہ بچتے ہرگز
دیکھتا ہجر کی شب مین جو تڑپنا میرا

پھول نرگس کے مرے چشمان چڑہائے ہوتے
ٹھوکرین مار کے خم ٹھنے لنڈہائے ہوتے
طوق و زنجیر کے سو ٹکڑے اوڑائے ہوتے
خم کے خم تو نے مرے منہ سے لگائی ہوتی
استخوان سارے ہمانے مری کہائی ہوتے
تم جو بالین پہ دم نزع نہ آئے ہوتے
ہم حرم چھوڑ کے پھر دیر مین آئے ہوتے
سنتے زاہد تو ابھی وجد مین آئی ہوتے
آسمان سے جو مسیحا اوتر آئے ہوتے
اشک آنکھون مین عدو کے بھی بھر آئی ہوتے

١١٠	جان دیتے جو وفا عشق مین ہم جور و سے نکلے خلد سے لینے فرشتے ہمین آئے ہوتے	١٧

زمانے مین جسے اس عشق کا آزار ہوتا ہے
موذن سوتے سوتے جس گھڑی بیدار ہوتا ہے
نہین آتا نظر وہ ماہ پیکر خواب مین اک شب
مدت سے ساقی کوثر کے ہم جنت کو چلتے ہین
فریدون سمجھے گدائی کوئی جانا کی جو شاہی سے
کہین گل پھولتے ہین اور کہین بلبل چہکتی ہے
تجھے اوٹھنے دو دن ای بیار بھلا ہمکو مین کیونکر
خضر تمکو نہین معلوم راہین کوی الفت کی
وہ بت ہی جلوہ فرما خانہ دل مین مری زاہد

وفا دم بھر کا جینا پھر اوسی دشوار ہوتا ہی
شب وصلت مین دینے کو اذان تیار ہوتا ہے
ہمارا بخت خفتہ دیکھین کب بیدار ہوتا ہے
گنہگارون کا اس صورت سے بیڑا پار ہوتا ہی
اوسے ظل ہما بس سایہ دیوار ہوتا ہے
بہار آتی ہے جب رونق پہ کیا گلزار ہوتا ہے
تری فرقت مین جینا یکدم دشوار ہوتا ہی
قدم رکھنا طریق عشق مین دشوار ہوتا ہی
روانہ پھر حرم کے سمت تو بیکار ہوتا ہے

چلے جاتے ہین ہمسے رند شوق بادہ نوشی مین
ہزارون کوس بھی گر خانۂ خمار ہوتا ہے

پیا ہے جام مئے میخانۂ عالم مین چلتے ہین
بہار آتی ہی جب تو مست ہر میخوار ہوتا ہے

قیامت کرتے ہو تم چال سے مردے جلاتی ہو
بپا اک حشر کا عالم دم رفتار ہوتا ہے

اشارے مین ذرا سے قتل عالم کو کیا تو نے
تجل ابرو سے تیرے خنجر خونخوار ہوتا ہے

نکر منعم کی صورت تو محبت زر سے ای غافل
کہ انسان اسکی الفت مین ذلیل و خوار ہوتا ہی

جسے شوق شہادت ہو وہ آئے آج مقتل مین
اشارہ تیغ ابرو کا بھی ہر بار ہوتا ہے

کیا طے منزل ہستی کو اوسنے دو ہزار دن مین
غضب عمر روان کا تیز رہوار ہوتا ہے

۱۱۱	کھڑے ہین طور پر مشتاق جانان شکل موسیٰ ہم وفا کب دیکھیے اوس شوخ کا دیدار ہوتا ہی	۱۶

جسکے دل مین تیری تصویر نہان رہتی ہے
پھر کوئی اور ہوس اسکو کہان رہتی ہے

مدح احمد مین شب و روز زبان رہتی ہے
میرے پہلو مین وفا حور جنان رہتی ہے

ہجر مین لب پہ مری آہ و فغان رہتی ہی
ضبط کی دلکو کہان تاب و توان رہتی ہے

ذبح کرتا ہے مجھے اسکا تصور سفاک
تیغ ابرو مری گردن پہ روان رہتی ہی

کھل گیا دیکھکے طفلی و شباب و پیری ای
صورت نفس روان عمر روان رہتی ہی

چاندنی رات ہو اور تو ہو چلے دور شراب
روز و شب اسکی تمنا مری جان رہتی ہی

اے موذن مجھے جب وصل نصیب ہوتا ہی
شام ہی سے تجھے کیون فکر اذان رہتی ہی

مین وہ میکش ہون کہ جب فصل بہار آتی ہے
خواہش طوف در پیر مغان رہتی ہے

تیرا دیوانہ تری دھن مین جہان بیٹھ گیا
پھر تو اک خلق خدا جمع وہان رہتی ہے

میکشی کرتا ہے میخانے مین جب رند کوئی
فکر عقبےٰ اوسے اوسوقت کہان رہتی ہی

پا کے نشہ او نہین مین اوسے پیش جاتا ہون
صبر کی تاب مری دلکو کہان رہتی ہے

سو سم گل مین جو میخانے گیا مین واعظ
نہ پیون مے مجھے تاب کہان رہتی ہی

میں ہوں وہ تو پہ تسکین آتی ہے جو فصل بہار — پھر طبیعت مری قابو میں کہاں رہتی ہے

دیکھکر طور پہ جلوہ ترا موسے کی طرح — ہو نہ بیخود یہ بہلا تاب کہاں رہتی ہے

موت آئی جو شب وصل تو پوچھا میں نے — اے اجل تو شب فرقت میں کہاں رہتی ہے

۱۱۲

ایتے اعمال زبوں یاد جو آتے ہیں وفا
ایک ندی مری آنکھوں سے رواں رہتی ہے

۱۱۱

بلبل کو آرزو ہے گل تر کے دید کی — آہ و فغاں چمن میں جو اوسنے شدید کی

بے غسل و بے کفن اوسے سب دفن کرتے ہیں — کیا منزلت ہے یار تمہارے شہید کی

یاس و غم و الم کا رہیگا وہاں ہجوم — جس جا پہ قبر ہوگی تمہارے شہید کی

ساقی بہار میں جو پلاتا تھا مجھکو مے — دل سے صدا بلند تھی ہل من مزید کی

جاتا تھا کوہ طور پہ موسے کیطرح روز — خواہش تھی ایسی دلکو مرے تیری دید کی

آنکھوں سے اپنی اوٹھ گیا جب پردہ دوئی — پھر تو ہر ایک شے میں تری ہمنے دید کی

آمد جو مجھے رند کی میخانے میں سنی — ہر شیشے نے تیز بہت ہی کشید کی

کہدو نگار روز حشر شفیع الامم سے میں — فرد عمل سیاہ تھی تمنے سفید کی

میں نے خدا ہی پایا نہ وصل بتاں ہوا — برباد آسمان نے مری ہر امید کی

پہرنے لگا کفن مرے آنکھوں کے سامنے — پوشاک دوستوں نے جو قطع و برید کی

۱۱۳

بہولا خدا کی یاد اطاعت بتوں کی کی
روح وفا مطیع تھی نفس پلید کی

۱۹

کام ہے ضبط سے فریاد و فغاں رہنے دے — عشق کی آگ کو سینے میں نہاں رہنے دے

کہہ انا الحق کو نہ منصور زباں سے للہ — راز یہ فاش نکر دل میں نہاں رہنے دے

نوک مژگاں کی خلش کا نہیں شکوہ لازم — دل میں اس پھانس کو تو اپنے نہاں رہنے دے

میں ہوں مجرم نہ بلا حشر کے میداں میں مجھے — پردۂ خاک میں تو مجھکو نہاں رہنے دے

کیون اوڑتا ہے مری خاک لحدکو ای چرخ
چار دن تو مری تربت کا نشان رہنے دے

ایجاد گائین غزل میری حسین خوش ہوکر
کچھ تو دنیا مین مرا نام و نشان رہنے دے

کوئی حسرت نہین نکلی ہے شب وصل مری
اے موذن ابھی خاموش اذان رہنے دے

یا خدا جان مری نکلے ترے نام کے ساتھ
نزع مین اتنی تو قابو مین زبان رہنے دے

مسجد و دیر و حرم مین کہین ملجائیگا وہ
پانون کو اوسکے تجسس مین روان رہنے دے

ہاتھ ابھی روک نہ قاتل کہ ہے شہرگ باقی
ابھی گردن پہ مری تیغ روان رہنے دے

تم کے خم و دم مین چڑھا جاؤن جو میکش ہونگین
میکدے مین جو مجھے پیر مغان رہنے دے

سیر ہونیکو بہت رند ابھی باقی ہین
دور کا جام ابھی پیر مغان رہنے دے

مرے اک ہاتھ لگا اور کہ بھگر اٹ جا کے
نیم بسمل نہ مجھے اے مرجان رہنے دے

بعد مردن ترا دیدار ہو جسجا یارب
حشر تک روح کو میری تو وہان رہنے دے

یا خدا خواہش جنت ہے نہ دوزخ سے گریز
تیری مرضی ہو جہان مجکو وہان رہنے دے

کشش عشق کسی دن تو دکھاویگی اثر
صبر کر صبر و لا آہ و فغان رہنے دے

جان ہم دیتے ہین فرقت مین تمہارے لقا
قیس و لیلے کے فسانیکا بیان رہنے دے

وصل جانان ہے شب ماہ ہے پیتے ہین
ای فلک چار پہر تو یہ سمان رہنے دے

۱۱۴ زشت اعمال و فا گو ہین مگر ہے وہ غفور
بعد مردن مجھے دیکھون وہ کہان رہنے دے ۱۱

پھر لیے اوسکے زلف رسا دوش تک گئی
وہ بل اوٹھائے جس سے کمر تک لچک گئی

ساغر کیطرح غمسے میرا دل اولٹ گیا
بنت العنب جو پاس سے میرے سرک گئی

اوسنے کیا نقاب سے چہرہ جو اپنا وا
سمجھا مین آسمان پہ بجلی چمک گئی

کھٹکا لگا رہا جو شب وصل ہجر کا
تا صبح اس تعلق سے نہ دلکی دھڑک گئی

سینے پہ اوسنے پیار سے رکھ جو اپنا ہاتھ
تسکین ہوگئی مری دلکی دھڑک گئی

دام بلا مین پہنس گئے عاشق ہزا رہا
جب اونکے رخپہ زلف چلیپا لٹک گئی

عاشق کا دل نہو کہین اسمین پہنسا ہوا
جھٹکا نہ دو جو زلف مین کنگھی اٹک گئی

اوٹھتے ہین ایسے شعلے کہ پہونکتا ہی تن
کیسی جگر مین آتش فرقت بھڑک گئی

آیا نظر جو حسن خدا داد یار کا
یوسف کی دیکھتے ہی طبیعت پھڑک گئی

لپٹا یا ایسا تمنے شب وصل مین اونہین
پوشاک گل کی طرح بدن پر مسک گئی

۱۱۵	کیا عاشقانہ تمنے کہی یہہ غزل وفا اہل سخن کی سنکے طبیعت پھڑک گئی	۱۲

پیام وصل سنکر وہ پری غصے مین آتا ہے
ہمارے نامہ بر کو گالیان لاکھون سناتا ہے

جب اوس آئینہ رو کو دھیان آرائش کا آتا ہے
سکندر خود عدم سے آکے آئینہ دکھاتا ہے

مری میت گلی مین اوسکے جب پہونچی تو کہدینا
جنازہ آپ کے عاشق کا بہر دفن جاتا ہے

گنہ پر منفعل ہو ہو کے روتا ہون مین راتون کو
مآل کار کا اپنے مجھے جب دھیان آتا ہے

نکلتی ہی برائے پیشوائی روح مرقد سے
ہماری قبر پر جب فاتحے کو یار آتا ہے

گریبان پھاڑ کر اپنا کسی صحرا مین جا بیٹھین
جنون کے جوش مین یہ ولولہ رہ رہ کے آتا ہے

نچھوڑونگا مین فصل گل مین مے مینا وہ میکش ہون
عبث بک بک کے ناصح تو دماغ اپنا پھراتا ہے

قرار آتا ہی دنکو اور نہ شب کو نیند آتی ہے
تمہاری ہجر کا صدمہ ہمارا دل دکھاتا ہے

یہ باعث ہی تری صورت جو ہی پیش نظر میرے
تصور مین ترے یہ دل مزہ وصلت کا پاتا ہے

بجا قتل سے ای قاتل ابھی ٹھنڈا اتو ہو نے دے
ستمگر نیم بسمل چھوڑ کر کیون مجکو جاتا ہے

سہی آباد میخانہ ترا رندو نسے ای ساقی
کہ گلگون بہار گل مین تو مجکو پلاتا ہے

۱۱۶	وفا حاجت ہمین ساقی کی کیا ہے وصلکی شب مین ہم اوسکو مے پلاتے ہین وہ ہمکو مے پلاتا ہے	۱۵

کہین کہلا ہے گلاب اور کہین یہ سوسن ہے
عجب بہار ہی دیکھو چمن یہ جو بن ہے

ہمارا دشمن جانی وہ شوخ پر فن ہے
کہان شباب ابھی یار کا لڑکپن ہے
ہر ایک رند کی ہر بار آنکھ پڑتی ہے
جو دیکھ لین گے خضر بھی تو زہر کھا لینگے
خیال زلف مین تا صبح دیکھیے کیسا ہو
نہ باغبان ہے نہ گل ہین نہ بلبل شیدا
ہماری قتل سے قاتل کو انفعال ہے یہ
شتاب خنجر ابرو سے قتل کر قاتل
خدا کرے کہ ہون صیاد و باغبان برباد
صدا یہ قبر سے آتی ہے بادشاہون کی
نسیم صبح بھی ہمراہ جا نہین سکتی
متاع دل مری لوٹی ہی ہجر کی شب مین
شب وصال مین یہ بولتا ہی بچپلے سے

بچشم غور جو دیکھا تو خضر رہزن ہے
نگاہ قہر کی ہی اور غضب کی چتون ہے
بہار گل مین یہ بنت العنب پہ جوبن ہے
نمود خط سے رخ یار پہ وہ جوبن ہے
شروع شام سے دلکو ہماری الجھن ہی
خزان کے آتے ہی کیسا اوجاڑ گلشن ہے
بھرے ہی آنکھ مین آنسو جھکائے گردن ہے
کہ آب تیغ کی مشتاق میری گردن ہی
یہ شور بلبل شیدا میان گلشن ہے
اندھیری قبر کی ہے اور کنج مدفن ہے
ہمارے یار کا اسدرجہ تیز توسن ہے
تمہاری زلف بھی اک رشک ماہ رہزن ہے
ہماری جان کا مرغ سحر بھی دشمن ہے

۱۱۷	پیین شراب نہ کسطرح اے وفا ہم رند لبنل مین ساقی گلرو ہی صحن گلشن ہے	۷

شدت ستمہائے غم کا پھر عذاب آنیکو ہے
ساقیا رندونکو وصل دخت رز سے شاد کر
ساقیا ہی کھینچی جاتی ہے جو بیحد تند و تیز
تم بتونکی یاد مین اللہ کو بھولے رہے
ہم وہ مجرم ہین کوئی نیکی نہین کی عمر بھر
دل مین احباب وا عزہ کے نہین الفت کی بو

پھر کسی بت پہ دل خانہ خراب آنیکو ہے
ہی چمک بجلی کی گردون پر سحاب آنیکو ہی
میکدہ مین کیا کوئی مست شراب آنیکو ہی
کچھ خبر ہے غافلو روز حساب آنیکو ہی
ہمکو کیا آسے اگر روز حساب آنیکو ہی
پھر جہان مین کوئی وقت انقلاب آنیکو ہی

کیون جگایا قبر مین سوتے سے اے منکر نکیر	پوچھو جو پوچھنا ہو مجکو خواب آتی ہے

۱۱۸ — وصل کی شب وہ یہ کہتے ہین چھپا کے وفا
اب ہمین انگڑائیان آتی ہین خواب آنکھون ہی — ۱۸

باغ مین جلوہ نما جب تری قامت ہو جاے — سرو گلزار تجھے دار کی صورت ہو جاے

عکس اشیا نکو اگر چشم بصیرت ہو جاے — ذرے ذرے مین عیان پھر تری صورت ہو جاے

حور و غش یار کے کوچے مین سکونت ہو جاے — یا الٰہی مرے قبضے مین یہ جنت ہو جاے

دل کا آئینہ جو ہو زنگ دوئی سے شفاف — پھر تو ہر شی سے عیان یار کی صورت ہو جاے

میری صورت سے ہو آپ تم اپنے عاشق — دیکھو آئینہ تو پھر اور ہی صورت ہو جاے

آدمی خاک کا پیوند بنے بیٹھے ہی — منکشف آپ پہ اگر اپنی حقیقت ہو جاے

ہجر مین درد جگر کی ہے نہایت شدت — یا الٰہی کہین صبح شب فرقت ہو جاے

وہ قمر آکے لپٹ جاۓ گلے سے میرے — اوج پہ میرا اگر اختر قسمت ہو جاے

میکدے مین جو کہین قلقل مینا پی لے — زاہدا پھر تو تری وجد کی حالت ہو جاے

حشر برپا ہوا بھی چونک اوٹھیں سب دی — ناز کی چال چلو تم تو قیامت ہو جاے

سب کے پہلے ہی ملے جام و صراحی مجکو — میرے ساقی کی اگر مجھ پہ عنایت ہو جاے

گر جی صاف نہین ہے تو نہ ہو اے ساقی — درد ہی کا مجھے اک جام عنایت ہو جاے

فاتحہ پڑھنے جو آپ آئین لحد پر میری — قبر مین بعد فنا روح کو راحت ہو جاے

وصل تیرا جو یہان بھی نہ مجھے ہو حاصل — اوٹھکے دوزخ سے مجھے گلشن جنت ہو جاے

آئینہ وہ رخ شفاف کا گر دکھلا دے — شکل آئینہ سکندر کو مجھے حیرت ہو جاے

چشم جانان کے تصور مین جو صحرا کو چلون — دیکھکر چشم غزالان مجھے وحشت ہو جاے

سارے عالم کو ہو یکجان و دو قالب کا گمان — مجھسے اوس بت کو الٰہی یہ محبت ہو جاے

عشق کامل کی دکھا دون جو وفا مین تاثیر

۲۰	یار کو میری طرح مجھے محبت ہو جائے	۱۱۹

ایسی مری فریاد مین تاثیر خدا دے
جب آہ کرون عرش کی زنجیر ہلا دے

قاتل مین لیے بیٹھا ہون سر ہاتھ پہ اپنے
پھر قتل مین کیون ہی مرے تاخیر بتا دے

ہی زلف کے سودے مین مجھے شوق اسیری
صدا دے سے کہتا ہون کہ زنجیر پنہا دے

بیٹھا ہون سر طور مین مشتاق زیارت
سوسے کیطرح تو مجھے تنویر دکھا دے

ہین منتظر دید تری گبر و مسلمان
پھر لیے نقاب اے بت بے پیر اوٹھا دے

دم لب پہ ہی دنیا مین ہون مہمان کوئی دم کا
اب شکل مجھے او بت بے پیر دکھا دے

دکھلا دے کیدن تو مجھے جنبش ابرو
سر تن سے مرا او بت بے پیر اوڑا دے

عاشق ہون ترا مجھسے تو زیبا نہین پردا
للہ نقاب او بت بے پیر اوٹھا دے

بیہوش ہو موسے کیطرح یوسف کنعان
صورت جو کبھی وہ بت بے پیر دکھا دی

سر پہ ہین مرے تیرے قدم قاصد جانان
پھر اور کرون کیا تری توقیر بتا دے

درکار ہو عزت تو ہی اسکا تجھے دہیان
وہ بات نکر جو تری توقیر گھٹا دے

واقف نہین تم نالۂ عاشق کی اثر سے
اک آن مین تسخیر فلک پھیر ہلا دے

حورون مین کہان حسن پریزادونکی صورت
یہ نالہ جو ہو زاہد بے پیر بتا دے

عشاق سگے کاٹ کے مر جائین ہزارون
سرمی کی جو تو آنکھ مین تحریر دکھا دے

ابرو کے اشارے سے مرے سر کو جدا کر
قاتل مجھے تو جوہر شمشیر دکھا دے

اے شمع مقابل ہو تو شعلہ رخون کے
ایسا ہو سر کو ترے گلگیر اوڑا دے

ثانی سے یہ کہیے کہ مرقع مین جہان کے
اوس بت کے مشابہ کوئی تصویر دکھا دے

اندھیر ہو دنیا مین قیامت ہو نمودار
تاثیر اگر نالۂ شبگیر دکھا دے

لکھا جو ہی قسمت مین وہ پیش آئیگا بیشک
کسطرح سے کوئی خط تقدیر مٹا دے

۱۴۰ — اس جرم پہ دیکھین تمھین تعزیر وہ کیا دے — ۱۵

گلشن بھی ہی شراب بھی ہی ابر تر بھی ہے
تن پہ ہاین جھریان بھی خمیدہ کمر بھی ہے
ہر اک دیر و دیکھون نہ پڑہے تجکو دیکھ کر
زاہد کوئی بنا تو کوئی برہمن بنا
پھولونکا ہار پہنا تو جنبش ہوئی محال
صد چاک پیرہن کرے ہر گل بہار مین
صدمے تمہارے ہجر کے جھیلین نہ اُف کرین
صدمے شب فراق کے کیونکر اوٹھائے جائین
کرتا ہی شور وصل کی شب مین یہ شام سی
باتو مین کٹ گئی شب وصلت غضب ہوا
ایدل کسی حسین سے الفت نہ کیجیو
یاران رفتگان کا نشان کسطرح ملے
جھک جا ہر ایک سے تجھے جب دی خدا عروج
ایدل تو کوی عشق مین رکھتا تو ہی قدم

بے چین رند ہین سبھے تجھے ساقی خبر بھی ہی
ہر دم ہی موت گھات مین تجکو خبر بھی ہی
تجسا حسین جہان مین کوئی بشر بھی ہی
غافل تری تلاش سے کوئی بشر بھی ہی
تجسا حسینو مین کوئی نازک کمر بھی ہی
اے عندلیب آہ مین تیری اثر بھی ہی
اغیار کا ہماری طرفسے جگر بھی ہے
مضطر ہے دل بھی شدت درد جگر بھی ہی
دشمن ہماری جان کا مرغ سحر بھی ہے
وقت اذان ہی نالۂ مرغ سحر بھی ہے
یہ عشق وہ ہی جانکا جسمین ضرر بھی ہی
سب راہ صاف ہی کہین گرد سفر بھی ہی
سیدھا کسی جگہ شجر بارور بھی ہے
اتنا بتادے ساتھ کوئی راہبر بھی ہی

۱۲۱ — دیر و حرم مین جسکا تجسس ہی اے وفا
وہ جلوہ گر ہی دلمین تجھے کچھ خبر بھی ہی — ۱۶

شرمندہ زہرہ اور خجل مشتری ہوئی
عاشق کا کب ہوا کسی معشوق کو خیال
شیدا ہماری یار پہ سارا جہان ہے
مین چاہتا ہون بعد فنا قبر ہو وہین

اوس رشک مہر و مہ سی جسنے ہمسری ہوئی
بلبل عبث ہی شاہد گل پر مری ہوئی
یوسف پہ تھی بس ایک زلیخا مری ہوئی
دل مین ہی کوے یار کی الفت بھری ہوئی

یوسف کی چاہ چھوڑی زلیخا بھی دیکھ کر — ایسے حسین کی دل مین ہی الفت بھری ہوئی
ساقی چمن ہی ابر ہے پہلو مین یار ہے — اب جلد لا شراب کی بوتل بھری ہوئی
محشر مین ہوگا پیش خدا تو ذلیل و خوار — غافل اگر محبت دنیا زری ہوئی
بھولے سے ہم کرینگے نہ عشق صنم کبھی — اک شب فراق مین گر جان بری ہوئی
سرکار سے جنون کی ملے نام وحشیو — مجنون کے بعد خدمت جامہ دری ہوئی
کوچے صنم کا مجکو بتایا نہ راستہ — اے خضر آپ سے نہ مری رہبری ہوئی
کیونکر چھپیگا قتل مرا مجکو خوف ہے — ہے آستین یار لہو مین بھری ہوئی

۱۲۲	زنہار اُسسے دل نہ لگانا تم اے وفا الفت مین ان بتون کی ہے ذلت دھری ہوئی	۱۵

صحبت نہین رہین عدو تمہاری — اچھی نہین یار خو تمہاری
وہ سنکے سوال وصل بولے — تم اور یہ آرزو تمہاری
لپٹا کے ہمین کہا شب وصل — کچھ اور ہے آرزو تمہاری
ہم خاک مین مل گئے ہین مرکر — بر آئی اب آرزو تمہاری
رگ رگ کے گلے پہ چل رہی ہے — تلوار مین بھی ہے خو تمہاری
سائل نہو کہہ رہی ہے ہمت — گھٹ جائیگی آبرو تمہاری
گردن کا مرے لہو بہا کر — شمشیر ہے سرخرو تمہاری
کیا اصل ہے نافۂ ختن کے — وہ زلف ہے مشکبو تمہاری
ہوتی ہین ترقیان ستم کی — کیا طبع ہی کینہ جو تمہاری
بوسے طلب پہ گالیان دین — کیا خوب ہے گفتگو تمہاری
ہمنے چاہا جو تمکو اے جان — شہرت ہوئی چار سو تمہاری
دیر و کعبہ مین گبر و زاہد — کرتے رہے جستجو تمہاری

آئینہ صفت جو صاف دل ہو — صورت رہے روبرو تمہاری
شل نقش قدم مٹے ہم — اللہ رے جستجو تمہاری

۱۲۳ — یہ فیض صبا کا اے وفا ہے / جو دہوم ہے چار سو تمہاری — 19

عیسے بھی آسمان پہ بہت رشک کہائینگے
ٹھوکر لگا کے آپ جو ہمکو جلائینگے

یوسف کو حسن یار اگر ہم دکہائینگے
انصاف وہ کرینگے تو شرما ہی جائینگے

مرکر کفن مین ہم تو نہ پہولون سمائینگے
مرقد پہ فاتحے کو اگر آپ آئینگے

جور و جفا و ناز و ستم سب اوٹھائینگے
بہولے سے لب پر آپکا شکوا نہ لائینگے

تاثیر جذب عشق جو مرکر دکہائینگے
روتے ہوی وہ لاش کے ہمراہ آئینگے

گذری جو اسکے ہجر سے فصل بہار مین
چادر چڑہانے قبر پہ مجنونکی جائینگے

دیدونگا اپنی جان یہ دل مین سما گئی
پہلو سے میرے اوٹھکے اگر آپ جائینگے

مرنیکے بعد لاش بھی ہوگی یہین پہ دفن
ہم حشر تک نہ آپ کی کوچے سے جائینگے

بلبل وہ ہین کہ آمد فصل بہار مین
ہم شاخ گلپر اپنا نشیمن بنائینگے

دل مین جناب عشق کا ہوگا اگر گذر
مجنون بنینگے ہم تجھے لیلے بنائینگے

جب تک نہ آکے بیٹھے گا پہلو مین وہ نگار
منہ سے نہ ہم شراب کا ساغر لگائینگے

اسکے شب فراق مین گر جان بچگئی
پھر ہم نہ دلکو ماہ وشون سے لگائینگے

جانیکا نام لو نہ شب وصل مین صنم
ہم کسطرح فراق کے صدمے اوٹھائینگے

پہرتے ہین روز بہٹکے ہوسکوی عشق مین
اے خضر آپ کیا مجھے رستہ بتائینگے

جوش جنون جو زور پہ ہوگا بہار مین
دامن کے اور جیب کے پرزے اوڑائینگے

سن پائینگے جو آمد فصل بہار کو
پرزے ہم اپنا جیب و گریبان اوڑائینگے

بیٹھا رہونگا کوچے مین تا حشر منتظر
مجکو نہ اپنی شکل وہ کب تک دکہائینگے

کھٹکا ہے بعد مرگ نکیرین کا ہمین
زیر زمین بھی چین سے سونے نہ پائینگے

۱۲۴

مرنیکے بعد شافع روز جزا وفا
مجھکو عذاب نار سقر سے بچائین گے

۱۴

بعد مرنے کے ملی قبر مین راحت کیسی
پالی دنیا کے بکھیڑونسے فراغت کیسی

بے بلائے مرے گھر آپ جو لائے تشریف
آجکی آپ نے بندے پہ عنایت کیسی

ہوگیا وصل کا دن چشم زدن مین آخر
ہاے پھر آگئی بلا ہی شب فرقت کیسی

سخت جانی سے مری جان نہ نکلی آخر
تیغ قاتل سے ہوئی مجھکو ندامت کیسی

جھومتا چلتا ہون مستانہ قدم پڑتے ہین
شیشۂ دل مین بھری ہی مئی الفت کیسی

شمع کو صورت پروانہ جلایا شب بھر
شعلۂ یار نے کی میرے شرارت کیسی

سر دیا عشق مین اور جان بھی کی تمپہ نثار
اور کرتے ہین مرے جان اطاعت کیسی

ماہ کنعان بھی جو دیکھین تو وہ شرمندہ ہون
یار کے ہاتھ لگی حسن کی دولت کیسی

کسی کافر پہ بھی اللہ نہ ڈالے یہ وقت
مین نے جھیلی شب فرقت مین مصیبت کیسی

چھوڑ جائین گے پس مرگ عزیز و احباب
ہاے یاد آئیگی رہ رہ کے یہ صحبت کیسی

ناصحا ہم تو نہ مانین گے کبھی تیرا کہا
جو کہ دیوانہ ہو پھر اوسکو نصیحت کیسی

جیب و دامن کا مرے تار بھی باقی نہ رہا
موسم گل مین جنون کی ہوئی شدت کیسی

ہم فقیرونکو ہو کیا دولت دنیا کی ہوس
یار کا نان جوین دیتی ہین لذت کیسی

بعد مردن بھی مزا اسکا نہ بھولے گا مجھے
تیغ کی پہل سے ملی ہے مجھے لذت کیسی

بیڑیان توڑکے زندان سے نکلا آتا ہون
عشق کاکل سے ہوئی ہے مجھے وحشت کیسی

۱۲۵

عاشقانہ کہین اشعار نہ کسطرح وفا
آجکل جوش پہ ہے اپنی طبیعت کیسی

۱۶

باعث جو آفرینش لوح و قلم کا ہے
خورشید چرخ نقش اوسیکے قدم کا ہے

قائل ہے کوئی دیر کا کوئی حرم کا ہے
کیا جانین ہم کہ کونسا گھر اوس صنم کا ہے

دیکھا جسے کنکھیون سے اوسکو کیا دو نیم
عالم نگاہ ناز مین تیغ دو دم کا ہے

عالم کا حال کھل گیا جب سر جھکا لیا
پہلو مین اپنے دل نہین یہ جام جم کا ہی

تنہا اگر جیے بھی تو کیا لطف زندگی
اے خضر طول عمر بھی باعث الم کا ہی

ہرگز کسیطرح سے نہو حشر تک تمام
ایسا طویل قصہ مرے رنج و غم کا ہے

بیڑا ہین جب تلک گئے تو کہونگا مین
مجرم ہون آسرا ترے فضل و کرم کا ہی

زاہد غرور کرتا ہے کس زندگی پہ تو
غافل تجھے قیام یہان ایک دم کا ہی

کیونکر لکھون مین حال شب ہجر یار کو
دل چاک چاک کلک مصیبت رقم کا ہی

کرتا ہے طعن کیا مری سودے پہ زاہدا
تجکو خدا کا عشق مجھے اوس صنم کا ہے

درویش کو عطا کیا سلطان کا مرتبہ
ادنے سا یہ سلوک تمھاری کرم کا ہے

زنجیر و طوق پہنے چلے سوے دشت ہم
سودا یہ کسکے گیسوے پرپیچ و خم کا ہے

نازل ہوئی ہی جب سے بلاے شب فراق
ٹوٹا ہوا پہاڑ مرے دل پہ غم کا ہے

خورشید و ماہ پھرتے ہین بوسے کے واسطے
یہ مرتبہ حضور کے نقش قدم کا ہے

یوسف جو دیکھین تو ہون زلیخا صفت نثار
وہ حسن دلفریب ہمارے صنم کا ہی

۱۲۶

روز جزا کا خوف ہمین کیا ہواے وفا
دامن ہمارے ہاتھ مین شاہ امم کا ہے

۱۳

پرتو فگن جو اسمین جانانہ ہو رہا ہے
پر نور کیا ہی دل کا کاشانہ ہو رہا ہے

کیا ختم رسولان معراج پائین گے آج
جو عرش پر یہ جشن شاہانہ ہو رہا ہے

لیلے و قیس کی اب سنتا ہی داستان کون
مشہور میرا اونکا افسانہ ہو رہا ہے

پوشیدہ شمع تابان فانوس مین جو دیکھی
بیتاب بہر وصلت پروانہ ہو رہا ہے

جب انجمن مین اسنے پر وہ شمع پائی
پھر پھر کے گرد صدقے پروانہ ہو رہا ہے

فصل بہار آئی آباد میکدہ ہے — رندون مین روز دور پیمانہ ہو رہا ہے
آئی بہار گلشن تیرے کرم سے ساقی — لبریز مے سے میرا پیمانہ ہو رہا ہے
اسنے جو ایک رشک لیلے کا حسن دیکھا — مجنون صفت مرا دل دیوانہ ہو رہا ہے
مجنون کی طرح مجکو لیلے نہین ہے بہاتی — دل میرا اک پری پہ دیوانہ ہو رہا ہے
اندھا ہے دیکھے کیونکر حسن پری رخان کو — حور جنان پہ واعظ دیوانہ ہو رہا ہے
رکہا ہوا جہان پر کل تخت سلطنت تہا — دیکھا تو آج اوس جا ویرانہ ہو رہا ہے
جب تم نظر نہ آئے مجکو چہار جانب — کعبہ مری نظر مین ویرانہ ہو رہا ہے
تو جب سے میرے دل مین پرتو فگن نہین ہے — عالم نگہ مین میری ویرانہ ہو رہا ہے
الفت کی مے بہری تھی پیر مغان نے خم مین — ہر رند جسکو پیکر مستانہ ہو رہا ہے
سجدے سے چہار جانب مے نوش کر رہے ہین — اب تو حرم سے بڑہکر میخانہ ہو رہا ہے
تا بند شمع پا کر دیتا ہے اپنی جانکو — پروانہ سے یہہ کار مردانہ ہو رہا ہے
اوسکو تری محبت ہرگز نہین ہے مجنون — لیلے پہ پہر عبث تو دیوانہ ہو رہا ہے
مرنیکے وقت بینے یسین جب سنی ہے — سمجہا کسی حسین کا افسانہ ہو رہا ہے
جب وقت نزع آیا بولی یہ روح میری — اسوقت ہر یگانہ بیگانہ ہو رہا ہے

۱۲۷	جب مرگیا وفا مین پیر مغان یہ بولا مرنے سے تیرے ویران میخانہ ہو رہا ہے	۱۳

ٹہوکر ہماری لاش کو آکر لگایئے — گر ہین مسیح آپ تو ہمکو جلایئے
نام شراب ہجر مین لب پر نہ لایئے — خم ہو کہ جام دونو نکو ٹہوکر لگایئے
موسے کسطرح ہمکو بہی شیدا بنایئے — رخسے نقاب اوٹھایئے جلوا دکہایئے
کب سے بہٹک رہا ہون مین کوچۂ مین عشق کے — اے خضر اب تو آیئے رستہ بتایئے
آتی ہین ہچکیان مجھے عالم ہے نزع کا — اسوقت میرے پاس سے اوٹھکر نہ جایئے

کیون عشق اونکی زلف پریشان کا کیجیے | کیون اپنے دلکو دام بلا مین پھنسائیے
غنچونکو اپنی خندہ زنی بھول جائیگی | گلشن مین چلکے آپ اگر مسکرائیے
فصل بہار آئی ہی وحشت ہے زور پر | دامن کے اور جیب کے پرزے اوڑائیے
نازک کمر ہے بوجھ سے انکی نہ کھائے بل | زلفونکو اسقدر نہ مری جان بڑہائیے
دم بھر کی دیر شاق ہوا ے موت جلد آ | کب تک فراق یار کے صدمے اوٹھائیے
کہتا نہین کہ آپ رقیبونکے گھر گئے | میری طرف تو دیکھیے آنکھین ملائیے
ہو جائیگا غرور اوسے اپنے حسن پر | آئینہ اوس صنم کو بھلا کیا دکھائیے
ہم عاشقونسے آپکو زیبا نہین حجاب | یہ آسمانکا بیچ سے پردہ اوٹھائیے

۱۲۸	یہ مین کہونگا ساقی کوثر سے حشر کو کوثر کا ایک جام وفا کو پلائیے	۱۱

ہم ہل نہین سکتے ہین بہار آئی ہوئی ہے | زنجیر جنون آپ کی پہنائی ہوئی ہی
شام شب وصلت مین جو تو بول رہا ہی | کیا مرغ سحر تیری قضا آئی ہوئی ہی
مین پانون دباتا ہون شب وصل جو اونکے | فرماتے ہین کیون تیری قضا آئی ہوئی ہی
بوسہ جو لیا زلف کا بیٹھے تو وہ بولے | کیا سر پہ تری آج قضا آئی ہوئی ہی
ساقی مجھے لِلّٰہ شراب اب تو پلا دے | میخانے پہ مستانہ گھٹا چھائی ہوئی ہی
خون شہدا تو نے ملایا ہے حنا مین | سرخی ترے ہاتھونمین غضب آئی ہوئی ہی
کیون ذکر شراب آج پھر کرتا ہی واعظ | کیا اسکی طبیعت بھی ادہر آئی ہوئی ہی
دل ملتے ہو نلو و نسے جو اے یار ہمارا | یہ چال کسی غیر کی سکھلائی ہوئی ہی
اک تار گریبان مین باقی نہین رکھتا | جب سنتا ہون گلشن پہ بہار آئی ہوئی ہی
کچھ حد بھی ہی صیاد ترے ظلم و ستم کی | بلبل تو قفس مین ہی بہار آئی ہوئی ہی

پرسوز دبلا خاک ہون اشعار وفا کے

۱۲۹ — دل پر الم و غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے — ۱۴

گھر سے جب کھینچکے وہ خنجر بران نکلے
سر ہتیلی پہ لیے اوسکے پر ارمان نکلے

شام سے تا بہ سحر لی نہ ادہر کی کروٹ
کب شب وصل مین دلکے مرے ارمان نکلے

موسم گل مین جو ہو دست جنون تیزی پر
پھر تو ثابت نہ کوئی تار گریبان سے نکلے

فصل گل آئی تو جا نیکے ہیں ہم سوی دشت
چاک کرتے ہوئے دامان و گریبان نکلے

موت کو یاد کیا خوب بہائے آنسو
ہم کسیدن جو سوے گور غریبان نکلے

اوٹھکے بتخانے سے کعبے کی طرف جاتے ہین
شکر صد شکر کہ ہم صاحب ایمان نکلے

سیدہ تیغ نہو روح کرون اوسپہ نثار
جسم سے زانوی جانان پہ اگر جان نکلے

ناز و انداز تمہارے ہین ستمگر تجھہ مین
ہزار اپر تری کیونکر نہ مری جان نکلے

باغبان شانہ گل مین اوسے کرنا مدفون
بلبل زار کی گلشن مین اگر جان نکلے

میرے رونے پہ ہنسی انکو نہ آئے کیونکر
گل کو کیا غم تن بلبل سے اگر جان نکلے

تیری رحمت سے یہ امید ہی مجھ مجرم کو
سادہ محشر مین مرا نامۂ عصیان نکلے

کوئی بتخانے کو جاتا ہے کوئی کعبے کو
ڈھونڈنے کو تجھے سب گبر و مسلمان نکلے

بے نقاب آپ چلے آئین اگر کوٹھے پر
آسمان پر نہ کبھی پھر مہ تابان نکلے

۱۳۰ — ہاتھ سے اوس بت کافر کے وفا دیر سے آج / برہمن پھینک کے ناقوس کو نالان نکلے — ۱۸

کوی جانان سے پر ارمان جو کبھی ہم نکلے
درد و غم ساتھ ہی کرتے ہوے ماتم نکلے

یہ دعا کرتا ہون اللہ سے اے ختم رسل
دم آخر تری چوکھٹ پہ مرا دم نکلے

آئین تربت مین نکیرین جو کرینکو سوال
تیرا ہی نام زبان سے مرے اسدم نکلے

وہ وہ صحرا مین سنا جب مرے مرجانے کو
قیس و فرہاد بھی کرتے مرا ماتم نکلے

نالۂ نیم شبی نے مرے دکھلایا اثر
گھر سے نکلے تو رقیبوں تھے وہ برہم نکلے

نشۂ مے مین جو تو وعظ کہے منبر پر
پھر تو مے پینے کو واعظ ابھی عالم سے نکلے

زندگی پھر نہ کوئی مانے مرے کا کہنا
یہی کہتے ہوے فردوس سے آدم نکلے

نالہ و آہ شب غم جو نکرنے پاوٗن
پھر بھلا خاک غبار دل پر غم نکلے

مرگیا ہجر کے صدموں سے عجب کیا اسکا
قبر مین نالے کے آواز جو پیہم سے نکلے

ہمسری آپ سے کیا کرتے یہ تھی کی مجال
حسن مین آپ سے یوسف تو کہین کم نکلے

ساتھ آیا نہ کوئی ہاے عزیز اور حبیب
میرے اعمال مرے قبر مین ہمدم نکلے

شام سے تا بسحر کرتے ہین آہ و فریاد
درد و غم رنج و الم ہجر مین ہمدم نکلے

ق

آگئے کہنے مین شیطان لعین کے ہی سبب
بس اسی جرم پہ فردوس سے آدم نکلے

نہ ملا روز ازل جب کوئی حامل اسکا
رنج کا بار اوٹھانیکے لیے ہم نکلے

نہین اوٹھتا تھا قدم بار جرایم سے مرا
سر پہ پشتارہ گنہ کا جو لیے ہم نکلے

پہونچے نزدیک جو میزان کے گرتے پڑتے
اوسکی رحمت سے کہین اپنے گنہ کم نکلے

جب تجھے دیر و کلیسا مین نہ دیکھا اے بت
کعبے مین ڈہونڈہنے واللہ تجھے ہم نکلے

۱۳۱	دل صد چاک کا ہم شانہ بناتے ہین وفا آپ کے گیسوے پر پیچ کا تا خم نکلے	۲۲

خط عیان ہوگیا چہرے پہ نزاکت نرہی
دیکھے آئینے مین یار وہ صورت نرہی

کسی معشوق پریزاد کی الفت نرہی
اے وفا پیر ہوئی اب وہ طبیعت نرہی

روبرو آنکھ کے کسوقت وہ صورت نرہی
سر پہ نازل مرے کسروز قیامت نرہی

غیر سے دلکو لگایا مری الفت نرہی
آپ کو مجھسے وہ اگلی سی محبت نرہی

آشیانہ ہے نہ بلبل کا نہ گل کا ہے نشان
جب خزان آئی تو گلشن کی وہ صورت نرہی

آئینہ سامنے رکھ رکھکے بنائین زلفین
ایکدم وصل کی شب یار کو فرصت نرہی

کبھی کعبے مین گئے اور کبھی بتخانے کو
ایکدم ہمکو تری یاد سے غفلت نرہی

کوچۂ عشق وہ کوچہ ہے کہ اللہ اللہ
خضر کے بھی نگئی اس راہ مین حاجت نرہی

فصل گل آ گئی تو زاہد کی بھی توبہ ٹوٹی
دختِ رز دیکھکے قابو مین طبیعت نرہی

جذبِ الفت ندا دست کہینچ کے لایا کدم
دل مین کچھ عشقِ مجازی کی حقیقت نرہی

میری بالین پہ وہ آئے ہین عیادت کو نہی
سانس لینے کے بھی جسدم مجھی طاقت نرہی

نام تیرا جو زبان سے مری نکلا اے دوست
پھر ملائک کو لحد مین کوئی حجت نرہی

کیا خزان آ گئی گئی فصل بہار اے ساقی
بادہ نوشی پہ جگر بند کو رغبت نرہی

پھیر لائی ظلمات دکھا کر تجھکو
یاوری پر جو سکندر تری قسمت نرہی

یت دیکھا ہی نہ تا کبھی روزِ فرقت
شکر ہی جان شبِ غم مین سلامت نرہی

قتل ہونے پہ میری لاش بھی تشہیر ہوئی
شکر ہے عشق مین باقی کوئی ذلت نرہی

مر گئے ہم تو بلا سے ترا شیدا تو ہوا
غم نہین اسکا اگر جان سلامت نرہی

اے مسیحا مری بالین پہ جو تم آ پہونچے
پھر دمِ نزع مجھے کوئی اذیت نرہی

ہم کو کوچے مین ترے جبکہ جگہ رہنے کو
تیرے مشتاق کو پھر خواہشِ جنت نرہی

سامنا رنج کا ہر روز رہا آٹھ پہر
کبھی دنیا کے بکھیڑے سے فراغت نرہی

وہ گلے میرے لپٹ کر شبِ وصلت بولے
ابتو دلمین تری باقی کوئی حسرت نرہی

صورت یار نظر آنے لگی صاف وفا
دلکے آئینے مین زرا جو کدورت نرہی

۳۲ ۔ ۱۹

یہ محبت مجکو تجھسے اے بت بے پیر تھی
ہر گھڑی دلبر تصور سے تری تصویر تھی

وصل کی شب منتظر کردی شبِ ہجران دراز
یہ عداوت تجکو مجھسے آسمان پیر تھی

تنگ پہنتا ہون جو وحشت مجھکو مجنون صفت
میری قسمت مین مگر دیوانگی تحریر تھی

دفن مجکو زیرِ خم پیر مغان نے کر دیا
بعد مردن یہ مری میخانے مین توقیر تھی

آپ کے دیوانگان زلف کا زیور یہ تھا
ہتکڑی تھی ہاتھ مین اور پاؤن مین زنجیر تھی

اضطراب دل سے تم دوڑے چلے آئے جو یار — پھر نہ کہنا یہ کہ تیری آہ بے تاثیر تھی
مرتے دم آئے مری بالین پہ تم دوڑے ہوی — اے مری جان جذبۂ الفت کے یہ تاثیر تھی
موسم گل مین کیا اپنا گریبان گل نے چاک — نالۂ و فریاد بلبل مین غضب تاثیر تھی
پھر گیا دروازے سے آکر مرے وہ مہ لقا — کیا کہون کس درجہ برگشتہ مری تقدیر تھی
میکدے سے مجکو باہر کر دیا ساقی نے ہاے — فصل گل مین ایسی برگشتہ مری تقدیر تھی
میری گردن کٹ گئی مین نیم بسمل رہگیا — انتہا کی کند اے قاتل تری شمشیر تھی
جان دیدیتے تڑپکر ہجر مین فرقت کی شب — اوس صنم کے وصل کی یہ بھی تو اک تدبیر تھی
چشم وحدت بین سے جب دیکھا تو یہ ثابت ہوا — دیر کی ہر ایک بت مین تیری ہی تنویر تھی
طور پر تمنے نہین دیکھا خدا کو اے کلیم — ہان نظر آئی تھی جو کچھ وہ بھی اک تنویر تھی
کعبہ و دیر و کلیسا و کنشت و خانقاہ — ہر جگہ پر مینے دیکھی آپ کی تنویر تھی
بیٹھکر اوٹھنا نتھا نقش قدم کیطرح سے — خاک کوئے یار میرے واسطے اکسیر تھی
کہہ رہا ہون قدرت کی بین خرابی دیکھکر — منہدم ہونیکو اک مدت سے یہ تعمیر تھی
دلکو اپنے جب کیا سنگ دوئی سے مینے صاف — سامنے آنکھونکے پھر ہر دم تری تصویر تھی

١٣٣	ہر سخنور داد دیتا تھا مرے اشعار کی اے وفا بزم سخن مین یہ مری توقیر تھی	٢١

ذکر رقیب یار ترے انجمن مین ہے — ہان آگ سی لگی ہوی سب تن بدن مین ہے
سنکر نکیر کچھ بھی نہ پوچھین گے قبر مین — ایسا جواب نامہ ہمارے کفن مین ہے
احباب نے لگا دیا مٹے کا عطر کیا — خوشبو جو بھینی بھینی سی اپنے کفن مین ہے
اے عندلیب رہیو بہت ہوشیار تو — صیاد اپنا دام بچھائے چمن مین ہے
فصل بہار آتی ہے بلبل نکر فغان — مہمان چار روز خزان اس چمن مین ہے
برگ خزان رسیدہ کے لب پر بھی شور غل — مغموم باغبان نہایت چمن مین ہے

شکر خدا کہ آگیا پھر موسم بہار
تاراج کیا خزان نے زر گل کو کر دیا
آکر خزان نے گل کا نہ رکھا کہین نشان
خوشبو سے جسکی میرا معطر دماغ ہے
دیر و حرم کنشت مین ملتا نہین پتا
دیکھے جو کوئی چشم حقیقت کو کھول کر
کعبہ کنشت دیر کلیسا و خانقاہ
دیتا ہے اپنی جان جو شیرین کے عشق مین
پیش نظر ہین غمزہ و ناز پریرخان
سجدے بتون کو کرتا ہے اسد جانکر
اتنی سی زندگی پہ تکبر نہ چاہیے
یہ سون سا جو قالب خاکی سے اتحاد
پہنا جو ہار پھولونکا دوہری ہوئی کمر
کیونکر بیان حالت دل یار سے کرون

بلبل ترانہ سنج جو ہر اک چمن مین ہے
برپا جو ہر روش پہ قیامت چمن مین ہے
فریاد عندلیب کے لب پر چمن مین ہے
اے باغبان بتادے وہ گل کس چمن مین ہے
رونق فزا صنم مرا کس انجمن مین ہے
جلوہ مرے صنم کا ہر اک انجمن مین ہے
مجکو تری تلاش ہر اک انجمن مین ہے
کیا جانیے کیا سمائی دل کوہکن مین ہے
غربت مین ہم ہین روح ہماری وطن مین ہے
دیکھو یہ کیا سمائی دل برہمن مین ہے
مہمان چار دنکے لیے روح تن مین ہے
مضطر کمال روح دم نزع تن مین ہے
اسد یہ ناز کی مری گل پیرہن مین ہے
کچھ بس نہین کہ قفل خموشی دہن مین ہے

۱۳۴

اہل سخن یہ کہتے ہین سنکر مرا کلام
بالکل صبا کا رنگ وفا کے سخن مین ہے

۱۳

ان حسینون پہ جو تو جان فدا کرتا ہے
جو کوئی آئینۂ دل کو صفا کرتا ہے
چھوڑ کر مجکو سسکتا ہوا قتل سے مجا
یاد حق کرلے کہ دو دن ہی ترا عہد شباب
کعبہ و دیر کلیسا و کنشت و مسجد

اے وفا ہوش مین آ دیکھ یہ کیا کرتا ہے
تجکو ہر چیز مین وہ دیکھ لیا کرتا ہے
دیکھ سفاک ستمگار یہ کیا کرتا ہے
عمر کو کھوتا ہے غفلت مین کیا کرتا ہے
ہر جگہ پر ترا دیدار ہوا کرتا ہے

یہن تھا وہ رند بلانوش کہ بعد مردن
فاتحہ مے پہ مرا روز ہوا کرتا ہے

اک پریزاد کی الفت میں ہمارا دل زار
راتدن نالہ وفریاد کیا کرتا ہے

طور پہ دیکھتا ہے جو کوئی تیرا جلوہ
غش ہو سے وہی بیہوش رہا کرتا ہے

فصل گل آئی تو بلبل نے کہا رو رو کر
دیکھیے کب ہمیں صیاد رہا کرتا ہے

جب بہار آتی ہے عالم میں تو اسے پیر مغان
جام مے رندوں میں ہر وقت چلا کرتا ہے

تیغ ابرو کی ہوئی جب سے محبت دل کو
روز خنجر مری گردن پہ چلا کرتا ہے

فصل گل آتی ہے تو پیر مغان رندوں میں
دور جام مے گلرنگ چلا کرتا ہے

۱۳۵	تو گنا ہون میں جو کھوتا ہے شباب اپنا وفا دیکھہ پچھتائے گا نادان یہ کیا کرتا ہے	۱۴

عشق میں برباد میری نوجوانی ہو گئی
سرخ رنگت دو رہی دنوں زعفرانی ہو گئی

جب سے فرقت آپکی اے یار جانی ہو گئی
ایکدم دشوار ہمکو زندگانی ہو گئی

تم جو آئے دور میری ناتوانی ہو گئی
رک گئی تہیں دونوں نبضیں پہ روانی ہو گئی

زردی رخ نے دکھایا بعد مردن یہ اثر
قبر میں رنگت کفن کی زعفرانی ہو گئی

پھر نہ اوٹھنے پایا میں جب کوئی جانا میں گرا
ہجر میں اسدرجہ مجکو ناتوانی ہو گئی

دیکھنے آئے جو وہ مجکو تو یہ دل نے کہا
آپ کے آنے سے میری زندگانی ہو گئی

آپ کی فرقت کے صدمے جھیلکر غم ہو بہم
ختم دو دن میں ہماری زندگانی ہو گئی

چھریاں رخ پر نظر آئیں تو میرے نے یہ کہا
موت کی ہاں آمد آمد زندگانی ہو گئی

یہ نہیں ممکن کہ ہو غیروں کے سایے کا گذر
تیرے کوچے میں جو میری پاسبانی ہو گئی

بات بھی تمنے نہ کی پہونچے جو کوہ طور پر
حضرت موسے ہی تک کیا لنترانی ہو گئی

مر گیا جسوقت میں پھر اوسنے کس سے بات کی
میرے دم تک اوس صنم کی لنترانی ہو گئی

بچ گئے دوزخ سے جنت پائی رہنے کو ہمیں
بعد مرنیکے جو تیری مہربانی ہو گئی

بادہ نوشی سے کرو توبہ کہ پیری ہے نمود		باز آؤ اب گناہون سے جوانی ہوگئی
۱۳۶	دل حسینون سے لگانا اے وفا اچھا نہین آگئی پیری تمہارے تو جوانی ہو گئی	۱۳
مرتے ہی خاک بھی مری برباد ہوگئی		کیسی طبیعت آپ کی اب شاد ہوگئی
تیری نگاہ لطف جو صیاد ہوگئی		بلبل اسیر دام تھی آزاد ہو گئی
ٹکڑے کو اڑا یا اپنا گریبان بہار مین		بس دم کہ اے جنون تری امداد ہوگئی
آیا نہ وہ صنم کبھی دم بھر کیوا سطے		کیا مفت رائگان مری فریاد ہوگئی
کہتے ہین دوست آگئی سے انکا ہوا نہین		کس درجہ بے اثر مری فریاد ہو گئی
بلبل نے داستان جو سنائی فراق کی		کس درجہ خوش طبیعت صیاد ہوگئی
بلبل چمن سے ہو کے پریشان نکل گئی		گلزار مین جو آمد صیاد ہوگئی
وہ دوڑے آئے فاتحہ پڑھنے مزار پر		تاثیر آہ کشتۂ بیداد ہوگئی
ملک عدم کو قافلہ یارون کا جب گیا		بستی عدم کی اوجڑی تھی آباد ہوگئی
دونون جہان کو تونے بنایا اک آن مین		کن کہنے سے جہان کی بنیاد ہوگئی
ہنگام نزع تن سے نکلتی نہین ہے روح		کس درجہ محو عالم ایجاد ہوگئی
یوسف درود پڑھنے لگے دیکھکر تجھے		اونکو بھی قدر حسن خداداد ہوگئی
۱۳۷	فصل بہار آئی تو رند سے اے وفا دکان میفروش پھر آباد ہو گئی	۱۱
جب صفائی دل مین پیدا ہوگئی		آپ کے عشاق مین جا ہو گئی
تشبیہ ذات حق جو شیدا ہوگئی		تیری صورت اور زیبا ہو گئی
جلد پیری دیکھکر دل نے کہا		اے جوانی ہائے تو کیا ہو گئی
دیکھکر اوجڑا چمن دل نے کہا		اے ہوائے باغ تو کیا ہو گئی

روکے بلبل نے خزان مین یہ کہا — باغ کے نشو و نما کیا ہو گئی

آپ کے فرقت کے صدمے جھیل کر — غیر حالت میری کیا کیا ہو گئی

مجھ سا مجنون جب ہوا اسمین مقیم — زینت میدان و صحرا ہو گئی

قید محبس مین کیا یوسف کو جب — خوب ہی رسوا زلیخا ہو گئی

میرا مرنا سنکے عالم نے کہا — لو قیامت آج برپا ہو گئی

جب تجلی تیری دل مین دیکھ لی — بیخودی مانند موسیٰ ہو گئی

۱۳۸

کسکی فرقت نے کیا زار و نحیف
اے وفا حالت تری کیا ہو گئی

زنگ سے آئینۂ دل جو مصفا ہو جائے — پھر تو ہر شے مین عیان یار کا جلوا ہو جائے

جب ترے حسن کا کونین مین شہرا ہو جائے — پھر خدا تجھپہ نکسطرح سے شیدا ہو جائے

اے صنم تجھسے وہی دلکو لگا سکتا ہے — سخت پتھر سوا جسکا کلیجا ہو جائے

تیز اس درجہ مین ظالم ترے تیر مژگان — دیکھلے جو کوئی غربال کلیجا ہو جائے

یار خود آئے جگر تھامے ہوئے ہاتھون سے — میرے نالون مین اثر کچھ بھی جو پیدا ہو جائے

میرے لاشے پہ جو وہ آئے تو مین جی اوٹھون — کیون نہ مشہور لقب انکا مسیحا ہو جائے

ساتھ میت کے جو آئے تو کہان جاتے ہو — اتنا ٹھہرو کہ ذرا دفن تو لاشا ہو جائے

دیکھ پائے جو ترے حسن کو بہزاد کبھی — شکل آئینۂ فولاد سے سکتا ہو جائے

نزع مین ہون مری بالین پہ جو آجاؤ تم — پھر تو جینے کا کوئی دم کے سہارا ہو جائے

روبرو آئینے کو رکھکے کرے تو جو سنگار — پھر تو اے یار ترا اور بھی نقشا ہو جائے

دشت وحشت کے اوڑا دین برابر پہ زرے — موسم گل مین ترقی پہ جو سودا ہو جائے

دوست جس جسکو سمجھتے تھے سبھی وہ دشمن — ہاے ایسا بھی مخالف نہ زمانا ہو جائے

طور پر کب سے ہین مشتاق تری دید کا ہم — ہمکو دیدار کبھی صورت موسیٰ ہو جائے

تو وہ بت ہے جو برہمن تجھے دیکھے بخدا
نعرہ زن صورت ناقوس کلیسا ہو جاے

اسلیے حشر مین ہمنے نہ کیا کچھ دعوے
کہین ایسا نہو قاتل مرا رسوا ہو جاے

یار پہلو مین ہو گلشن ہو گھٹا چھائی ہو
ایسا سامان بہی کسیدن تو خدا یا ہو جاے

جامہ مین ہون تری سب وہ برآئین ہم مین
دل مین گر ترک تمنا کی تمنا ہو جاے

دیکھ پاے جو ترے عارض روشن کی ضیا
ایسی حیرت ہو کہ خود آئنہ اندھا ہو جاے

تجکو اللہ نے وہ حسن دیا ہے ایجان
ماہ کنعان بہی فدا شکل زلیخا ہو جاے

تم چلو ناز کی رفتار سے وہ گام اگر
عرصہ عشر مرے جان وہین برپا ہو جاے

۱۳۹	ہجر کی شب جو ہو نالان دل غمگین وفا ایک ہی آہ مین عالم تہ و بالا ہو جاے	۱۱

نہ گھر سے جائیگا لو نام اے صنم ہمسے
بھلا فراق کا اوٹھے گا رنج و غم ہمسے

ٹھہرا ہے دوغ یہ بار گناہ کا دفتر
چلا نجائیگا محشر مین دو قدم ہمسے

طریق عشق مین ای خضر ہم کو ہین اوستاد
تم آگے جا نہین سکتے ہو دو قدم ہمسے

کبھی جو دشت مین جاتے ہین ہمسے آبلہ پا
تو خار نوک کی لیتے ہین ہر قدم ہمسے

رقیب سے تمہین ملنا اگر تہا مد نظر
تو کہائی کیلیے درگاہ مین قسم ہمسے

گلے سے لپٹو ہمارے ملاؤ لب سے لب
حجاب وصل مین کرتے ہو کیون صنم ہمسے

وطن چھوڑا کے کیا دربدر فلک تو نے
بس اب تو اوٹھ نہین سکتے ترے ستم ہمسے

وہ بادہ کش ہین کہ واعظ ہزار سمجھائے
کبھی شراب چھوٹیگی الی العدم ہمسے

بتون کے عشق نے ایسا کیا تہا دیوانہ
ہوئی خدا کی عبادت نہ کوئی دم ہمسے

نہ راہبر کوئی اپنا نہ رستہ دیکھا
نہوگی طے کسی صورت رہ عدم ہمسے

۱۴۰	سوال بوسہ رخکا وفا کرین کیونکر وہ اداؤن مین ذرا لیتے ہین کم ہمسے	۱۲

کس کس جگہ پہ تیری تجلی عیان نہ تھی
دیر وحرم مین خانۂ دلمین کہان نہ تھی

کعبے مین شیخ ہاتا تو برہمن ہاتا دیر مین
اے یار جستجو تری کسکا کہان نہ تھی

مرمر ہوئی تھی چشم حسینان مین جلوہ گر
بعد فنا بھی خاک مری رایگان نہ تھی

دیر وحرم کنشت وکلیسا وخانقاہ
کس جا تری تلاش مجھے جان جان تھی

مرنیکے بعد میری لحد بھی مٹائے گا
مجکو امید تجھسے یہ اے آسمان نہ تھی

صدمے فراق یار کے جھیلا کیے سدا
وصلت مین نصیب تہ آسمان نہ تھی

قصہ سنا جو آپ نے فرہاد و قیس کا
کیا آپ کی پسند مری داستان تھی

اللہ رے ضبط جور وستم سب اوٹھا لیے
لب پر ہماری ہجر کی شب مین فغان تھی

ہجر پیر مغان مین جو موت آگئی ہمین
مرنیکے بعد خواہش حور جنان نہ تھی

محروم حشر مین رہا جام طہور سے
مجکو نصیب بیعت پیر مغان نہ تھی

تھامے جگر کو ہا تہونسے تم آکے اے صنم
دیکھو تو لے اثر مرے آہ وفغان نہ تھی

میری شب فراق قیامت سے بڑہ گئی
لب پہ موذنونکی صداے اذان نہ تھی

محروم وصل ہوگیا جب مین تو روز وشب
حسرت مرے مزار پہ کب نوحہ خوان نہ تھی

١٤١	دل مین بھرے ہاے ہجر کے شکوے بہت وفا پر اونکے سامنے مرے منہ مین زبان نہ تھی	١٧

دیر مین ہم آکر سے ہین اک صنم کیواسطے
پاؤن اوٹھین کسطرح طرف حرم کیواسطے

عیش وعشرت ایجاد اور ونکے دم کیواسطے
اور ہین پیدا کیا سرنج والم کیواسطے

چھٹتے ہین جور وجفا سب مرے دم کیواسطے
خوبرو پیدا ہوے جور وستم کیواسطے

سو رہے ہین خفتگان خاک کس آرام سے
سچ تو یہ ہے چین ہے اہل عدم کیواسطے

مرتے دم دیدار اونکا دیکھ لون وہ آئے ہین
قابض ارواح تھم جا ایکدم کیواسطے

بحر عالم مین اوٹھا کر سر یہ کہتا ہے حباب
ساری دنیا کی بقا ہے ایکدم کے واسطے

بالون مین آگئی سفیدی دانت سب ہلنے لگے — ہوچکی ہین تیاریان ملک عدم کیواسطے

بھسر دن شعلۂ داغ جگر سے روشنی — مشکل مشغل ہے ہمین راہ عدم کیواسطے

رزق قسمت مین لکھا ہے جسقدر وہ پائینگے — فکر کرتے کسلیے ہم بیش وکم کیواسطے

پھر عالم مین جو دیکھے زندگی مثل حباب — گھر بنایا خاک مین پھر ایکدم کیواسطے

ہم کسی صورت نہین او مجھنے کے کوئی یارسے — نزا ہا تو جان دے باغ ارم کیواسطے

آنکھین تیہرائی ہوئی ہین دم نکلتا ہی نہین — جانجان صورت دکھا دو ایکدم کیواسطے

آستان بت پہ جسکو مل گئی جائے قیام — وہ کبھی جاتا نہین طوف حرم کیواسطے

کام ہے رحمت کا تیری پردہ پوشی اے خدا — ہم سراپا جرم ہین تو ہے کرم کیواسطے

دیتے گر کاندہا شہید ناز کے لاشہ کو ہم — پانوکی مہندی نہ چھٹتی دو قدم کیواسطے

میان سے باہر نکل اے خنجر قاتل ذرا — راہبر درکار ہے راہ عدم کیواسطے

۱۴۲	سے دکھا رنج وغم واندوہ وفریاد وفغان سب کیے پیدا خدانے میرے دم کیواسطے	۱۲

ٹھوکر سے مجھے آپ جو زندہ نکرینگے — پھر حضرت عیسے بھی مداوا نکرینگے

دل کاکل شبرنگ پہ شیدا نکرینگے — مجنونکی طرح ہم تمہین رسوا نکرینگے

جو ظلم وہ بت ہمپہ کرے گا وہ سہینگے — پر ہوکے الگ اس سے شکوا نکرینگے

ہم رند کہین پائینگے اشتر کو دل مین — محشر مین اگر نعرۂ مستانہ کرینگے

جبتک ہین وہ ساقی ہوش نہین لینگے — ہم رخ طرف ساغر صہبا نکرینگے

جب دیر وحرم دونو ہین ہر جلوہ نما تو — ہم کافر ودیندار سے جھگڑا نکرینگے

واعظ تو قیامت سے ہین لاکھ ڈرائے — ہم رند ہین مے پینے سے توبا نکرینگے

اے بت ترے ہاتھون سے برہمن کیطرح ہم — مثل صورت ناقوس کلیسا نکرینگے

بیٹھے ہین قدم توڑکے کوچے مین تمہارے — ہم دولت دنیا کی تمنا نکرینگے

منصور کہین گے نہ تری طرح انا الحق		اس راز کو ہم تو کبھی افشا نکرینگے
۱۴۳	تربت مین وفا نام محمد جو مین تو نکا پھر مجہسے نکیرین بکھیڑا نکرینگے	۱۶

خال رخ پر اپنے زلیخن گردہ جانان چھوڑدے — گر کہے بتخانہ کو کعبہ کو مسلمان چھوڑدے

فصل گل مین تونے دامن میرا ٹکڑے کردیا — اے مرو دست جنون اب تو گریبان چھوڑدے

گر غش نہ آ سکے جو ہو جائے مرا جوش جنون — قیس مجنون نجد کا پھر تو بیابان چھوڑدے

اوس سراپا ناز کی گر دیکھ لے رفتار ناز — چوکڑی کرنی آہوے بیابان چھوڑدے

ہوگئے ہین ایک دل صیاد وگلچین باغ مین — بلبل محزون نہ کیونکر پھر گلستان چھوڑدے

تم نکلکر ایک شب آؤ جو اپنے بام پر — پھر نکلنا آسمان پر ماہ تابان چھوڑدے

نوح کا طوفان دوبارہ پھر نہو جائے بپا — ہر گھڑی رونے کو تو اے چشم گریان چھوڑدی

آپکا بوٹا سا قد آجائے گر اوس کو نظر — اپنے قد پر ناز کرنا سرو بستان چھوڑدی

سوت اپنی رہتی ہے پیش نظر ہر گھڑی — روز کا جانا سوے گور غریبان چھوڑدی

شب جوانی تیری اے نوشہ مین آخر ہوگئی — عہد پیری اب ہوا تیرا نمایان چھوڑدے

ہر کسی کا دل یہ لے لیتے ہین ناز انداز سے — عشق کرنا مہ رخو تمسے کہے آسان چھوڑدی

اے زلیخا تو تو ہے یوسف پہ عاشق پھر یہ ظلم — کردیا تو نے اوسے پابند زندان چھوڑدی

صورت ناقوس بتخانہ مین چلایا کرے — ہین بتونکے واسطے کون اپنا ایمان چھوڑدی

اوس بت کافر کو گر ماہی ادا سے دیکھ لے — زاہد بے پیر اپنا دین و ایمان چھوڑدے

خضر کے ہمراہ جاکر راہ سے پھر آیا تو — اے سکندر اب تو شوق آب حیوان چھوڑدے

۱۴۴	مرتے ہی جنت مین گھر ہمکو بنیگا اے وفا دے گر تو ارتکاب جرم وعصیان چھوڑدے	۱۸

نالہ کیا آہ بھی لب پہ نہ لاؤن تو سہی
جتنے صدمے ہجر مین گذرین اوٹھاؤن تو سہی

فصل گل آنے تو دے تجکو پلاؤنگا شراب
خاک مین زاہد تری شیخی ملاؤن تو سہی

ہین مجھے معلوم سب راہین طریق عشق کی
ای خضر تجکو بھی مین رستہ بتاؤن تو سہی

زاہدا وہ رند ہون تجسے بڑھا کر رابطہ
پارسائی مین تری دہبہ لگاؤن تو سہی

دوزخی مجھہ رند کو واعظ تو کہتا ہی عبث
دیکھہ لینا حشر کو جنت مین جاؤن تو سہی

تجکو نالونکا اثر دکھلاؤنگا مین او سنگدل
آہ سے عرش برین تک کو ہلاؤن تو سہی

جوش وحشت مین صدا دیتا ہی یہ دست جنون
دہجیان تیری گریبان کی اوڑاؤن تو سہی

زلف ورخ کی یاد مین بڑہنے تو دی وحشت ذرا
طوق کے زنجیر کے ٹکڑے اوڑاؤن تو سہی

پانون مین زنجیر میرے روز کرتی ہی یہ غل
سوے صحرا مین نہ تجکو لیکے جاؤن تو سہی

مین وہ بلبل ہون کرون گر نالۂ آتش فشان
خانہ صیاد پر بجلی گراؤن تو سہی

موسم گل خیر سے آنے تو دے پیر مغان
تیرے دروازے پہ مین بستر لگاؤن تو سہی

جسم خاکی سے نکل کر روح یہ کہنے لگی
حشر تک قالب مین تیرے اب آؤن تو سہی

کہتی ہے اوس ترک کی تیغ نگہ عشاق سی
قتل گہ مین خونکا دریا بہاؤن تو سہی

عشق یہ لیلے وشونکا مجکو دیتا ہی صدا
قیس کی صورت مین دیوانہ بناؤن تو سہی

ہجر جانان مین کرون مشق تصور اسقدر
جلوہ گاہ یار اپنا دل بناؤن تو سہی

میری آنکھون مین ہین کتنے رنگ دیکھین تو حضور
ایک دریا دو حبابون سے بہاؤن تو سہی

مین وہ ہون اوستاد کامل قیس کو تعلیم دون
اک الف بے عشق کی برسون پڑھاؤن تو سہی

آئینے کی شکل جب چاہون اوسے دیکھون وفا
صاف اپنے دلکو مین ایسا بناؤن تو سہی

دیوان ہذا تمام شد

قطعات تواریخ اعزہ واحباب بابت تولد و وفات وشادی وغیرہ

از مصنف دیوان تنہا

قطعہ تاریخ تولد برخوردار نصیر الحق سلمہ

مرا بھانجہ آج پیدا ہوا	کیون ہو فرحناک دل اور جگر
وفا اوسکا سال ولادت لکھو	نہال حیات آج لایا ثمر
	۱۲۹۱ ہجری

تاریخ وفات برخوردار مولوی محمد عبد الحی مرحوم و مغفور

مفتی باکمال عبد الحی ؒ	رفعتاً اسے وفا ہلاک شدہ
نازنین جسم او بعین شباب	حیف پنہان بزیر خاک شدہ
گفت رضوان لبسال تاریخش	رحمت حق بروح پاک شدہ
	۱۳۰۴

دیگر در زبر بینہ منقوطہ

بڑے عالم تھے عبد الحی جہان مین	کہ جنکا مثل دنیا مین نہین ہی
یکایک اونکی رحلت ہوگئی آج	ہر اک بے انتہا اندوہگین ہے
شناسا جس شخص نے اس حادثہ کو	نہایت ہی ملول و دل حزین ہے
وہ کل تک تھی ہمارے پاس بیٹھے	اب اونکی روح جنت مین مکین ہی
جو منقوطہ زبر اور بینہ مین	انہین مین اونکا سال ای ہمنشین ہے
وفا ہاتف پکارا مصرع سال	کہ مسکن گلشن خلد برین ہے
	۱۳۰۴

تاریخ وفات حکیم حافظ محمد حسن خان مرحوم خلف حکیم علی حسین مرحوم

روانہ شد چو محمد حسن بخلد برین	از این ملال ورنجم گفت اے وفا بجگر
نوشتم از پے تاریخ انتقال او	باسمان چہارم مسیح رفتہ حیف

دیگر در زبر بینہ منقوطہ

دوست میری شیخ ثانی دہر مین	کر گئے سوے ارم ہے ہے سفر
مثل شبنم رویا باغ دہر مین	اونکے مرنے کی سنی جبنے خبر
نام آور کو مٹا دیتا ہے تو	اے فلک تیرے ستم سے الحذر
اے وفا از بہر تاریخ وفات	ہو رہا ہے دل ترا کیون منتشر
لکہ زبر او ر بینہ ہیم مین سال	گلشن خلد برین ہے اونکا گہر

تاریخ وفات برادرم مولوی محمد عتیق اللہ مرحوم وکیل حیدر آباد دکن

چون عتیق اللہ در ملک دکن	کرد رحلت زین جہان سوے عدم
مصرع تاریخ گفتم اے وفا	بے نشان کرد ہی سفر سوے ارم

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد سعید حسرت عظیم آبادی

آہ صد افسوس حسرت زین جہان	شد روانہ جانب باغ بہشت
کلک من سال وفاتش اے وفا	شاعر لاثانی عالم نوشت

در زبر بینہ حروف غیر منقوطہ

در عظیم آباد و پٹنہ حیف مولانا سعید — آفتاب آسمان علم بود آن ذی کرم
بود اندر خاندان چشت او کامل دلی — عالمے از ذات پاکش یافتہ فیض اتم
بے ثباتی چون درین دنیاے دون آمد نظر — زین جہان گشتہ روانہ اے وفا سوے ارم
در مربراہم بلینہ اندر حروف بے نقط — جلوہ گاہ روح پاک اوارم نقدکن رقم
۱۲ ہجری

تاریخ وفات سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ انار اللہ برہانہ در سنہ ہجری

دلا واجد علی سلطان عالم — بلا شک وہ شہ اختر نگر تھے
نمازی متقی ایسا کسی نے — کوئی سلطان جو دیکھا ہو بتاوے
بیان ہو کسطرح اونکی سخاوت — ہزارون ہی روپے سائل کو بخشے
رہا جب تک کہ اونکا عہد دولت — گدا ملتا نہین تھا ڈھونڈنے سے
سکندر اونکے دروازے کا دربان — غلام اونکے ہزارون جم حشم تھے
نصاری آئے جب سے لکھنؤ مین — وہ ٹیا برج کو بے سے سدہارے
بسایا شہر عالیشان او سجا — رہا کرتے تھے جسجا پر درندہی
ملازم رکھے ہندو اور مسلمان — ہزارون آدمی ہر اک جگہ کے
محرم کی جب آئی تیسری شب — عدم کا قصد فرمایا جہان سے
نہین ہی میرے تن مین اک ذرا جان — وفا رنج و الم آہ و فغان سے
کہانتک ہر گھڑی فریاد و زاری — لکھو تاریخ رحلت صبر کرکے
لکھے تاریخ یون رضوان پکارا — غم شاہ اودہ مین آسمان سے
سر افسر جدا کرکے یہہ لکھدو — شہنشاہ اودہ جنت مین پہونچے
۱۳۰۵ ہجری

تاریخ وفات ہمشیرہ عزیزہ خود یعنی اہلیہ مولوی محمد عبد اللہ

آہ ہمشیرۂ عزیزۂ من	کہ بدق بود مبتلا واللہ
آمدہ چون شب نہم ز صفر	حالت او شدہ کمال تباہ
وائے در پاس اولین ز نہم	کرد پرواز طائر روح آہ
بہر روح نبی و آل نبی	درگذر از گناہش ای اللہ
سال تاریخ او نوشت وفا	بجنان رفتہ بے نشان صد آہ

تاریخ شادی برخوردار محمد یوسف عرف منّی سلمہ کہ با دختر مولوی محمد عبد الحی مرحوم منعقد شدہ

قرۃ العین مولوی قاسم	نیک بخت و سعید و ماہ جبین
چون ربیع دوم بدہر آمد	منعقد شد بدخت عالم دین
اے وفا از ظہور این تقریب	شادمان گشت ہر کہین و مہین
سال عقدش ز والدش گفتم	جلوۂ مشتری بمہر ببین ۱۳ھ

تاریخ وفات مولوی محمد حمید اللہ مرحوم عم خود در زبر بینات منقوطہ

میرے عم مولوی حمید اللہ	فرد تھے الفت و محبت مین
لاکھ ایذائین آسمان نے دین	منہہ نہ کھولا کبھی شکایت مین
سب عزیزون سے موڑ کر منہہ کو	آج وہ سو رہے ہین تربت مین
رو رہا ہون وفا مین صورت ابر	دل ہے بے اختیار فرقت مین
زبر و بینات معجم مین	لکھو تاریخ تہا طبیعت مین
مصرعہ سال غیب سے یہ سنا	پائی ہے خوابگاہ جنت مین ۱۳۰۵ھ

تاریخ ولادت برخوردار محمد قاسم سلمہ پسر دوم مولوی عبد العزیز صاحب

بہ عبد العزیز از عنایات خویش	خدا داد فرزند نیکو خصال

نوشتم وفا سال میلاد او
که شد مہر تابان ز اوج کمال
۱۳۰۶ھ

تاریخ وفات میر محمد ہادی وحید خلف میر مہر علی انیس مرحوم

ز جہان رحلت نمودہ سید ہادی وحید
ذاکر بے مثل آل مصطفےٰ وا حسرتا
سال تاریخش چو جستم ہی وفا ہاتف زمن
گفت ہجری عندلیب گلشن مشکل کشا
۱۳۰۶ھ

تاریخ وصال حضرت عمی مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ

دوش ہر سو حشر برپا یافتم
مضطرب ہر پیر و برنا یافتم
گفتم آخر چیست کز اندوہ و غم
خلق را در شور و غوغا یافتم
گفت ہاتف گشت پنہان آفتاب
روز ہا شبہاے یلدا یافتم
عبدرزاق ولی را ز جہان
رہگراے عرش اعلا یافتم
اشک ریزان خاک بر سر ہر پلنگ
خشک و تر ہم کوہ و صحرا یافتم
ذات پاکش را بشکل غوث پاک
بر رسول اللہ شیدا یافتم
از براے دردمندان جہان
ذات پاکش را مسیحا یافتم
از براے پاسبانی بروز حشر
اولیا را در تمنا یافتم
دید چون دنیاے دون را بے ثبات
عازم خلدش ز دنیا یافتم
ہمرہ میت سپے سال وصال
در تفکر طبع خود را یافتم
از وفا فرمود روح پاک او
در بر انوار حق جا یافتم
[illegible]

تاریخ وفات چودہری غلام فرید رئیس قصبہ ردولی

روانہ شدہ سوے باغ ارم
ز دنیاے دون چون غلام فرید

وفا سال رحلت رقم ساختم	اگر اندر ارم روح پاکش رسید ۱۳۰۷ھ

تاریخ وفات شفیقی سید فرزند حسین بلگرامی صغیر تخلص

چون صغیر بلگرامی زین جہان	شد روانہ سوے جنت ہاے ہاے
اے وفا گفتم بسال رحلتش	شاعر یکتاے دوران واے واے

۱۳۰۷ھ

تاریخ وفات عم من مولوی محمد کرامت اللہ مرحوم

مولوی کرامت اللہ نے	سوے فردوس آج کوچ کیا
سال تاریخ یون وفا لکھدو	گلشن خلد ہے مقام اونکا ۱۳۰۸ھ

تاریخ وفات شفیقی مولوی حاجی محمد عبد الکریم رئیس شہر اودہ بروچ جل

ثانی شبلی و ہم رشک جنید	قطب دوران مولوی عبد الکریم
دید چون دنیاے دون را بے ثبات	شد روانہ جانب باغ نعیم
چون رسیدہ این خبر در گوش من	شد دلم را اے وفا رنج عظیم
گفت رضوان سال از روے وفا	شد بجنت مسکن عبد الکریم ۱۳۰۸ھ

دیگر در زیر بینہ حروف منقوطہ

شد روانہ چو سوے باغ ارم	شبلی وقت آہ عبد کریم
ہر صغیر و کبیر در غم او	مبتلا شد وفا برنج عظیم
چون نشستم بفکر سال او	شد ندا یا بمن ز طبع سلیم
در زبر بینات منقوطہ	میکنند روح سیر باغ نعیم

تہ

قطعات تواریخ طبع دیوان ہذا از اعزہ و احباب

قطعہ تاریخ مصنفہ فضل الدولہ مظفر الملک سید فضل علیخان بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل

ابن جعفر تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مرحوم و مغفور

چھپے ہیں سیکڑون دیوان لیکن
ہوے ہیں جمع جس جا چند نقطے
کرے کب ضیا کیونکر نہ ہر چشم
بھرے ہیں ایسے الفاظ درست
بھرے ہیں پیچیدگی مین انکے اشعار
ہر اک نقطے مین شکل زر ہے پیدا
کھے فرہاد بھی دیکھے جو یہ نظم
کیا ہے نام زندہ شاعری کا
رہا کوئی نہ باقی کاملون مین
وفا اب قدر دان کوئی کہان ہو

کہان یہ بندشین اور یہ مضامین
یقین ہوتا ہے یہین عقد پروین
کہ ہر اک دائرہ ہے نور آگین
غلط غم دیکھکر کرتے ہین غمگین
حسینونکی جو الجھے زلف مشکین
دوائر صورت جام بلورین
کلام ایسا کسیکا کب ہے شیرین
زمانہ پھر کرے کیونکر نہ تحسین
مگر یہ نظم کچھ دیتی ہے تسکین
کہ دے دولاکھ غلعتہاے زرین

لکھا افضل نے سال طبع دیوان
مرصع نظم عالی طبع رنگین
سنہ ۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ سید نیاز حسین صاحب متخلص بہ فلک شاگرد حضرت حکیم مرحوم

جس رنگ کی ہے نظم نیا رنگ ہے اسکا
بچشم بصیرت تو ذرا غور سے دیکھیے
دیوان سے گل کردہ کہین جا نہین سکتے
تحریر تو دیوان مین ہین گرم مضامین

واقف ہے وہی جس سے جو صاحب فن ہے
گلہائے معانی سے شگفتہ یہ چمن ہے
گردن مین معانی کی جو لفظونکی رسن ہے
حیرت ہے کہ پھر کیون دل دشمن مین جلن ہے

تحریر کر و طبع کی تاریخ فلک یون
مجموعۂ اسرار گلستان سخن ہے
سنہ ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ داروغہ میرزا رضا حسین صاحب متخلص بہ رضا شاگرد رشید حکیم مرحوم

نظم ایسا ہوا ہے یہ دیوان
کیا بلندی ہے کیا ترقی ہے
وہم سے بھی چھپے تھے جو مضمون
ڈگمگاتی تھی جو زمین اوسکو
بند شین نظم کی جدا سب سے
طبع کا سال اب رضا لکھو

جو مضامین کا اک رسالا ہے
ایک سے ایک شعر بالا ہے
ڈھونڈھ ڈھونڈھ اونکو وقا نکالا ہے
اپنی قوت سے کیا سنبھالا ہے
رنگ ہر ایک سے نرالا ہے
طبع روشن سے اک اوجالا ہے

نظر آتے ہین گل ذر مضمون
بحر زخار ریہ نرالا ہے
سنہ ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ جناب علی میرزا صاحب متخلص بہ عباس شاگرد حضرت حکیم

کیا تصنیف وہ دیوان اعلے
ہین اونے جسکے آگے گل یاسمن

نہین دیکھی جو کیفیت ہے یہین
نظر آتا نہین نرگس کو جیسے
لکھو یون طبع کی تاریخ عباس

نکلسے سو بہارین اپنی گذرین
الٰہی کور ہو جاوین چشم بدبین
کہ مصرع مین ہو ہر ہر لفظ شیرین

کھلا جاتا ہے جس سے غنچۂ دل
رقم ہین واہ وہ اشعار رنگین
سنہ ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ شیخ وزیر علیصاحب تخلص بہ وزیر شاگرد رشید حکیم

وہ بیمثل ویکتا یہ دیوان ہے
مضامین عالی ہین سب اسمین جمع
اگر دیکھے اسکو عدو بھی مٹے
جنھین کچھ مزہ ہے وہ ہوسے ہین مست

کیا خوب اشعار کا انتخاب
چھپی ہو گی اب تک نہ ایسی کتاب
ہے ہر شعر اسکا گلستان کا باب
ہے جس جا یہ ذکر شراب و کباب

وزیر اب لکھو طبع کا سال تم
ہے نظم وفا قصۂ لاجواب
سنہ ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ شیخ ارشاد حسین خانصاحب تخلص بہ ارشاد شاگرد حضرت حکیم مرحوم

عیان ہے نظم دلکش سے سراسر
مزہ قند مکرر کا اوٹھایا
نہو مرغوب کیونکر نظم دلکش
ہوئی ارشاد کو جب فکر تاریخ

فصیح اللہ کی جادو بیانی
دوبارہ جب سنی شیرین زبانی
کہ اونکی مشق ہے کتنی پرانی
طبیعت مین ہوئی پیدا روانی

سروش غیب نے آکر ندا دی
لکھو اول سے صافی نقش ثانی
۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب چودھری سید ارشاد حسین صاحب بہادر متخلص بہ ارشاد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

جہاں میں سیکڑوں گذرے ہیں شاعر
جواب اپنا جو ہے تو آپ ہی ہے
اور ٹھاتی ہے طبیعت لطف بندش
غزل میں دیکھیے صدہا ہیں مضموں
ہزاروں بار پڑھیے ہو نہ سیری
کوئی شے ہو جہاں میں ہے وہ فانی

مگر کب آجتک ایسا ہوا ہے
کہا جو شعر وہ ایسا کہا ہے
کسی معشوق کی یہ بھی ادا ہے
مگر ہر شعر کا مطلب جدا ہے
کچھ ایسا نظم میں انکی مزا ہے
سخن کو حشر تک لیکن بقا ہے

زباں پر اہل عالم کی ہے ارشاد
پسند عام وہ نظم وفا ہے
۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ سید مرتضیٰ حسین صاحب متخلص بہ فہیم شاگرد وہمشیرہ زادہ حضرت افضل لکھنوی

پاک و پاکیزہ نکیونکر ہو کلام
آب کوثر سے یہ دھوئی ہے زبان

ایسا شیرین ہے وفا کا ہر شعر — جس سے پھیکا ہے کلام حسان
باغ مضمون کا لگایا ایسا — سیر سے جاتا ہے جسکی خفقان
لاکھ دیوانون کا دیوان ہے یہ — ہے ہر اک شعر مین لطف دیوان
پاک عیبون سے ہے ہر اک نقطہ — نکتہ چین اسمین ہین ناحق کو شان
لاکھ مضمون ہین مقید اسمین — ہے یہ دیوان کہ کوئی ہے زندان
چوٹ دیتا ہے ہر اک شعر انکا — کیون نہو پھر دل دشمن نالان
عاشقانہ جو پڑھے چند اشعار — پکڑے زاہد بھی کسی کا دامان

باغبان طبع کا کہتا ہے فہیم
ہے ریاضت سے یہ رنگین دیوان
سنہ ۱۹۱۱ء

قطعۂ تاریخ مصنفۂ سید مصطفی حسین صاحب متخلص بہ سلیم شاگرد و شہزادۂ حضرت فضل لکھنوی

حق تو یہ بات ہے جناب وفا — ایسا شاعر نہین ہوا پیدا
ایک دیوان مین سیکڑون مضمون — بند کوزے مین کر دیا دریا
کیون نہ مداح ہون کلیم و سلیم — رکھتے ہین جب زبان وہ گویا
لطف جو بھر دیا ہے شعرون مین — نہ سنا اور نہ آج تک دیکھا
کہنہ مشقی اسکو کہتے ہین — ہے نیا دل مین جو خیال آیا
سیر کی آپنے کمال کیا — تھا خطرناک نظم کا دریا
سہو سے بھی اگر ہوئی لغزش — ہو گیا بس جہان مین رسوا
جو ہوا اسمین راہ گم کردہ — ڈھونڈھے ملتا نہین اسے رستا
جو نہ اشعار آپکے سمجھے — میرے نزدیک اسکو ہے سودا

ایک اک نقطہ ہے وہ نورانی | مہر ہے جسکے آگے اک ذرا

کہتے ہین ناخدا سخن کے تسلیم
خوب دیوان پرآب ہے یکتا

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

قطعۂ تاریخ مصنفہ جناب محمد عبدالسلام خان صاحب متخلص بہ درد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

صاحب فن متخلص بہ وفا | کاملون مین ہین جہان کے منسوب
دیکھیے سحر طبیعت کا زور | کردیا دوسرا دیوان مکتوب
ایک ایسا نہین دیکھا ہی کلام | ڈھونڈنے سے نہین ملتے ہین عیوب
آئین جسکی نہ سمجھ مین مضمون | ہے وہ بے شبہہ خدا کا محبوب

درد دیوان طبع کی تاریخ لکھو
صاف ہی نظم عزیز دل خوب

سنہ ۱۹۱۲ء

قطعۂ تاریخ مصنفہ محمد علی خان صاحب متخلص بہ کلیم شاگرد حضرت افضل لکھنوی

دیکھیے نظم وفا کی رفعت | پست ہے جس سے کلام سحبان
ایسے سرسبز و شگفتہ مضمون | باغ مین جیسے کھلی ہون کلیان
ہے خیالات سے ظاہر یہ امر | کیون نہ ہر ایک کے پھر ہمہ دان
دیکھکر شاہد مضمون کا جمال | شکل آئینہ ہین دشمن حیران

گل مضامین کے یہ کہتے ہین کلیم
دوسرا فخر چمن ہے دیوان

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب نواب آصف حسین صاحب متخلص بہ آصف شاگرد حضرت افضل لکھنوی

طبع دیوان ہوا ہے اونکا / جو کہ احباب پہ اپنے ہین شفیق
صاحب علم و مروت بیحد / مثل انکے نہین عالم مین خلیق
مرتبہ انکا کوئی کیا جانے / ہین امیر اور فقرا کا ہے طریق
حکم ہین انکے نشست و برخاست / معنی و لفظ پرانے ہین رفیق
ایسے اوسدم دُرِ مضمون پائے / پھلی ہر بحر مین کوئی ہو غریق
بندشین چست مضامین اعلیٰ / ہے ہر اک شعر سے اسکی تصدیق

سال یون طبع کا لکھو آصف
ہے بہت خوب یہ دیوان دقیق

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب شیخ زاہد حسین صاحب متخلص بہ زاہد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

ایسا دیوان نہ دیکھا نہ سُنا / اسکی ہر بحر ہے رشک جیحون
لفظ ایسے ہین معانی ایسے / سر زمین اسکی ہے ربع مسکون
طبع کا سال لکھو اب زاہد / کچھ تو اس طبع روان کو ہے سکون

دل کھینچے آتے ہین اسکی جانب
خوب یہ نظم و قافیہ ہے افسون

سنہ ۱۹۱۲ ع

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب حشمت علیخان صاحب متخلص بہ حشمت شاگرد حضرت افضل لکھنوی

وفا کہ رہین یہ اہلِ وفا — کمال آپکا نظم سے ہی عیان
زمینِ غزل کو نہ کیون نازہو — بلندی مین ہر شعر ہے آسمان
سیہ حرف ہین جلکے قرطاس پر — غضب کی مضامین مین گرمیان
خوشامد سے کرتا نہین مدح مین — سخن لکھ رہا ہی کہ ہین خوش بیان
رقم تم بھی تاریخ حشمت کرو — یہی مجھسے کہتی ہے طبع روان

لکھا باسر آرزو سال طبع
بہت خوب دیوان شستہ زبان

قطعہ تاریخ مصنفہ شیخ واحد علی صاحب متخلص واحد شاگرد حضرت فضل لکھنوی

بہت خوب دیوان چھپا ان دنون — یہی لکھ رہا ہے ہر اک خاص و عام
جسے دیکھیے پڑھ رہا ہے غزل — وظیفے کے مانند ہر صبح و شام
نئے ہین مضامین نئی بندشین — حقیقت مین یہ آپ ہی کا ہے کام
ارادہ کیا طبع کا آپنے — ہوا نظم کا جس گھڑی اختتام

رقم کلک واحد نے تاریخ کی
زبان وفا صاف ہی خوش کلام

نتیجۂ فکر جناب خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت سکرٹری انجمن صلاح سخن لکھنؤ

وہ اشعار رنگین جنہین دیکھکر — طبیعت مصرف ہو ہے اشتباہ
وفا سا نہین ہے سخنور کوئی — یہ ملک معانی کا ہے بادشاہ

کرد مصرع سال عشرت رقم
بہار ریاض وفا واہ واہ
سنہ ۱۳۰۱ھ

نتیجۂ فکر مولوی عبد القادر صاحب قادر رئیس اودہ خاص شاگرد وفا

دیوان دوم حضرت استاد بعد طبع
قادر بسال طبع نمودہ بدل بفکر

شکل عروس نوجوان گشتہ آشکار
آمد صدای غیب تو ہی نو بہار
سنہ ۱۳۰۱ھ

نتیجۂ فکر مولوی محمد برکت اللہ صاحب ہمشیرہ زادہ مصنف دیوان

کرد چون دیوان ثانی را وفا
حسب خواہش طبع ہم شد لاجواب
بہر تاریخش چو من پرسی رضا

جمع بہر طبع از طرز نکو
گفت ہاتف چون نمودم جستجو
روح پرور گلشن شاداب گو
سنہ ۱۳۰۱ھ

نتیجۂ فکر مولوی حافظ محمد روح اللہ صاحب برادر زادہ مصنف دیوان

یادگار از صبا عم وفا
سال طبعش زد رقم کلک ادیب

کرد این دیوان مرتب بے مثال
سلک گوہر مصرع سب قیل و قال
سنہ ۱۳۰۱ھ

نتیجۂ فکر خواجہ محمد صدیق صاحب صدیق تخلص رئیس اجماع انساہان

حضرت وفا کا دوسرا دیوان چھپ گیا
شاگرد ہی صبا کا ہی اقرار گو ونہین
بندش مین بانکپن ہی مضامین اچھوتے ہین
صدیق سال طبع کی تاریخ تم لکھو

مشہور ہی جسکا صاف ہی شستہ زبان ہے
لیکن کلام کی تو جدا آن بان ہے
ظاہر ہر اک غزل مین قصیدہ کی شان ہے
زیبا کلام شاعر شیرین بیان ہے
سنہ ۱۳۲۳ھ

ایضاً

بحمد اللہ کلامش یافت جلوہ
ز تحریک نسیم فکر کامل
عجب دیوان ثانی کرد تدوین
مصنف دارد از بس طبع نازک
سپے تاریخ سال طبع صدیق

بحسن طبع شائع گشت و نہفت
زمین شعر با حسن صفا رفت
کہ عقل شاعران دہر آشفت
کہ عرفی از خجالت در زمین خفت
بطبع خوش فصیح اللہ وفا گفت
سنہ ۱۳۲۳ھ

نتیجۂ فکر خواجہ محمد شریف الدین حمید شریف رئیس احاطہ خانساماں

کلام وفا پادشاہ سخن
مجال اسکی تعریف کوئی کرے
جو مصرع ہے ہمشکل سرو سہی
شریف اسکی تاریخ کردو رقم

جو دیوان ثانی ین چھپا پا گیا
یہ گلدستہ ہے ایک پھولا پھلا
غزل ہے کہ تختہ چمن کا کھلا
ہوئی اب بہار ریاض وفا
سنہ ۱۳۲۳ھ

ایضاً

دیوان دوم فضل الٰہی سے چھپا اب ‌ ہر شعر مین جسکے کہ بھرا رنگ صبا ہے
توصیف مین اوسکے ہے زبان خلق کی جاری ‌ گلہائے مضامین سے یہ گلدستہ سجا ہے
جو شعر ہے اسمین وہ فصاحت سے ہے مملو ‌ ہر قطعہ بھی اسکا تو بلاغت سے بھرا ہے
پڑھتے ہین جو اسکو تو یہ کہتے ہین سخنور ‌ بندش بھی نرالی ہے یہ مضمون بھی نیا ہے
پوچھے جو شریف آپ سے اسکی کوئی تاریخ ‌ تو کہئے کہ یہ گلشن بہار وفا ہے
سنہ ۱۳۰۳ھ

ایضاً

حضرت مولوی فصیح اللہ ‌ آپ پر فضل کیا خدا کا ہے
چھپ گیا دوسرا بھی اب دیوان ‌ جو بلاغت مین انتہا کا ہے
کیون فصاحت مین ہو نہ لاثانی ‌ رنگ اس سے عیان صبا کا ہے
بوی الفت غزل سے آتی ہے ‌ شعر جو ہے عجب بلا کا ہے

بہر تاریخ اے شریف لکھو
پر فضا کیا چمن وفا کا ہے
سنہ ۱۳۱۰ھ

تاریخ طبع از مصنف دیوان ہذا

تیار ہوا چھپکے مرا دوسرا دیوان ‌ احباب و اعزہ کو بڑی اسکی خوشی ہے
یون مینے وفا طبع کی تاریخ رقم کی ‌ آئینہ نظارہ محبوب یہی ہے
سنہ ۱۳۱۰ھ

مژدہ

ناظم باکمال شاعر نازک خیال جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی یادگار صبا مرحوم کا دوسرا دیوان چھپ کر تیار ہو گیا۔ یہ دیوان اردو شاعری سیکھنے کا عمدہ آلہ اور گذشتہ و موجودہ زبان لکھنؤ کا دلچسپ مرقع ہے حضرت مصنف نے کمال عرق ریزی کر کے ہر غزل مین روزمرہ کا رنگ بھرا ہے اور مصطلحات کی گلکاریون سے آراستہ کیا ہے۔ یہی وہ کلام ہے جسے کم مشق شعرا کے استاد بنا دینے کا کمال حاصل ہے۔ یہی وہ دیوان ہے جو تمام عاشق مزاجون کے سامنے رہنے کے قابل ہے۔

آٹھ آنہ قیمت پر مہر ذات مصنف سے اور مشتہر سے یا خواجہ عبد الرؤف عشرت چوک لکھنؤ سے ملسکتا ہے ضرور منگائیے۔

المشتہر

محمد برکت اللہ فرنگی محلی لکھنوی مالک
مطبع انصاری شہر لکھنؤ